

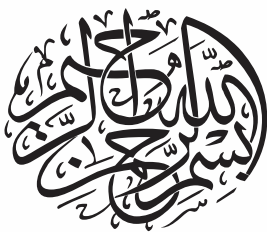
رَدُّ الْفَوْرِ وَالضَّالَّةِ

گمراہ فروق کا رد

اس رسالہ میں طالع بان کی گمراہیوں کا رد جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے

ترجم: أَبُو الْبَرَاءِ الصَّحْرَاوِيُّ حَفَظَهُ اللَّهُ

مُؤَيَّدٌ بِالْعَزَائِمِ



الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله محمد و  
علي آله وصحبه ومن والاه.

آج کل جو حالات ہم دیکھ رہے ہیں، وہ سب پر روز روشن کی  
طرح عیاں ہیں۔ حق و باطل کے درمیان جاری معرکہ میں  
آئے روز خائن کی خیانت اور صادق کی صداقت واضح ہوتی جا رہی  
ہے۔ عصر حاضر میں طالبان مرتدین امت اسلامیہ کے ساتھ جو  
خیانت کر گئے وہ برداشت سے باہر ہے، اس لئے ہمارا فرض بنتا  
ہے کہ ان مرتدین کی خیانتوں سے پردہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ  
کی مدد سے لوگوں کو ان عقیدوی دشمنوں سے خبردار کر کے دنیا  
و آخرت کی ہلاکت سے بچائیں۔ اسی تسلسل میں ہم نے یہ  
کتاب مدون کر کے آپ لوگوں کے سامنے پیش کر دی ہے۔  
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہمارے لئے اور سب  
مسلمانوں کیلئے ہدایت کا سبب اور سامان آخرت بنائے۔

یہ کتاب ولایت خراسان کے مؤسسۃ العزائم سے نشر کردہ  
دروس کا ترجمہ ہے۔ یہ دروس پشتو زبان میں نشر کئے گئے ہیں،  
جو کہ ۱۸ اقساط پر مشتمل ہیں۔ ہم نے ہر قسط کو اسی ترتیب سے  
رکھا ہے، جس طرح اصل دروس ہیں۔ ان دروس میں طالبان

کے ۲۴ نواقض کو تفصیل کے ساتھ قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ قارئین کی آسانی کیلئے ہم نے اس کتاب کے ترجمہ میں حواشی لگائے ہیں، ان حواشیوں میں دروس کے اندر بیان کردہ طالبان کے نواقض کے ویڈیو، آڈیو اور تحریری ثبوت لنک کی صورت میں فراہم کئے ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ لنکس سے تمام ویڈیوز اور آڈیوز ڈاؤنلوڈ کر کے اپنے پاس محفوظ کر لیں، تاکہ لنکس ڈیلیٹ ہونے کی صورت میں مواد محفوظ رہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں بعض ایسے جملے اور الفاظ موجود ہیں، جو افغانستان اور پشتو زبان کے ساتھ خاص ہیں، ممکن ہے اردو دان کو انہیں سمجھنے میں کچھ دقت پیش آئے۔ آئندہ ایڈیشن میں ہم ان جملوں اور الفاظ کو مزید آسان بنانے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ۔

ہم نے اس کتاب کو آسان اور سلیس بنانے کی کوشش کی ہے، اس کے باوجود بعض جگہوں میں کمی محسوس کی گئی ہے۔ ہم اس کمی کو بھی آئندہ ایڈیشن میں پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ قارئین سے التماس ہے کہ اگر انہیں کوئی منہجی یا لفظی غلطی نظر آئے تو ہمیں اس سے آگاہ کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ہم ان تمام اغلاط کو درست کر دیں۔

الاخوة المناصرون للدولة الاسلامیہ۔



الحمد لله الرحيم بالعباد والصلاة والسلام على من  
جاء بالتوحيد والجهاد وعلى آله وصحبه الذين  
جددا شرع في البلاد أما بعد: قل هذه سبيلي ادعو  
إلي الله علي بصيرته أنا ومن اتبعني وسبحان الله وما  
أنا من المشركين، رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري  
واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي:

**میرے محترم بھائیو! اسلام کے نام پر ہر خاص و عام یہ نعرہ لگاتا ہے**  
کہ اختلاف نہ کرو، متحد اور متفق بن جاؤ، مزید جنگ چھوڑ دو، ہم آواز  
ہو جاؤ، ایک بن جاؤ، جمع ہو جاؤ۔ لیکن یہ وہ نعرے ہیں کہ جس کے  
سائے تلے بہت سے باطل پرست گروہ اپنے لئے جگہ پیدا کر لیتے  
ہیں، یہ وہ شعار ہیں، جس پر عوام المسلمین کو اپنے تابع بنالیا گیا ہے،  
عام مسلمانوں کو دھوکا دیا گیا ہے، ان نعروں کی وجہ سے اور عوام کی  
مدد سے باطل پرستوں نے اپنے غلیظ مقاصد اور اہداف پورے کئے  
ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر اتحاد، اتفاق اور صلح کے پرچم کے  
پیچھے مسلمان نہیں چلے گا۔ جیسا کہ ہم نبی محمد ﷺ کے حال کو  
دیکھتے ہیں کہ کفارِ قریش آتے ہیں، امن اور اتفاق کی پیشکش  
کرتے ہیں کہ ہمارے جو یہ بت ہیں، ان کی عبادت پر، ان شرکیات  
پر ردمت کرو، ہم آپ کے ہر مطالبہ کو قبول کریں گے، لوگ امن  
میں ہو جائیں گے اور یہ اختلافات ختم ہو جائیں گے، اطمینان امن کی  
فضا قائم ہو جائے گی۔ اب نبی ﷺ نے کیا کیا؟

کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ہاں جی بالکل! اتحاد اور صلح تو زندگی کی بنیادی اور اساسی ضرورت ہے، آجائیں کوئی معاہدہ کر لیتے ہیں۔۔۔! نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نبی ﷺ یہ جانتے تھے کہ قریش تو صلح کی پیشکش کریں گے، لیکن معاملہ تو توحید اور دین کا تھا، لہذا اللہ رب العالمین نے اتنا سخت جواب دیا کہ کفار قریش اپنی پیشکش پر شرمندہ ہوئے اور قیامت تک اللہ عز و جل نے یہ قانون اپنی کتاب میں لکھ کر محفوظ کر دیا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَا اَعْبُدُ مَا  
تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا  
اَعْبُدُ ۝ وَلَا اَنَا عٰبِدُ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا  
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَاِلٰى  
دِيْنِ ۝

”(اے پیغمبر ان منکران اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو، ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں) پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو، جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔“

[الکافرون: ۱-۶]

صاف کفر کا لفظ ان کے لئے استعمال کیا گیا، وہ لفظ جس پر قریش سخت ناراض ہوتے تھے کہ نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، اور نہ تم ہی میرے معبود کی عبادت کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی عبادت کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرو گے۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

تو اللہ رب العالمین نے اتنا سخت جواب دیا کہ اپنا کام کرو اور اپنے راستے پر جاؤ۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں، جب کفار نے صلح کی پیشکش کی تھی کہ ایک سال تم ہمارے بتوں کی عبادت کرو، ان کو سجدے کرو، ہمارے ساتھ تھوڑا نرمی کرو، کمپر ومانز کر لو، ہمارے قوانین کو مان لو، یہ جو کفار کا اور قریش کا اقوام متحدہ ہے، ان کے قوانین کو مان لو، ان کی کفریات کو مان لو، پھر ہم بھی تمہارے ساتھ اتنی نرمی کر لیں گے اور کمپر ومانز کر لیں گے کہ ایک سال ہم تمہارے اللہ کی بندگی کریں گے۔ اسی لئے اللہ رب العالمین نے اس طرح کا خطاب فرمایا اور یہ وہی سورۃ ہے جو سورۃ البراء کہا جاتا ہے اور یہ سورۃ الکافرون کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، کیونکہ اس سورت میں کفار سے براءت موجود ہے۔

اسلام میں اتحاد، اتفاق، صلح اور معاہدہ کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا۔

اور وہ اعتصام بحبلِ اللہ ہے، بلکل یہی راستہ ہے، **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** جب تک کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام نہ لیں، جب تک دنیا بھر کے لوگ یا اسلام کا دعویٰ کرنے والے نام نہاد مسلمان اس کتاب کو، اللہ رب العالمین کے اس کلام کو اور محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو مضبوطی سے تھام نہ لیں، اور جب تک اپنی زندگی اس کے مطابق نہیں گزارتے، تب تک امن نہیں آئے گا، تب تک کوئی صلح نہیں ہوگی۔ جب تک اس زمین میں فتنہ باقی رہے گا، تب تک اللہ رب العالمین کے حکم کے مطابق قتال کرنا ہوگا، جنگ اس وقت نہیں رکے گی، جب تک فتنہ (شرک اور کفر) ختم نہ ہو جائے۔

اعتصام بحبلِ اللہ، اعتصام بکتاب اللہ، اعتصام بالسنة جب مسلمانوں میں عملی طور پر آجائیں، پھر تم مسلمان ایک دوسرے سے محبت کرنا شروع ہو جاؤ گے، پھر الفت کرو گے، پھر بھائی چارہ ہوگا، پھر تم ایسی مثال قائم کرو گے جیسا کہ مدینہ میں انصار اور مہاجرین کی بھائی چارگی تھی۔ یہی اتحاد کا معیار ہے۔

**فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ  
تَأْوِيلًا ۝۹**

”اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس

میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف  
رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا  
انجام بھی اچھا ہے۔ [النساء: ۵۹]

رجوع کس کی طرف ہو گا؟ اللہ جلّ جلالہ اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گا کہ یہ صلح کر رہا ہوں، یہ اتحاد کر رہا ہوں۔  
یہ کن اصول کی بنا پر ہو گا؟ یہ صلح اور اتفاق شریعتِ محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر ہو گا۔ اگر تم اللہ جلّ جلالہ اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تم شرعی  
قانون کو مانو گے، اس کے احکام کے مطابق چلو گے۔

یعنی جو کوئی بھی اس کے مخالف کوئی اور راستہ نکالے گا یا  
دوسرے راستے پر چلے گا، تو وہ اللہ جلّ جلالہ، اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ تمام  
کوششیں جو اللہ جلّ جلالہ کے راستے سے ہٹ کر کسی اور راستے  
کی طرف بلائیں، حرام اور باطل ہیں اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت  
ہے کہ جب تک امت مسلمہ کتاب اللہ اور سنت رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھامے ہوئی تھی، اس وقت تک مسلمانوں میں  
محبت، امن، صلح، اتحاد، اتفاق اور بھائی چارگی، فتوحات اور  
نصرت تھی۔ لیکن جب لوگوں نے گندے اور غلط عقائد و  
نظریات کو اپنے دلوں میں جگہ دے دی تو اختلافات اور  
دشمنیاں بڑھتی چلی گئیں۔ بات یہاں تک پہنچی کہ اللہ رب

العالمین کے مقدس گھر بیت اللہ میں بھی ایک وقت میں نماز کی چار چار جماعتیں ہوتی تھیں۔ باقی نمازوں میں تو پھر بھی فرق ہوتا تھا، لیکن مغرب کی نماز میں ایک طرف احناف کھڑے ہوتے، تو دوسری طرف شوافع، تیسرے طرف حنابلہ، چوتھی طرف مالکی کھڑے ہوتے۔ شور شرابہ رہتا، مقتدی یہ سمجھ نہیں پا رہا ہوتا تھا کہ میرا امام رکوع میں ہے یا سجدہ میں؟! ایک تکبیر میرے امام نے کہی ہے یا کسی اور امام نے؟! ایک طرف امام کھڑے قراءت کر رہا ہوتا، تو دوسرا امام اللہ اکبر کہتا اور مقتدی یہ سمجھتے کہ ہمارے امام نے اللہ اکبر کہا ہے۔ پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، یعنی نماز کو نعوذ باللہ ایک کھیل تماشا بنا رکھا تھا، اسی طرح جب خیر القرون کے بعد نئے نئے گروہ، فرقے پیدا ہوئے، کسی نے صحیح عقیدے سے انحراف کیا، کسی نے قرآن سے انکار کیا، تو کسی نے سنت سے، تو کسی نے ختم نبوت سے، مختلف ناموں سے گروہ وجود میں آئے، تو امت میں فساد، انتشار اور اختلاف عام ہو گیا۔ جب انسان اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نام پر بہت سے گروہ پیدا ہوئے۔ ابتداء میں اپنا ایک خوبصورت منشور یعنی اصول پیش کرتے ہیں، ایک خوبصورت لبادہ اوڑھے ہوئے ہوتے ہیں، کسی حد تک ان کے ساتھ عام مسلمان مل جاتے ہیں، کچھ لوگ اخلاص کی وجہ سے پہلے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں، کچھ وقت گزرنے کے بعد بعض لوگ دوسرے راستوں پر چلے جاتے ہیں۔ اس کا اصل سبب یہی

ہوتا ہے کہ وہ اپنے عقائد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اسی جہالت کی وجہ سے یہ لوگ اپنے قائدین کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ اُن کا مشن ان کو صحیح لگتا ہے، اُن کا منہج، اُن کا راستہ ان کو صحیح لگتا ہے۔ قائدین کے انحراف کی وجہ سے یہی عوام، نچلا طبقہ باطل راستے پر چلے جاتے ہیں۔

پس ہم نے اللہ جَلَّ جَلَّالَہ کے فضل سے یہ ارادہ کیا کہ انہی باطل پرست فرقوں اور گروہوں پر مختصر رد کریں تاکہ عوام المسلمین حقیقت جان لیں اور ان فرق ضالہ سے خود کو بچائے رکھیں اور جو لوگ انجانے میں ان لوگوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، ان کی صفوں میں داخل ہوئے ہیں، ان کا مقصد اچھا ہے، خود اچھے لوگ ہیں، لیکن سمجھ نہیں پارہے ہوتے، اس لئے ان کی صفوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور ان گندی چیزوں میں لگ جاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لوگ توبہ کریں اور اللہ جَلَّ جَلَّالَہ کی طرف رجوع کریں۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے سامنے حقائق پیش کرنا ہے، اسلام کا صحیح تصور لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہے، حقیقی امن، صلح کے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾

”ہمارا ارادہ تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح

کرنے کا ہے اور ہماری توفیق اللہ ہی کی مدد سے  
ہے۔ ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی  
طرف رجوع کرتے ہیں۔“ [ہود: ۸۸]

ہدایت دینا داعی کا کام نہیں ہوتا۔ ہدایت دو معنوں میں استعمال  
ہوتا ہے: ایک معنی ہوتا ہے: "إِثَارَةُ الطَّرِيقِ" یعنی سیدھا  
راستہ دکھانا اور اس کی طرف رہنمائی کرنا۔ یہ داعی کے ہاتھ میں  
ہوتا ہے کہ داعی حق بیان کرتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ کو  
الہادی، راہ دکھانے والا، راستہ دکھانے والا کا خطاب دیا گیا ہے۔  
اس کا معنی یہی ہے کہ سیدھا راستہ دکھانے والا، حق بیان کرنے  
والا۔ ہدایت کا دوسرا معنی "إِيصَالُ إِلَى الْمَطْلُوبِ" یعنی منزل  
مقصود تک پہنچانا، ہدایت کی توفیق دینا۔ یہ صرف اور صرف اللہ  
رب العالمین کے لیے خاص ہے۔ اس میں اللہ کے نبی ﷺ  
بھی شریک نہیں ہیں۔ نبی ﷺ ہر کسی کو حق بیان کرتے  
تھے، حتیٰ کہ اپنے چچا ابوطالب کو حق بیان کیا۔ لیکن ہدایت دینا  
اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں نہیں تھی۔ اسی لئے اللہ رب  
العالمین نے سورۃ القصص میں یہ اعلان کیا:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ  
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾  
”بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے  
سکتے۔ بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ  
ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔“ [القصص: ۵۶]



اللہ رب العالمین ہمیں بھی مہتدین یعنی ہدایت پانے والوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

ہمیں ان باطل فرقوں اور گروہوں سے بچنا کیوں ضروری ہے؟ ہم اسے اختصار کے ساتھ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

گمراہ فرقوں کے بارے میں بہت سی وعید آئی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: وہ تمام گروہ اور فرقے جو حق سے جدا ہو جاتے ہیں، صحیح راستے سے ٹیڑھے راستے پر چلنے کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے۔ نعوذ باللہ۔ جہنم کی آگ انہیں جلانے لگی، وہ جہنم جس کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے بنایا ہے: **وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ** ﴿۱۳﴾ ”اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“ [آل عمران: ۱۳۱] کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کے شعلوں کو پیدا کیا ہے۔ کیا تم اپنی خیر خواہی نہیں چاہتے؟ اے مسلمانو! واللہ العظیم! ہم تمہاری خیر خواہی چاہتے ہیں۔ ابن ماجہ کی مشہور حدیث ہے، جو کہ باقی کتابوں میں بھی موجود ہے اور اس کی سند صحیح ہے: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنْ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ."**

”بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے، اور وہ «الجماعة» ہے (وہ جماعت جو میری اور میرے صحابہ کی روش اور طریقے پر ہوگی۔)“

اور یہ کون سا فرقہ اور گروہ ہے؟ یہ مسلمانوں کی جماعت کا گروہ ہے۔ جس نے مسلمانوں کی جماعت اور امام وقت کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ہر زمانہ میں امام اور خلیفہ وقت کے ساتھ رہے۔ پھر اس میں علمائے کرام نے وضاحت کی ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس ایک کے علاوہ باقی سب فرقے کافر ہوں گے، بلکہ بعض ان میں مبتدعین ہوں گے، بعض گناہ گار مسلم ہوں گے۔ لیکن گناہ کبیرہ میں واقع ہوں گے، تو اسی وجہ سے آگ میں جائیں گے، جب اُن کو ان کے گناہوں کے اندازے کے مطابق سزا مل جائے گی (نعوذ باللہ) اور یہ بدعات کے اندازے کے حساب سے جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے، اس کے بعد اللہ رب العالمین انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ لیکن ایک لمحہ کیلئے بھی جہنم میں جانا بلاکت، بربادی اور تباہی ہے۔ کیونکہ اُس آگ کو برداشت کرنا انسان کے بس میں نہیں! اس دن تو حشر کے میدان میں کھڑا ہونا بھی مسلمانوں اور عام لوگوں پر بوجھ ہوگا۔ پھر یہ کہ جہنم میں بھی داخل کر دیا جائے۔ نعوذ باللہ۔۔۔! اسی وجہ سے ہر کسی کو یہ معلوم ہونا

چاہیے، یہ جاننا چاہیے کہ وہ کس فرقہ اور گروہ میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بہنمی فرقے اور گروہ میں سے ہو۔

دوسری حدیث بھی ابن ماجہ کی ہے اور حسن درجہ کی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاعَاتٌ، يُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْضَةُ، قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الثَّافِي فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

یعنی لوگوں پر مکر و فریب والے سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، (جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں سبحان اللہ۔۔! اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث میں یہ سب کچھ واضح بیان ہوا ہے۔ کیا ایسا معاملہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے ساتھ نہیں ہوتا؟ طالبان اور ایسے بہت سے دیگر کذابین ہیں، جن میں نواقض الاسلام موجود ہیں اور یہ خود کو اسلام کے ترجمان بھی سمجھتے ہیں، اور خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر الزامات لگاتے ہیں) (وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ)، یعنی خائن شخص پر اعتبار کیا جائے گا، اعتماد کیا جائے گا، اس کو امین کا لقب دیا جائے گا اور جو حقیقت میں امین ہے، اس کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے گی۔ بہت واضح اور صریح روایات ہیں۔

مسلمانو! تھوڑا سا غور و فکر کرو، سب کچھ آپ کے سامنے خود بخود واضح ہوتا جائے گا۔ حق معلوم ہوتا جائے گا، سیدھا اور ہدایت کا راستہ معلوم ہوتا جائے گا۔ خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن کہا جائے گا اور اس زمانہ میں رو بیضۃ بات کرے گا۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: رو بیضۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حقیر اور کمینہ آدمی، وہ لوگوں کے عام انتظامی امور میں مداخلت کرے گا۔

**دیکھیے پیارے بھائیو۔۔۔!** اس حدیث میں ہمیں ڈرایا گیا ہے، اس لئے ہمیں ان گروہوں اور فرقوں کے متعلق تحقیق کرنی چاہیے۔ یہی وہ آخری زمانہ ہے اور یہی وہ وقت ہے، جس کے متعلق اللہ کے حبیب ﷺ نے ہمیں ڈرایا کہ حق پرستوں پر الزامات اور تہمتیں لگائی جائیں گیں۔

بخاری کی ایک مشہور حدیث ہے جو بار بار بیان ہوئی ہے۔ سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ

• جس طرح آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کی مدد سے طالبان ملیشیا کے حقیر اور گھٹیا قسم کے سردار لوگوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ جہاں انہوں نے شرک کے اڈوں کو تحفظ فراہم کیا ہوا ہے۔ جبکہ موحدین اور سلفیوں کو قتل کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک مؤحد اور سلفی عالم شیخ عبید اللہ المتوکل کو اس کے پیٹے کے ساتھ طالبان ملیشیا نے تو حید بیان کرنے کے جرم میں بہیمانہ تشدد کے بعد قتل کر دیا اور قتل کے بعد اس کی لاش کو تیزاب میں ڈال کر خراب کر دیا۔ [شیخ متوکل کی خبر کے متعلق جاننے کیلئے [یہاں](#) اور [یہاں](#) اور [یہاں](#) کلک کیجئے]

ﷺ سے بھلی باتوں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں بری باتوں کے بارے میں پوچھتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن اس میں دھبہ ہے۔“ میں نے کہا: ”وہ دھبہ کیسا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا دوسری راہ پر چلیں گے۔ ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی۔“ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ جو ان کی بات مانے گا، اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا رنگ ہمارے جیسا ہی ہو گا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام (خلیفہ) کے ساتھ رہ۔“ یعنی جب فتنے زیادہ ہوں تو تم مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ اور خلیفہ کے ساتھ رہو۔ جب لوگ جہنم کی طرف بلانے لگ جائیں، تو تم خلیفہ کے صف میں کھڑے ہو جانا، جہنم سے خود کو بچانا، فتنوں سے خود کو بچانا، پھر ایمان امن میں رہے گا۔

دیکھیے! کتنی واضح بات ہے، سبحان اللہ۔۔۔! خلیفہ کے ساتھ جو لوگ کھڑے ہیں، وہ حق پر ہیں اور اس کے علاوہ جو مقابل کھڑے ہیں، انہیں اللہ کے رسول ﷺ نے جہنم کے داعیوں میں شمار کیا ہے۔ اب آپ اس حدیث کی روشنی میں خود کو اور حالات کو دیکھئے کہ خلیفہ کے مقابل جو لوگ کھڑے ہوئے ہیں، کیا یہ جہنم کے داعی نہیں ہیں؟ کیا یہ لوگوں کو جہنم کی طرف نہیں بلاتے؟ کیا ان میں نواقض نہیں ہیں؟ کیا ان کے عقائد خراب نہیں ہیں؟ کیا ان میں انحرافات موجود نہیں ہیں؟ کیا ان میں کفار کے ساتھ دوستی موجود نہیں ہے؟ کیا انہوں نے وضعی قوانین کو نافذ نہیں کیا؟ کیا ان میں شرک کی مختلف اقسام موجود نہیں ہیں؟ کیا یہ قبروں کو سجدہ نہیں کرتے؟ کیا یہ اقوامِ ملحدہ کو نہیں مانتے؟! جی یہ سب کچھ کرتے ہیں اور کیا یہ کافر کو کافر کہتے ہیں؟ نہیں کبھی نہیں!

آپ سب کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جو بات فرمائی تھی، وہ سو فیصد صحیح نکلی۔ یہ لوگ تو سچ میں جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں اور لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ رہے ہیں۔

صحابی پھر کہتے ہیں کہ اگر خلیفہ نہ ہو، اگر جماعت اور امام نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

**فاعتزل تلك الفرق كلها۔**

**”تو سب فرقوں کو چھوڑ دو۔“**

جب خلیفہ نہ ہو تو نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ان تمام گروہوں اور فرقوں کو چھوڑ دو۔ کیا فکر کرتے ہو؟ جب خلیفہ موجود ہو؟ اس وقت میں باقی تمام فرقوں کو چھوڑنا پڑے گا، تو تنظیموں کی مشروعیت کہاں باقی رہ گئی، اگر ان میں ایک ناقض بھی موجود نہ ہو، تعلیق بالمحال ہے، تو مشروعیت کہاں ثابت ہوگی؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں: فاعتزل تلك الفرق كلها، یعنی ان تمام فرقوں کو چھوڑ دو، چاہے کسی بھی نام سے موسوم ہوں۔

جماعت المسلمین سے وہ جماعت المسلمین مراد نہیں جو پاکستان میں ہے، اور ایک تنظیمی گروہ ہے، جو اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ عموماً تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور غلط عقائد رکھتے ہیں، طاغوتی ہیں، اپنی تنظیم طواغیت کے ساتھ رجسٹر کی ہوئی ہے، وضعی قوانین کو مانتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی خرابیاں ان میں موجود ہیں۔ اور خلیفہ سے مراد نام نہاد کاغذی خلیفہ مراد نہیں ہے، جو کسی گاؤں میں کچھ افراد کو جمع کرے اور مساجد میں بیان کرتا رہے اور جس کے بارے میں کہا جائے کہ یہ ہمارا خلیفہ ہے یا باہر ملکوں میں بیٹھا رہے اور لندن یا کسی اور جگہ سے بیانات بھیجتا رہے کہ فقط ہماری جماعت المسلمین حق پر ہے اور باقی تمام امت کافر ہے۔ یہ لوگ تکفیری ہیں، ہم ان کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے وہ خلیفہ مراد ہے جو فی سبیل اللہ قتال

کرے اور جس میں خلیفہ بننے کیلئے شرعی شروط موجود ہوں اور انہیں شروط کے مطابق خلیفہ بنے۔

ایک اور حدیث میں نبی ﷺ فرماتے ہیں:

”اللہ جبارٌ علّٰیہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ اہل علم علماء کو موت دے کر اٹھالے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ پھر ان سے سوالات کئے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ لہٰذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

نام کا عالم ہو گا، مفتی ہو گا، ان کو بڑے بڑے القابات دیئے جائیں گے۔ لیکن ان کے پاس علم نہیں ہو گا اور لوگ ان سے دینی سوالات پوچھیں گے اور وہ باطل فتوے دیتا رہے گا، بغیر علم کے باتیں کرے گا، بغیر دلیل کے جواب دیتا ہو گا، خود بھی یہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

**میرے بھائیو!** اللہ کے رسول ﷺ نے ان لوگوں کو گمراہ قرار دیا ہے اور آپ سب بھائی ان شاء اللہ آگے ان کی گمراہیاں دیکھ لو گے۔ اوپر ذکر کردہ روایات کے علاوہ بھی بہت سی روایات ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے یہ تاکید کی ہے کہ باطل فرقوں سے خود کو بچائے رکھو، باطل کی صف کے



لئے خون بہانا اور مال ضائع کرنا تو دور کی بات اپنا پسینہ تک نہ بہاؤ۔ ان سب باتوں کے باوجود اللہ رب العالمین اپنے دین کی حفاظت کے لیے لوگوں کو پیدا کرتا ہے، جو ہر بات میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں، حق پر ڈٹے رہتے ہیں، باطل کا سامنا کرتے ہیں۔

بخاری کی مشہور حدیث ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ ، وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ۔

”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، ان کو رسوا کرنے والوں اور ان کی مخالفت کرنے والوں سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت پر ثابت قدم رہیں گے۔“

اس طرح ایک اور روایت میں آتا ہے:

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عَدُوْلَهُ  
يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ  
الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ۔  
”اس علم کو ہر دور کے قابل اعتماد لوگوں آگے

لے کر جائیں گے۔ یہ لوگ اس علم سے وہ تمام تر تحریفات جو ان لوگوں نے کی (اس میں تحریفات کرنے والے تکفیری اور خوارج کی تحریفات دور کرتے ہیں، باطل پرست لوگوں کے غلط عقائد پر رد کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں کہ یہ باطل عقائد ہیں اور جاہلوں کی وہ تاویلات جو صحیح معنی کے خلاف ہوتی ہیں، وہ ان سب باتوں کو ختم کریں گے اور صحیح دین بیان کریں گے) جو اپنی حد پار کر لی، یعنی کذابوں کے جھوٹ اور جاہل لوگوں کی غلط تشریحات کو خارج کر دیں گے۔“

ابوداؤد کی ایک روایت میں نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا ..

”اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“

اس صدی میں بھی جب توحید کو لوگوں نے بھلا دیا اور شرک جب عروج پر تھا، اس وقت اللہ نے احسان کیا اور کچھ لوگوں کو یہ توفیق دی کہ وہ خود کو اللہ کے دین پر قربان کر دیں۔

انہوں نے اپنے خون سے اور اللہ کی نصرت سے خلافت قائم کی، توحید کی بنیاد اور دیواریں مضبوط کیں، انہوں نے دین کی تجدید کی، انہوں نے اسلامی محکمے قائم کیے، انہوں نے قاضیان اور مفتیان کو مقرر کیا۔ یہاں تک کہ عمری شرائط پر اہل کتاب پر جزیہ لازم کیا۔

یہ کون لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ کی حدود کو نافذ کیا؟ یہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین ہیں۔ پس ہم نے یہ سلسلہ اسی نیت سے شروع کیا کہ مسلمانوں کو ان فرقوں کے متعلق اور ان جماعتوں کے متعلق بتائیں جو خلافت اسلامیہ کے خلاف کھڑے ہیں، تاکہ وہ ان باطل فرقوں اور جماعتوں کے مددگار نہ بنیں، ان کی صفوں میں داخل نہ ہو جائیں۔ اگر یہ غرض و مقصد نہ ہوتا تو ہم کبھی بھی اپنا اعمال نامہ ان باتوں سے نہ بھرتے، نہ ہم اپنا وقت ان باتوں پر صرف کرتے۔ اس لیے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ کل اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے۔ اور وہ بات مناسب نہیں، جو حق سے دور ہو اور جو باطل ہو۔ نعوذ باللہ۔ اور نیکی کا حکم دینا اور گناہ سے منع کرنا یہ اس امت کا خاصہ اور وظیفہ ہے۔ الہی فرمان ہے: مؤمن کی صفت یہ ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرتا ہے۔ ہمیں ہمارے لئے جنت پسند ہے، ہمیں ہمارے لئے توحید پسند ہے، ہمیں ہمارے لئے صحیح عقیدہ پسند ہے، تو اے میرے مسلمان بھائیو! ہم تمہارے

لئے بھی یہی پسند کرتے ہیں۔ ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم جہنم کی آگ سے بچ جائیں، اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ تم بھی باطل گروہ، جماعتوں اور فرقوں کے مدد کرنے کی وجہ سے جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔

آگے ہم اللہ کے فضل سے ان باطل فرقوں اور گروہوں کی وضاحت بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے دینی بھائیو اور بہنو! ہم نے اوپر یہ بات بیان کی تھی کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:**

**وإن امتي ستفترق على ثنتين وسبعين  
فرقة، كلها في النار، إلا واحدة۔**

میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے اور وہ ایک فرقہ «الجماعۃ» ہے، خلیفہ کا گروہ ہے، امام المسلمین کا گروہ ہے اور اسی لئے ہم نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا کہ مسلمانوں کو اسلام سے منحرف ہونے والے عقیدے اور منحرف گروہ و فرقوں کے بارے میں بتایا جائے، تاکہ اہل اسلام ان لوگوں سے خود کو بچائے رکھیں، ان سے دوری اختیار کریں اور ان کی نصرت نہ کریں۔ اسی لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ گمراہ ہونے والے فرقوں کے بیان سے پہلے کچھ مختصر اور ضروری مقدمات کو بیان کیا جائے۔ یہ مقدمات حق اور باطل کے پہچان میں ضروری اور لازم ہیں۔

**پہلا مقدمہ:** انسانوں کو جو اللہ رب العالمین نے پیدا کیا ہے۔ اس کا مقصد صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ میری توحید کو مان لے، میری عبادت کرے، میرے علاوہ کسی اور کو

اللہ نہ مانے، مجھے رکوع کرے، مجھے سجدہ کرے، میرے نام کا نذر کرے، میرے لئے نماز پڑھے، تکالیف اور مشکلات کے وقت مجھے بلائے، قانون اور نظام میرا مان لے، فیصلے میری کتاب پر کرے، اس لئے کہ اللہ رب العالمین ہمارا خالق ہے، اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے، وہ ہمیں رزق دیتا ہے، وہ ہمیں پال رہا ہے، ہم سبھی پر رحمتیں نازل کرتا ہے، ہم سے مشکلات کو دور رکھتا ہے، مشکل اور سخت حالات میں ہماری حفاظت کرتا ہے، ہماری حاجات کو پورا کرتا ہے، ہماری سہولیات کے لئے اس نے بہت ساری چیزیں پیدا کی ہیں۔ اللہ رب العالمین کے اتنے زیادہ احسانات ہیں، جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اتنے سارے احسانات کا مقصد کیا ہے؟ صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے کہ اکیلے ہی اکیلے اللہ کی عبادت کرنا اور اس کی توحید کو ماننا ہے۔ سورۃ الذاریات کی مشہور آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۱﴾  
مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ  
يُطِيعُونِ ﴿۵۲﴾

”اور میں نے جن اور انسان کو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لیے، میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ ہی چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔“

[الذاریات: ۵۱-۵۲]

**لیعبدون** کا معنی علمائے کرام نے یہ کیا ہے کہ **لیوحدون** یعنی صرف میری بندگی کرو، میری توحید کو مانو، اگرچہ وہ کسی بھی قسم کی توحید ہو، مگر سب بندوں کو ماننا پڑے گا۔

**لیعبدون** معنی **لیوحدون** کہ صرف اور صرف اکیلے ہی اکیلے میری عبادت کرو گے، اور لا الہ الا اللہ کا یہی مطلب ہے۔ لا الہ الا اللہ کلمہ میں اللہ نے فقط توحید بیان کی ہے، دوسری کوئی بات نہیں کی۔

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”صحیح بات یہ ہے کہ اس سے وہ معنی مراد ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہے اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ جنات اور انسانوں کو اللہ رب العالمین نے محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اپنے حکم، اپنے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔“

آگے فرماتے ہیں:

”اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ میں نے جنات اور انسانوں کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری مخلوق کو رزق دیں۔“

حاصل آیات کریمہ کا یہ ہوا کہ انسانوں کے پیدا کرنے کا مقصد عبادت اور توحید ہے۔

یہ باقی چیزیں یعنی گھر بنانا اور کاروبار کرنا وغیرہ، یہ بندوں کے لیے مقصود نہیں ہے، بلکہ ضرورت کی حد تک ہے، اپنا مقصود باقی چیزوں کے لئے خراب نہیں کرنا چاہئے۔

تو اے میرے مسلمان بھائی! جو دنیا کے کاموں میں لگا ہوا ہے، جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے تم کچھ نہیں کر رہے، جبکہ اسی توحید کے لئے اللہ رب العالمین نے تمام انبیاء کو بھیجا تھا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا  
اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى  
اللَّهُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ  
الضَّلَالَةُ ۖ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ  
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

”ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟“ [النحل: ۳۶]



اسی طرح سورۃ الانبیاء میں فرماتے ہیں:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيْ  
إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾  
تجھ سے پہلے جو بھی رسول ہم نے بھیجا، اس کی  
طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی  
معبود برحق نہیں (دوسرا حاکم، قانون بنانے والا  
نہیں) پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔“

یہی توحید آسمان وزمین کو بنانے کا سبب ہے۔ اسی توحید کو نبی  
ﷺ نے کامل طریقے سے، احسن اور بہترین انداز میں ہم  
تک پہنچایا ہے۔ اب یہ عذر کسی کے لئے نہیں بچتا کہ مجھے علم  
نہیں، میں جاہل ہوں۔ جب اللہ رب العالمین نے نبی محمد ﷺ  
کو مبعوث کیا تو بات ختم ہو گئی۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى  
نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ ”اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی  
رسول کو نہیں بھیج دیتے۔“ جب رسول آیا، حجت اور دلیل قائم  
ہو گئی۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ  
عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۖ ”(یہ سارے کے سارے)  
رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے تاکہ ان  
پیغمبروں کے (آنے کے) بعد لوگوں کے سامنے کوئی حجت یا  
عذر باقی نہ رہ جائے۔“

عرض یہ ہے کہ آج کل توحید پہچاننے کے اسباب بہت زیادہ

میں، کسی کا یہ عذر قابل قبول نہیں ہو گا کہ میں نہیں جانتا تھا، مسئلہ العذر بالجہل تفصیل کے ساتھ بیان کرنا ہمارا مقصود نہیں! لیکن حاصل اور خلاصہ بیان کرنا ہمارا مقصود ہے، کیونکہ اس طرح یہاں یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے گی یعنی وہ مسائل جو معلوم ہیں، اسی طرح بنیادی اصول میں آجکل کسی کا عذر باقی نہیں رہا۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ قاعدہ یاد کر لو! بات آسان ہو جائے گی، مسئلہ حل ہو جائے گا، اشکالات باقی نہیں رہیں گے کہ جس تک قرآن کریم پہنچ گیا، اس پر حجت اور دلیل (قائم) تمام ہوئی، پھر یہ اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ مجھے علم نہیں تھا۔“

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بندے پر اللہ رب العالمین کی حجت اور دلیل کب (قائم) تمام ہوتی ہے، کب یہ معذور نہیں رہتا، کب اللہ رب العالمین اسے عذاب دے گا، کب اللہ رب العالمین اس کی پکڑ کرے گا؟ اگر یہ اس پر عمل نہیں کرتا، جبکہ رسول بھیجے گئے، آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان تک پہنچ گئیں اور ان تک قرآن کریم پہنچ گیا، اور اس پر علم لانے کا موقع تھا، اسباب تھے۔ اگر اس کے بعد

اس نے اسباب استعمال نہیں کیے، جاہل رہ گیا یا  
علم حاصل نہیں کیا۔“

ہر وہ شخص جس کو اللہ رب العالمین نے موقع دیا ہے، اسباب  
دیئے ہیں کہ اوامر اور نواہی کو جان سکے، لیکن اس نے مستی  
کی اور اس دین کو نہیں سیکھا اور اس کو نہیں جانا تو ایسے شخص پر  
دلیل اور حجت قائم ہو چکی۔ اس کے بعد اب اگر کوئی کہے کہ میں  
جاہل ہوں، مجھے علم نہیں ہے تو یہ شخص نہیں بچ پائے گا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي  
أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ، وَلَا نَصْرَانِيٍّ،  
ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا  
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔

”قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی  
جان ہے! اس امت کا کوئی بھی انسان جو میرے  
بارے میں سنے، وہ یہودی ہو یا نصرانی اور وہ اس  
شریعت پر ایمان نہ لائے جسے دے کر میں بھیجا  
گیا ہوں اور اسی حالت میں اس کی موت ہو  
جائے، تو وہ جہنمی ہو گا۔“

جب یہودی اور نصرانی کا یہ حال ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا  
کہ: جب انہوں نے سن لیا۔ اب اگر سننے کے بعد بھی اس دین

کو نہیں جانیں گے اور اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو جہنم میں جائیں گے۔

یہ اتنی واضح دلیل ہے اس بات پر کہ آج توحید میں کسی کا عذر باجہل کیسے باقی رہ جائے گا؟ ہر قسم کی توحید ہو، چاہے وہ توحید ربوبیت ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنے تمام کاموں میں اکیلا ماننا، مثلاً: رزق دینا، زندہ کرنا، صرف وہی پیدا کرنے والا ہے، وہی رزق دینے والا ہے، وہی مارنے والا ہے، وہی زندہ کرنے والا ہے۔ یہ کام جو اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہیں اور کائنات میں ہو رہے ہیں۔ اب اگر کوئی آتا ہے اور اس میں شرک کرتا ہے۔ اس کے لئے کوئی عذر نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی توحید الوہیت میں شرک کرتا ہے تو اس کے لئے بھی عذر نہیں ہے۔ جو کوئی قبرستان جاتا ہے اور قبر کو سجدے کرتا ہے اور بابا سے مانگتا ہے، شرمیہ عقیدہ رکھتا ہے، اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے تو اس کے لئے عذر مقبول نہیں۔ ایسا شخص عذر نہیں رکھتا، اس کا عذر قابل قبول نہیں۔

اسی طرح توحید اسماء و صفات ہے۔ اور توحید کی اس قسم میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی کوئی شخص اس سے لاعلم ہے۔ آج کل اسباب موجود ہیں۔ اب جو توحید اسماء و صفات میں شرک کرتا ہے، اس کا عذر بھی باقی نہیں رہتا۔

اب اگر توحید الحاکمیۃ یعنی قانون اور نظام ماننے میں ابھی تک

کوئی لاعلم ہے، تو اس کے لئے بھی کسی قسم کا عذر قابل قبول نہیں ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ صرف بات سن لیں تو پھر تحقیق کریں گے۔ یہ تم پر لازم ہے کہ تم اس کو جانو گے، مثال کے طور پر پاکستانی حکومت کو خلافت اسلامیہ کے مجاہدین اور حق پرست علماء کافر کہتے ہیں، افغانستان کی حکومت کو کافر کہتے ہیں، بالکل اسی طرح اس جیسی دوسری طاغوتی حکومتوں کو کافر کہتے ہیں۔ اب جب یہ بات کسی نے سن لی تو حجت اس پر تمام ہوئی، اب اسے چاہئے کہ وہ تحقیق کرے۔ کسی فوجی قافلے پر یا حکومت پر مجاہدین نے حملہ کیا، یا استشہادی حملہ کیا اور پھر یہ کہا کہ ہم نے ان پر حملہ اس لیے کیا کہ ان میں نواقض اسلام موجود ہیں، وہ یہ کہ وہ وضعی قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں، انہوں نے الٰہی نظام کو پس پشت ڈالا ہے اور کفار سے دوستیاں کرتے ہیں۔ پس یہ سننے کے بعد مسلمانوں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ ان کے متعلق تحقیق کریں کہ جو ان کے بارے میں کہا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔

یہ عذر کسی کا باقی نہیں رہتا کہ ہم نہیں جانتے، ہم علم نہیں رکھتے اور یہ کہنا بھی فائدہ مند نہیں کہ ایک طرف بھی مولوی بیٹھے ہیں، آیات پڑھتے ہیں، احادیث پڑھتے ہیں، اور دوسری طرف بھی مولوی بیٹھے ہیں، آیات پڑھتے ہیں احادیث پڑھتے ہیں، ہمیں سمجھ نہیں آرہا، ہم نہیں جانتے۔۔۔ نہیں! تمہارے لیے تمہارا یہ قول کافی نہیں، بلکہ تمہیں تحقیق کرنی چاہئے۔ دنیاوی

امور میں تو تم بہتر سے بہتر جانتے ہو، جبکہ دین کے معاملہ میں غفلت برتتے ہو، یہ تو دین اسلام سے اعراض کی بات ہے۔ اس لیے کہ بات عقیدے کی ہے، بات نواقض الاسلام کی ہے، تم کس طرح نہیں جانتے؟ یہ تو واجبات الدین ہیں۔ یہ تو اصول الدین میں داخل ہیں، کلمہ کے ارکان میں یہ بات داخل ہے۔ کفر بالطاغوت کے بغیر تو بندے کا اسلام صحیح نہیں ہوتا۔ یہ عذر تمہارا قابل قبول نہیں ہے کہ میں نہیں جانتا، یا میں دو گروہ کے مابین فرق نہیں کر سکتا۔ جب اختلاف عقیدے کا ہوا تو تم پر تحقیق لازم ہے، ایک جانب کو ضرور اختیار کرو، دونوں میں ایک حق پر لازم ہو گا۔ جب بات فروغی مسائل کی ہو تو اس میں بھی تم پر تحقیق لازم ہے، لیکن فروغیات میں تم نے جس جانب کو بھی اختیار کیا، یہ بات تمہیں کفر تک نہیں لے جاتی۔

لیکن یہاں پر بات کفر کی ہے۔ ایک طرف کفر یہ نظام ہے، کفر یہ گروہ ہے، طائفہ ممنوعہ ہے، ان میں نواقض الاسلام موجود ہیں اور تم ان پر اسلام کا حکم لگاتے ہو۔ اول تو یہ خطرناک بات ہے، کفر ان کا واضح ہے، لیکن تم جاننا نہیں چاہتے، جبکہ یہ خود اسلام کا ایک ناقض ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم اسی نظام، اسی قانون کی طرف فیصلہ لے جاتے ہو، ان کی خوشحالی پر خوش ہوتے ہو، ان کے نقصان پر غمزدہ ہوتے ہو، ان کی طرف اپنی نسبت کرتے ہو۔ یہ تمام باتیں خطرناک ہیں،

یہ صرف حکومتوں تک محدود نہیں ہے کہ ہم صرف پاکستان اور افغانستان کی حکومت کی بات کرتے ہیں یا دوسری حکومتوں کی بات کرتے ہیں، بلکہ ہم ہر اس گروہ کو بھی کہتے ہیں، جو اس قاعدہ کے زمرے میں آتا ہے اور جن میں نوافض اسلام ظاہر اور موجود ہیں۔ آگے ہم مختصر بیان کریں گے کہ وہ کونسے گروہ ہیں جو اس قاعدہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ ان شاء اللہ۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ تحقیق کریں۔ یہ نہیں کہ صرف دنیاوی چیزوں میں تحقیق کریں، دنیا میں معمولی سی سبزی خریدنے کے لیے کہاں کہاں چلا جاتا ہے، اچھے اور بہتر کی تلاش میں کوشش کرتا ہے۔ لیکن عقیدے میں تم نے کوشش نہیں کی، عقیدے کے بارے میں تم نے پڑھا ہی نہیں، عقیدہ کے بارے میں تم نے دروس نہیں سنے، حق پرست علماء کو نہیں سنا کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ کون سے دلائل بیان کرتے ہیں؟ پھر تمہارے لیے کیسے عذر باقی رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی کہ تم نے یہ تمام سب باتیں سن اور پڑھ لیں، اس کے ساتھ ہی کہ تم تک حق پہنچ گیا، تو تم کیسے باطل پرست ملاؤں کے کہنے پر اہل حق علماء کے بیانات نہیں سنتے؟

اوپر حدیث گزر چکی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں پر مکر و فریب والے سال آئیں گے **يُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ**، ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا۔ (سچے لوگوں پر باطل پرست تہمتیں لگائیں

گے، ان کی طرف جھوٹ اور خیانت کی نسبت کریں گے، تمہارے ذہن میں شبہات ڈالیں گے۔ اس لئے تم ایک بار اس منہج کو پڑھو تو سہی)۔

جن یہود اور نصاریٰ نے نبی ﷺ کے بارے میں سنا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ہیں، خاتم النبیین آئے ہیں، توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں، پرانے شریعتوں کی منسوختیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر نبی ﷺ پر ایمان نہیں لائے تو یہ تمام اللہ جل جلالہ کی کتاب اور نبی ﷺ کے فرامین کی روشنی میں کافر ہو گئے۔ مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سب کافر ہو گئے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان آسمانی دینوں کی طرف اپنی نسبت کرنے والے کافر ہیں۔ لیکن آج کل وضعی قوانین، جو انہی کفار نے بنائے ہیں، اپنے ناقص عقلوں سے کچھ جملے لکھے ہیں اور اسے لا کر یہاں پر نافذ کیا ہوا ہے اور اسی قانون کی طرف اپنی نسبت کرنے والے پھر مسلمان کیسے ٹھہرے؟ ان یہود اور نصاریٰ کا دین جو کہ منحرف دین ہے انہوں نے تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن کچھ تو اس میں آسمانی علم بھی ہے، اس کی طرف نسبت کرنا کفر ہے تو پھر آج کل ڈیموکریسی، جمہوریت کی طرف نسبت کرنا، ان وضعی قوانین کی طرف نسبت کرنا کفر کیسے نہ ہو؟ عقل رکھنے والے اگر تھوڑا غور و فکر کر لیں، جن کو اللہ نے عقل دی ہے، جن کے پاس شعور ہے تو وہ جلدی سمجھ جائیں گے۔



خلاصہ یہ ہوا کہ نبی ﷺ کی بعثت کے بعد بات ختم ہو گئی ہے، توحید بیان ہو چکی ہے، ہر ایک مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔ اب مسلمان کو چاہئے کہ ضرور بالضرور عقائد کے مسائل کے متعلق علم رکھے۔ اب جہل اسے کچھ فائدہ نہیں دے گا۔ نصاریٰ کو اللہ رب العالمین نے ضالین کہا ہے۔ ضالین ان گمراہ لوگوں کو کہتے ہیں، جو جاہل گمراہ ہیں اور اتفاق امت کے ساتھ وہ کافر ہیں۔ اسباب موجود ہیں، الحمد للہ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ صرف بلوغ الحجۃ سے قیام الحجۃ لازم ہو جاتی ہے۔ آگے شیخ الاسلام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ”کوئی اسے سمجھایا نہ سمجھا یعنی اس سے فہم الحجۃ مراد نہیں ہے۔ دلیل کو سمجھنا الگ بات ہے اور دلیل پہنچنا الگ بات ہے۔“

آج کل عقائد کے مسائل دنیا کے ہر کونے میں پہنچ گئے ہیں اور لوگوں کو اسباب بھی میسر ہیں، لہذا کسی کا عذر قابل قبول نہیں ہے۔

اللہ رب العالمین قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ پھر لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں: **فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ**، بعض تو ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ یعنی کوئی مسلمان بن جاتا ہے تو کوئی کافر۔ دنیا میں اللہ رب العالمین کا قاعدہ، قانون، نظام اور سنت یہی ہے۔ کبھی مسلمانوں کو غلبہ دیتا ہے تو کبھی کافروں کو۔ اس لئے کہ یہ دارالامتحان ہے۔

وَالَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمْ  
اَحْسَنُ عَمَلًا

”جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہیں  
آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے ہیں۔  
(کون سنت کے مطابق اعمال کرتا ہے اور کون  
اخلاص کے ساتھ اعمال کرتا ہے۔)

[سورة الملک: ۲]

**میرے محترم بھائیو!** پہلا مقدمہ یہ ہوا کہ انسانوں کو اللہ رب  
العالمین نے توحید کے لئے پیدا کیا ہے، تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ  
نے اسی لیے بھیجا تا کہ لوگوں کو توحید سمجھائیں۔ نبی ﷺ کو  
بھی اللہ رب العالمین نے اسی توحید کی دعوت کے لئے دنیا میں  
مبعوث کیا۔ تو نبی ﷺ کے آنے سے حجت اور دلیل تمام  
انسانوں پر قائم ہو چکی ہے۔ چاہے وہ یہودی ہو، چاہے وہ نصرانی  
ہو، چاہے وہ مسلم ہو، کسی کے لیے بھی عذر باقی نہیں رہتا۔ اسباب  
جب موجود ہوں اور اس کے اختیار میں ہوں اور یہ اس بات کو  
جان چکا ہو کہ کچھ لوگ ہیں جو موجودہ نظاموں کو کفریہ نظام کہتے  
ہیں تو پھر اسے تحقیق کرنی چاہئے اور حق معلوم کرنے کے لئے  
جستجو کرنی چاہئے۔ ان علمائے کرام کے بیانات کو سننا چاہئے کہ یہ  
کیوں ان لوگوں کو کافر اور ان نظاموں کو کفریہ کہتے ہیں۔ اگر اس  
نے اس کے بارے میں علم حاصل نہیں کیا تو یہ مجرم ہے، اللہ  
اس کی پکڑ کرے گا اور اس کے لئے کچھ عذر باقی نہیں رہے گا۔

اللہ رب العالمین کا قانون یہی ہے کہ کبھی مسلمانوں کو غلبہ دیتا ہے تو کبھی کافروں کو۔ لوگوں کو اس پر آزماتا ہے۔ کسی علاقے پر کافروں کا نظام آجاتا ہے جو پہلے مسلمانوں کا علاقہ ہوا کرتا تھا، جیسے پاکستان اور افغانستان میں کافروں کا نظام آیا۔ قائدین مرتدین ہوئے، وضعی قوانین بنائے، یہود اور نصاریٰ کے قوانین کو زبردستی نافذ کر رہے ہیں، ایسے وقت میں اللہ جبار جلالہ امتحان لیتا ہے کہ کون ان وضعی قوانین کو مانتا ہے اور کون یہود و نصاریٰ کے اس باطل نظام کو مانتا ہے؟ کون اس نظام کی طرف فیصلے لے جاتا ہے اور کون اس نظام سے محبت رکھتا ہے؟ اور کون اس نظام کو اپنا مانتا ہے؟ کون اس نظام سے نفرت کرتا ہے؟ کون اس نظام کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہے؟ کون اس نظام کے خلاف قتال کرتا ہے؟ کون اس فتنہ و فساد اور وضعی قوانین کو ختم کرتا ہے؟ کفریہ حکومت کو ختم کرنے کے لیے کون دن رات کوشش کرتا ہے اور ہر طریقہ آزماتا ہے جو بھی اس کے بس میں ہو؟ کون اپنے ہاتھوں سے، اپنی زبان سے، اپنے قلم سے اس کے خلاف جہاد کرتا ہے؟ جو بھی اس کے بس میں ہو بیان کرتا ہے، اس جہاد کی ترغیب لوگوں کو دیتا ہے، اگر دفاع کی طاقت رکھتا ہو تو مجالس میں، سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر مجاہدین کا دفاع کرتا ہے، دعاؤں میں مجاہدین کو یاد رکھتا ہے، مجاہدین کی خوشیوں پر خوش ہوتا ہے اور ان کے درد پر درد مند ہوتا ہے اور اگر اس کا بس چلے تو مجاہدین اسلام کی نصرت

کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ آزماتا ہے اور یہی کامیاب لوگ ہیں۔

امید ہے میری بات کو تھوڑا بہت سمجھ چکے ہوں گے۔ بات تھوڑی لمبی ہو گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام آسانی سے یہ بات سمجھ سکیں۔ امید ہے بے فائدہ نہیں ہوگی۔

اللہ رب العالمین ہمیں مضبوط مؤحد بنائے اور اللہ رب العالمین ہم سب کو توحید کو پھیلانے میں اور اسلامی نظام لانے میں استعمال کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے محترم مسلمان بھائیو!** ہم باطل اور گمراہ گروہوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے تاکہ ہم خود کو ان گمراہ اور باطل گروہوں سے بچائے رکھیں، ان گروہوں کے ساتھ مل نہ جائیں، اپنے گروہ کی تحقیق کریں کہ ہم کس گروہ میں ہیں، اس حدیث سے ہم سب نے بہت خوف محسوس کیا تھا کہ جس میں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب جہنم میں جائیں گی سوائے ایک کے، پھر ہم نے کہا تھا کہ بعض ان میں مبتدعین ہوں گے، بعض گناہ گار ہوں گے، بعض کفار ہوں گے، بعض مرتدین، سب پر ہم تکفیر کا حکم نہیں لگاتے، مبتدع اور گنہگار مسلمانوں کو اپنے گناہ اور بدعت کے حساب سے سزا دی جائے گی، اور پھر ان کو اللہ رب العالمین جہنم سے نکالے گا۔ اس کے بارے میں ہم نے پہلا مقدمہ ذکر کیا تھا کہ اللہ رب العالمین نے انسانوں کو توحید کے لئے پیدا کیا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو اسی توحید کے لئے بھیجا گیا تھا۔ نبی ﷺ کو توحید کے بیان کے لیے بھیجا گیا تھا اور آپ ﷺ نے توحید کو بیان کیا۔ لہذا اب کسی کا عذر باقی نہیں رہتا کہ مجھے علم نہیں تھا، کفر کو

نہیں جانتا تھا، اسلام کو نہیں جانتا تھا، توحید کو نہیں جانتا تھا، ایمان کو نہیں جانتا تھا، کفر بالطاغوت نہیں جانتا تھا، کلمہ کی شرائط پر عمل نہیں کرتا تھا، ولاء براء کو نہیں سمجھتا تھا۔ یہ عذر کسی کے لئے باقی نہیں رہتا۔

## دوسرا مقدمہ: ہمارے زمانے کی جاہلیت اور نبی

ﷺ کے زمانے کی جاہلیت میں صرف اتنا فرق ہے کہ معبودان باطلہ مختلف ہیں۔ باقی جاہلیت ایک جیسی ہی ہے۔ اُس وقت لوگ پتھروں اور مٹی کے بتوں کو سجدے کرتے تھے، آج کل ایسے مشرک ہیں کہ انسانوں کو سجدے کرتے ہیں، قبروں کو سجدے کرتے ہیں۔ اُس وقت بھی لوگ اپنے جڑگوں اور اپنی خواہشات کے مطابق فیصلے کرتے تھے، اپنے نفس کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ آج بھی اپنی خواہش کے مطابق اکثر احمق جمع ہوتے ہیں، ایک قانون بناتے ہیں اور پھر زبردستی وہ لوگوں پر نافذ کرتے ہیں۔ موجودہ جاہلیت اور اُس دور کی جاہلیت ایک جیسی ہے، صرف ان کی شکلیں مختلف ہیں۔ حکم ان کا ایک ہی جیسا ہے۔ یہ بھی مشرک ہیں اور وہ بھی مشرک تھے۔ کیونکہ اللہ رب العالمین کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک ٹھہرانا، چاہئے بندے کو شریک ٹھہرایا جائے، اس کو سجدے کیے جائیں، قبر کو سجدے کیے جائیں، وضعی قوانین کو تسلیم کیا جائے، یہود و نصاریٰ کی دوستی کو تسلیم کیا جائے، یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھی جائے اور اپنے خواہش کو اللہ کا شریک

بنادیا جائے تو یہ سب شرک ہے۔ اس سے انسان مشرک ہو جاتا ہے، اس لئے جو فتویٰ اور حکم اُس وقت کے کفار اور مشرکین پر لگا تھا، وہی فتویٰ اور حکم آج کے مشرکین پر بھی لگے گا، اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔

### تیسرا مقدمہ: تیسرے مقدمہ کی طرف آتے ہیں:

اہل سنت والجماعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کفریہ نظام، قوانین اور شرک کو ختم کرنے کے لیے مسلمانوں پر ایک قریشی خلیفہ کے ساتھ بیعت کرنا لازم ہے۔ اوپر احادیث میں بار بار گزر چکا ہے۔ خصوصاً السیاسة الشرعیة میں ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔ اہلسنت والجماعت کے عقیدے پر ایک مشہور حدیث یہ ہے: تَلَزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ۔ امام قرطبی اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح باقی سلف اور خلف سے بھی اسی طرح کے اقوال ذکر کیے تھے۔

**چوتھا مقدمہ:** اللہ رب العالمین جب نبی ﷺ کو بھیجا، ہمارے لئے دین کو کامل کر دیا، کوئی بات باقی نہیں رہی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب اللہ رب العالمین نے یہ آیت کریمہ نازل کی:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ  
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

”آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا  
اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے  
لئے اسلام کو دین پسند کیا۔“ [المائدہ: ۳]

پس اللہ نے یہ اعلان کیا کہ آج کے دن تمہارا دین مکمل ہوا۔  
علماء نے یہ معنی لکھا ہے: ”اس کتاب میں ہم نے کوئی ایسی  
بات نہیں چھوڑی، کسی چیز کا بیان باقی نہیں رہا، زندگی کی ہر  
بات، ہر بنیادی ضرورت اللہ رب العالمین نے قرآن کریم میں  
ذکر کر دی ہے۔“

وہ ذات جس نے ہمیں کھانے، پینے، قضائے حاجت کے مسائل  
تک بیان کئے، اسی ذات نے نظام چلانے کے مسائل بھی بیان  
کیے ہیں۔ اب کوئی آتا ہے اور کہتا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت  
رسول ﷺ میں تمام مسائل موجود نہیں ہیں، نظام چلانے  
کے لیے قانون موجود نہیں ہے، سیاست کے مسائل نہیں ہیں،  
زندگی کی تمام ضروریات قرآن کریم میں بیان نہیں ہوئی ہیں،  
تو ان لوگوں کی باتیں باطل ہیں یہ غلط لوگ ہیں۔ شیخ الاسلام امام  
ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”کتاب و سنت کے اندر دین کے تمام امور، تمام  
احکام، تمام مسائل، تمام سیاست، نظام، قانون ہر  
چیز کے بارے میں مکمل طور پر موجود ہے ان  
تمام مسائل کو کتاب و سنت نے گھیرا ہوا ہے۔“



اب جو چیز دین ہے، اللہ رب العالمین نے اسے بیان کیا ہے۔ اب انسان آتے ہیں اور ایک نیا کام ایجاد کرتے ہیں تو رب العالمین نے بات ختم کر دی ہے کہ یہ دین نہیں ہے، جو یہ لوگ بناتے ہیں یہ بے دینی ہے۔ جیسا کہ پاکستان کا ایک مرتد کہتا ہے کہ قانون میں ہزاروں لاکھوں سیکشن ہیں، شقیں ہیں، یہ سب تو قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ کیوں نہیں ہیں؟ سورۃ المائدہ پڑھو، دین کی کتابیں ذرا کھول کر پڑھو تو سہی، لیکن جب انسان سیاست سیکھتا ہے تو برطانیہ کی آکسفورڈ یونیورسٹی اور باقی یونیورسٹیوں سے سیاست اور نظام لیتا ہے۔

ظاہر سی بات ہے وہ تو تمہیں یہی نظریہ دیں گے کہ کتاب و سنت میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ تھوڑا سا خلفائے راشدین کی سیرت کو پڑھو، محمد ﷺ کی مبارک زندگی کو ذرا پڑھو، قدم قدم پر تمہیں نظام کو چلانے کے اصول ملیں گے، وہ نظام نبی ﷺ کا تھا۔ اتنے سارے وقت میں جرائم کا حساب کر لو، جنایات کا حساب کر لو، اس وقت میں کتنے تھے اور اب جتنے بھی ممالک ہیں، گن لو اور شمار کر لو، اُن کا اور اِن کا حساب کر لو۔ اُن کا اقتصاد دیکھ لو، اُن کی عدالت دیکھ لو، ان کا شرعی عدالتی نظام دیکھ لو۔ پھر تمہیں پتا چل جائے گا کہ سیاست ان لوگوں نے مسلمانوں سے سیکھی ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کو دیکھ لو، عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کو دیکھ لو جن میں امن کی مثال اور نمونہ ہے۔ نظام

چلانے کی مثال اور نمونہ ہے۔ پھر اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ کو دیکھ لو، علی رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، عمر بن عبد العزیز، عبد الملک بن مروان، امیہ اور اس کے بعد عباسی، ان سب کو دیکھ لو، تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ نظام کس چیز پر چلا رہے تھے۔ کیا! اس میں ڈیموکریسی تھی؟ کیا اس وقت وضعی قوانین تھے؟!

تو رب العالمین نے دین کو مکمل کیا ہے۔ دین مکمل ہے، اس میں نئے قوانین وضع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب جو کوئی نیا کام نکالے گا یہ مبتدع کہلائے گا۔

بدعت کی دو اقسام ہیں: ایک بدعتِ مکفرہ ہے اور دوسری بدعتِ مفسقہ ہے۔

ثواب کی نیت سے عام احکام میں نیا کام ایجاد کرنا، اسے بدعتِ مفسقہ کہتے ہیں۔ لیکن نظام میں، قانون میں ایک نئی شریعت بنانا، ایک نیا قانون بنانا، ایک نیا نظام بنانا یہ بدعتِ مکفرہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی زبردست بات کی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ سلف کیا ہی زبردست لوگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس کسی نے اسلام میں کوئی نیا کام ایجاد کیا اور اس کو نیکی سمجھتا ہے، اسے خوبصورت سمجھتا ہے یا

اُسے بہتر کہتا ہے، اُس نے یہ گمان کیا، اُس نے یہ عقیدہ اور نظریہ رکھا کہ محمد ﷺ نے خیانت کی ہے۔ نعوذ باللہ۔ کیونکہ اللہ رب العالمین تو فرماتے ہیں کہ میں نے دین کو مکمل کر دیا، اس میں ایسی کوئی بات باقی نہ رہی جو ہم نے بیان نہ کی ہو، اور اب کوئی آتا ہے اور کوئی نیا کام ایجاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ دین ہے، رب العالمین فرماتے ہیں کہ دین کو میں نے پورا کیا ہے۔ رب نے ایک بات بھیجی ہوگی، ایک کام کے بارے میں بتایا ہوگا، نبی ﷺ نے نعوذ باللہ خیانت کی ہے، انہوں نے چھپایا ہے، انہوں نے امت کو بیان نہیں کیا۔ نعوذ باللہ۔“

نبی ﷺ نے پورا دین بیان کیا ہے، ہم سب کا یہی عقیدہ ہے، یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، یہ سلف کا عقیدہ ہے۔ لیکن پھر کوئی شخص آتا ہے اور خود سے دین میں نئے کام ایجاد کرتا ہے، تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نبی ﷺ پر الزام لگاتا ہے۔ اسی لیے اس دین میں، نبی ﷺ کی زندگی میں جو کام دین نہیں تھا، وہ آج بھی دین نہیں ہوگا۔ اس وقت ڈیموکریسی نہیں تھی، اس وقت کفار سے موالات نہیں تھی، اس وقت وضعی قوانین نہیں بنائے جاتے تھے، اس وقت مرتدین کے ساتھ دوستی کرنا دین نہیں تھا۔ اس لئے آج بھی نہیں ہے۔ یہ چوتھا مقدمہ تھا۔

حاصل یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے ہمیں پورا دین نبی ﷺ کے ذریعے بیان کیا ہے، اگرچہ نظام کے حوالے سے ہو، سیاست کے حوالے سے ہو، معاملات کے حوالے سے ہو یا عبادات کے حوالے سے ہو، ہمارا دین مکمل ہے۔ ہمیں کسی بھی قسم کی شرکیہ، کفریہ اور وضعی قوانین کی ضرورت نہیں ہے۔

**پانچواں مقدمہ:** دنیا میں یہ قانون ہے کہ جب کسی معاشرے سے سنت اٹھ جاتی ہے تو پھر اس کی جگہ بدعت لے لیتی ہے۔ جب توحید اٹھ جاتی ہے تو اس کی جگہ شرک لے لیتا ہے۔ جب اعتصام بحبل اللہ اٹھ جاتا ہے، جب لوگ کتاب و سنت کی رسی کو مضبوطی سے نہیں پکڑتے تو پھر وہ اپنے باطل نظریہ اور باطل رائے پر اعتماد کرتے ہیں۔ جب قریشی خلیفہ کے ساتھ بیعت نہ ہو تو ضروریہ باطل پرست لوگوں کے ساتھ بیعت کریں گے اور ان کی اطاعت کریں گے۔ نتیجے میں امت کے درمیان اختلاف پیدا ہو گا اور جس کسی نے قریشی خلیفہ کے اطاعت سے ہاتھ کھینچا ہے تو یہی لوگ اختلاف کا باعث اور علامت ہیں اور جو کوئی خلیفہ کے ساتھ کھڑے ہوئے تو یہ الجماعہ ہے اور اسی گروہ کے متعلق نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ انہیں آگ سے بچائے گا۔ اللہ رب العالمین ہمیں بھی اس گروہ میں شامل فرمائے۔

اور باطل پرستوں کے اختلاف سے ”حق خلافت“ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت حق تھی، جن لوگوں نے اس سے ہاتھ کھینچا، اختلاف ان کی وجہ سے سامنے آیا اگرچہ

وہ ان صحابہ کرام کا اجتہادی مسئلہ تھا وہ پاک لوگ تھے۔ ان شاء اللہ سب جنتی ہیں، لیکن حق پر علی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ بھی علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو مانتے تھے، بس ایک مسئلہ میں اختلاف آیا تھا۔ باقی وہ یہ انکار نہیں کر رہے تھے کہ آپ خلافت کے مستحق نہیں ہیں۔ خلافت ان کی صحیح تھی۔ تو دیکھو لوگوں کے اختلاف سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر کوئی اثر نہیں پڑا اور نہ ہی اختلاف کی نسبت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہوتی ہے، مقابل کے لوگ مبارک لوگ تھے لیکن اجتہادی خطا ان کی جانب سے تھی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہیں تھی، اور نچلے طبقہ میں جو باطل پرست لوگ موجود تھے اور جو اس جنگ کو گرم کرنا چاہتے تھے وہ ہمارے اس بحث سے مراد نہیں ہیں۔

اسی لئے نبی ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے اور آپ نے اسے پڑھ لیا کہ جب تک خلیفہ سے کفر بواح ثابت نہ ہو (وہ کفر جو صاف طور پر ظاہر ہو جائے کہ یہ کفر ہے) اس وقت تک ہم خلیفہ سے عہد نہیں توڑیں گے، بیعت نہیں توڑیں گے، اس کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے۔ تو یہ پانچواں مقدمہ تھا کہ جب توحید اٹھ جاتی ہے تو شرک آجاتا ہے۔ جب سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ جب قریشی خلیفہ کے ساتھ بیعت نہ ہو تو ناکارہ اور خراب لوگوں کی بیعت اور اطاعت کی جاتی ہے اور نتیجہ میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف کا منشا، باعث علت اور سبب وہ گروہ ہے جو خلیفہ کے خلاف کھڑے ہوتا ہے۔

**چھٹا مقدمہ:** حق کو پہچاننے کے لئے اکثریت کا ہونا یا تعداد کا کم ہونا نہیں۔ شریعت میں معیار نفس کثرت نہیں ہے، ایسا نہیں ہے کہ جس کا گروہ بڑا ہے، جن کی اکثریت ہے، وہ حق پر ہیں۔ کبھی کبھی ایک بڑی جماعت ہوتی ہے لیکن ان کا ہدف جمہوریت ڈیموکریسی ہوتی ہے، ان کا ہدف کرسی تک پہنچنا ہوتا ہے، اقتدار تک پہنچنا ہوتا ہے، ان کا ہدف قومیت ہوتی ہے۔ ایسے گروہ کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ قرآن کریم میں رب العالمین نے یہ قانون ذکر کیا ہے:

وَإِنْ تَطَّعْ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾

اور زمین میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں، وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔ [الانعام: ۱۱۶]

امام فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول ہے:

”حق کے راستے میں حق پرستوں کی کمی کے باعث خوف نہ کھاؤ اور باطل کے راستے پر باطل پرستوں کی اکثریت سے دھوکہ نہ کھاؤ۔“

دیکھئے سلف نے یہ بات بیان کی ہے۔ قرآن کریم میں بھی یہ

بات بیان ہوئی ہے اور احادیث میں بھی بیان ہوئی ہے۔ امام اہل شام، امام اوزاعی ایک مجاہد اور فقیہ امام ہیں، ان کا مشہور قول ہے۔ فرماتے ہیں:

”سلف صالحین کے آثار کو پکڑو، جو روایات انہوں نے بیان کی ہیں، ان کے جو اقوال ہیں، ان کا جو کردار ہے، اس کو لازم پکڑو، اگرچہ آج کے لوگ تمہیں چھوڑ دیں، تم پر تہمت لگائیں۔ لوگوں کے نظریات و افکار سے خود کو بچائے رکھو، اگرچہ تمہیں بہت ہی خوبصورت بنا کر پیش کئے جائیں۔ ان باطل افکار و نظریات کو مت مانو۔“

جہاد ہر وقت فرض ہے، اگرچہ تھوڑے ہی لوگ ہوں لیکن ان میں صداقت ہو، اخلاص ہو، اطاعت ہو تو رب العالمین انہی مجاہدین کو توفیق دیتا ہے۔ ہماری شریعت میں لوگوں کو گناہیں نہیں جاتا، بلکہ لوگوں کو تولا جاتا ہے، معیار تقویٰ ہے، معیار ایمان ہے، معیار اخلاص ہے۔ ساری دنیا میں دیکھا جائے تو کفار زیادہ ہیں اور مسلمان کم ہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ نہیں کفار اور مسلمانوں کا تقابل بیان نہ کرو، مسلمانوں کے اندر کی بات کریں تو آئیے مسلمانوں کی بات کرتے ہیں:

وہ لوگ جو محض اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، جیسے بریلوی بہت

بڑی تعداد میں موجود ہیں تو کیا ہم اس اکثریت کو اعتبار دیں؟ بلکہ یہ تو مشرکین ہیں، یہ تو قبروں کو سجدے کرتے ہیں، پیروں کو سجدے کرتے ہیں، نبی ﷺ سے مدد مانگتے ہیں، اپنے پیروں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں، اپنے پیروں کو الوہیت کا درجہ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے خراب عقائد رکھتے ہیں۔ تو یہ اتنی بڑی تعداد ایک طرف رکھو اور ایک مؤحد دوسری طرف رکھو، شریعت میں ایک مؤحد اس اکثریت پر بھاری ہے۔ اب اگر کوئی یہاں اکثریت کے قانون پر عمل کرتا ہے تو وہ کیا منتخب کرے گا؟ ضرور وہ اس اکثریت کے عمل اور قول کو ترجیح دے گا، اور اس ایک مؤحد کو ترجیح نہیں دے گا۔ یہ شریعت کے قانون سے کتنا بڑا تضاد ہوا۔

اسی طرح شیعہ روافض اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ شیعہ روافض کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور یہ اکثریت میں ہیں۔ تو یہ غلیظ کافر جو ہمارے نبی ﷺ اور ہمارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ہیں، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے دشمن ہیں، اللہ جل جلالہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ کیا یہ بھی اکثریت اور زیادہ تعداد کی وجہ سے حق پر ہوئے؟

**میرے بھائیو!** یہ بات واضح ہوئی۔ چھٹا مقدمہ یہ تھا کہ شریعت میں کثرت اور تعداد کو اعتبار نہیں دیا جاتا۔ کبھی کبھی ظاہر میں بہت خوبصورت دعویٰ کرنے والے لوگ ہوتے ہیں، ان کا



شعار بہت اچھا ہوتا ہے، تعداد ان کی بہت زیادہ ہوتی ہے۔  
 لیکن حقیقتاً نفس الامر میں یہ لوگ گمراہ اور باطل پر ہوتے ہیں۔  
 اس لئے اکثریت کو دلیل نہیں سمجھا جائے گا۔

اللہ رب العالمین ہماری اور آپ کی صلاحیتوں کو دین کی تجدید  
 میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رب العالمین  
 ہماری اور آپ کی سعی اور کوششوں کی وجہ سے اسلامی نظام  
 اور زمین پر قوی ممکن قائم کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو!** ہم ان باطل فرقوں کے بارے میں بات کر رہے تھے جن کے عقائد میں انحراف موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمام فرقے آگ میں داخل ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہماری یہی کوشش اور ہدف تھا کہ ان فرقوں کی حقیقت بیان کریں اور جو فرقہ شریعت کی روشنی میں صحیح دکھائی دے رہا ہے، اس کو اختیار کریں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی طرف بلائیں، اس کے بارے میں ہم چند مقدماتی باتیں بیان کر چکے ہیں۔ اب ہم ساتواں مقدمہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

**ساتواں مقدمہ:** ساتواں مقدمہ یہ ہے کہ احادیث کا ایک مجموعہ اس بات پر گواہ ہے کہ آخری زمانے میں مسلمان تمام عالم میں غالب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو فتوحات نصیب فرمائیں گے، اور مسلمان یہود و نصاریٰ کے خلاف جنگ کریں گے، اور فارس کے مجوسیوں پر غلبہ حاصل کریں گے۔ اس کے بارے میں بہت سی نصوص آئی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٤﴾  
 ”ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اپنے مؤمنین کو  
 نصرت عطا کریں۔“ [الروم: ۴۷]

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ  
 حَقًّا عَلَيْنَا نُنَجِّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾

”پھر ہم نجات دیتے ہیں اپنے انبیاء کو اور ان  
 لوگوں کو جو ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہم پر لازم  
 ہے کہ ہم مؤمنین کو نجات دیں۔“ [یونس: ۱۰۳]

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ  
 الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ  
 الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٦﴾

”وہی ذات ہے جس نے نبی کو دین حق کے ساتھ  
 مبعوث فرمایا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب  
 کر دے۔ خواہ مشرکین کو برا ہی لگے۔“ [الصفا: ۹]

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾  
 إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿٣٨﴾ وَإِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ  
 الْغَالِبُونَ ﴿٣٩﴾

”ہم نے یہ بات اپنے رسولوں کے بارے میں  
 پہلے سے طے کر دی ہے کہ وہی لوگ فתיاب ہوں  
 گے، اور وہی لوگ غالب ہوں گے۔“

[الصافات: ۱۷۱-۱۷۳]

تمام مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کر دی کہ اللہ جلّ جلالہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اور ان کے پیروکاروں کو اور تمام مؤمنین کو آخر میں اچھا انجام عطا فرمائے گا، عاقبت اندیش لوگ وہی ہوں گے۔ اس لئے کوئی بھی مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ ویسے ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد نہیں فرماتے اور اس وجہ سے کفار کے صف میں کھڑا نہ ہو جائے نعوذ باللہ۔ مجاہد مسلمان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ آخری اچھا انجام مسلمان ہی کا ہو گا اور وہی فتحیاب ہو گا۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ  
فَارِسَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ  
الرُّومَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ  
الدَّجَالَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ۔

”تم جزیرہ عرب پر حملہ آور ہو گے، اللہ تعالیٰ تم کو وہاں فتحیاب کریں گے۔ اس کے بعد تم فارس (ایرانی مجوسی حکومت) پر حملہ کرو گے، اللہ وہاں بھی تم کو کامیابی نصیب فرمائیں گے۔ پھر اس کے بعد تم روم پر حملہ کرو گے، وہ بھی فتح ہو گا اور پھر اس کے بعد یہی لشکر دجال کے ساتھ ٹکرائے گا اور اللہ تعالیٰ تم کو وہاں بھی فتحیاب کریں گے۔“

ایک اور جگہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ مسلمان یہودیوں کے ساتھ لڑائی نہ کر لیں، مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے اور یہودی اپنے ایک خاص درخت، جس کا نام غرقہ ہے، اس کے پیچھے چھپتے پھریں گے اور یہودی جس چیز کے پیچھے بھی چھپے گا وہ مسلمان کو پکارے گا کہ اے مسلم! میرے پیچھے یہودی ہے آکر اس کو قتل کر دو۔ سوائے غرقہ کے درخت کے؛ کیونکہ غرقہ کا درخت یہودیوں کا درخت ہے۔“

ان تمام نصوص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آخری زمانے میں فتح اور کامیابی مسلمانوں کو نصیب ہوگی۔ اس لئے مجاہدین کو چاہئے کہ مایوس نہ ہوں اور ناامیدی کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ اگر مسلمان ناامید ہو جائے، تو پھر وہ اپنے اعلیٰ ہدف اور مقصد کیلئے پہلے کی طرح آگے جا کر کوشش نہیں کر سکے گا۔ جیسا کہ ایک انسان کو کہا جائے کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر قیمتی چیزیں پڑی ہوئی ہیں، آپ جا کر حاصل کریں اور اس پر قرآن بھی موجود ہوں کہ جی یہ بات صحیح ہے، تو پھر یہ انسان چت ہو کر تیزی سے قدم بڑھائے گا، اور پہاڑ پر چڑھ کر چوٹی تک پہنچنے کی کوشش کرے گا، اور اگر اس کو یہ یقین نہ ہو بلکہ اس کو شک ہو کہ یہ چیزیں واقعی مجھے ملیں گی یا نہیں تو پھر اس

وقت وہ اس طرح تیزی سے پہاڑ پر نہیں چڑھے گا، جس طرح پہلے چڑھا کرتا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ فتح اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے، {وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا} کون ہے جو بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو۔۔۔؟ جب اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں تو اے مجاہد۔۔۔! اس بات پر یقین کرو اور اسی کو اپنا عقیدہ بنا کر مطمئن ہو جاؤ اور اپنی ہمت اور عزم کو مزید مضبوط کرو، اور ہر وقت آگے بڑھ کر اسلامی نظام کیلئے قربانی دینے کیلئے تیار رہو۔

اے مسلمان۔۔۔! مایوس نہ ہونا کہ مجاہدین کے پاس اسباب اور وسائل کم ہیں، اور امکانات و افراد میسر نہیں ہیں۔ یہ وسائل اور افراد کیسے بڑھیں گے، اور کس طرح مسلمان کامیاب ہوں گے؟ مسلمان عوام کو چاہئے کہ اٹھ کر مجاہدین کی مدد کریں، جیسا کہ پہلے زمانے میں عوام نے پچھلے طواغیت کو ختم کر ڈالا، اسی طرح اس زمانے کے طواغیت کو بھی ختم کر ڈالیں گے ان شاء اللہ۔ یہ تھا اساتو ال مقدمہ۔

**آٹھواں مقدمہ:** آٹھواں مقدمہ یہ ہے کہ اقامت دین میں بندے کی سعی اور کوشش مقصود ہوتی ہے۔ یعنی کتنی حرکت کر سکتا ہے، اور کتنی فعالیت دکھا سکتا ہے؟ لیکن مجاہد اس بات پر مکلف نہیں ہے کہ ہر حال میں کامیاب ہونا چاہئے، اور فتح نصیب ہونی چاہئے۔ بلکہ اگر اس کو شش اور سعی کے نتیجے میں فتح اور کامیابی نصیب ہوئی تو بہت اچھی بات

ہے اور یہ اس بندے پر اللہ تعالیٰ کا احسان اور نعمت ہے۔ اور اگر فتح اور کامیابی نصیب نہ ہوئی بلکہ شہادت نصیب ہوئی، تو بھی کامیابی ہے، کیونکہ اسی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی سے تعبیر فرمایا ہے۔ آپ اصحاب الاخدود کا واقعہ اٹھا کر دیکھ لیں، اس میں تمام موحدین جل کر شہید ہو گئے، باوجود اس کے وہ حقیقی موحدین اور مؤمنین تھے۔ حتیٰ کہ رب العالمین نے قرآن کریم میں تذکرہ بھی فرمایا ہے۔ انہوں نے کتنی بڑی قربانی دی۔۔۔؟! سب کے سب آگ میں جل کر شہید ہو گئے، تو کیا کوئی اس واقعے سے یہ استدلال کر سکتا کہ اگر یہ لوگ حق پرست ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے کیوں ان کی مدد نہیں کی، اور کیوں ان کو نہیں بچایا؟ کیوں یہ لوگ آگ میں جل کر شہید ہو گئے؟ کیوں یہ لوگ قیدی بن گئے؟ کیوں ان لوگوں سے جیل خانے آباد ہو گئے؟ کیوں ان پر اس طرح کے سخت حالات آ گئے؟ کیوں ان لوگوں کو پیچھے ہٹنا پڑا؟ کیوں ان لوگوں کی حکومت گر گئی؟ کیوں یہ لوگ ختم ہو گئے؟ وغیرہ وغیرہ! اگر تم مسلمان ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے، کیا آپ یہ سوالات اصحاب الاخدود کے بارے میں اٹھا سکتے ہیں؟! نہیں ہر گز نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البروج میں فرماتے ہیں:

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝  
وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝ قَتَلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝  
النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَ

هُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۖ وَمَا نَقَبُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْحَمِيدِ ۝

”آسمان کی قسم ہے، جس میں برج ہیں، اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے، اور اس دن کی جو حاضر ہوتا ہے اور اس کی جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں، خندقوں والے ہلاک ہوئے، جس میں آگ تھی بہت ایندھن والی، جب کہ وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے، اور وہ ایمانداروں سے جو کچھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے، اور ان سے اسی کا تو بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ زبردست خوبیوں والے پر ایمان لائے تھے۔“

[البروج: 1-8]

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کس قدر واضح فرمایا ہے اور ان کیلئے ایمان ثابت کر کے ان کے ایمان کی گواہی دی ہے۔ جب انسان کا منہج اور راستہ صحیح ہو تو پھر اس راستے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکست، سقوط اور شہادت، باطل منہج اور ذلت کی نشانی نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شہادت کو احدی الحسنيين فرمایا ہے: {قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ} ”کہہ دو تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو۔“



ایسی باتیں کسی مسلمان کی ذہن میں نہ آئیں کہ مجاہدین کے ہاتھوں سے بعض علاقے نکل گئے، اور بعض جگہوں پر کنٹرول کھو گئے، تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ لوگ صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے، کیونکہ اصحاب الاخدود ہمارے لئے ایک بڑی مثال اور نشانی ہیں۔ البتہ اس بات کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہم فتح اور کامیابی کا سوال نہیں کریں گے، اور مایوس ہو کر ویسے ہی بیٹھ جائیں گے۔ ذلت کی بات یہی ہے کہ ہم جہاد چھوڑ بیٹھیں اور صحیح منہج اور راستہ چھوڑ کر گمراہ راستوں پر چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد نہ کریں، یہی اصلی ذلت اور ناکامی ہے۔ باقی علاقوں کا ہاتھ سے نکلنا، اور شہروں کا کنٹرول کھو جانا، اور قائدین کا قتل ہونا اور قیدی ہونا یہ ذلت اور ناکامی نہیں ہے۔ اگر یہ ذلت ہوتی تو پھر نعوذ باللہ غزوہ احد کے دن کے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہو گا؟ اور اصحاب الاخدود کے بارے میں کیا فتویٰ اور حکم لگاؤ گے؟ یہ تھا آٹھواں مقدمہ۔

**نواں مقدمہ:** نواں مقدمہ یہ ہے کہ قربانی کا معنی اور مفہوم سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانی دینے کا کیا معنی ہے؟ دنیا میں بہت سے لوگ لڑتے ہیں۔ کیا ان کا یہ لڑنا قربانی کہلائی جائے گی؟ نہیں نہیں، ان کا یہ لڑنا اللہ کے راستے میں قربانی نہیں کہلائی جائے گی، بخاری اور مسلم میں صحیح روایت ہے۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: الرجل يقاتل حمية، ويقاتل شجاعة، ويقاتل رياء، فأى ذلك فى سبيل الله؟ قال: من قاتل لتكون كلمته الله هى العليا فهو فى سبيل الله.

”ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آگیا ہے، اور کہنے لگا کہ ایک آدمی قومیت کیلئے لڑتا ہے، اور دوسرا بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ہے، اور تیسرا دکھاوے کیلئے لڑتا ہے، تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات کیلئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو، اللہ تعالیٰ کی شریعت نافذ ہو، توحید پھیل جائے، شرک ختم ہو جائے، تو وہی اللہ کے راستے میں لڑنے والا اور حقیقی مجاہد ہے۔“

اس کے علاوہ جو لوگ دوسرے اغراض اور مقاصد کیلئے لڑتے ہیں، وہ اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے، بلکہ یہ لوگ ایک باطل راستے میں لڑتے ہیں۔ پہلے یہ تو معلوم کریں کہ یہ راستہ جاتا کہاں ہے؟

اسی طرح آج کل جو یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم صرف اور صرف اپنے وطن سے کفار کی اس یلغار کو ختم کرنے کیلئے اور اپنی زمین کو غیروں کے قبضے سے چھڑانے کیلئے لڑتے ہیں، اور

اسی کو جہاد کہتے ہیں، تو کیا یہ جہاد کہلائے گا؟ کیا یہ قربانی ہوتی ہے؟ اس طرح کی قومیت اور وطنیت تو قریش کے کفار میں بھی موجود تھی، اسلام سے پہلے اوس اور خزرج میں بھی موجود تھی۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس بات کی وجہ سے تعریف کی ہے؟ کیا وہ لوگ اس جنگ اور لڑائی کی وجہ سے مسلمان قرار پائے؟ ہر وہ جنگ، دھماکہ، لکھائی، بیان، جہاد جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہونے کیلئے ہو تو وہی حقیقی جہاد اور قربانی ہے، اس کے علاوہ جو بھی کوشش اور جنگ ہو، نہ قربانی ہے اور نہ جہاد اسلامی۔ جب ہدف واضح اور صحیح نہ ہو اور راستہ قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو، تو پھر آپ اس راستے میں اپنا خون بہاتے ہو تو یہ بات بہت خطرناک ہے۔ اس لئے اپنی صف اور جماعت کی کچھ تحقیق کرو، اس کیلئے ایمانی اور شرعی تربیت ضروری ہے۔ جو بھی آدمی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتا ہوں تو اس کو سب سے پہلے یہ چاہئے کہ اسلامی عقیدہ سیکھے اور جو آدمی جاہلیت کی غیرت کے لئے لڑتا ہے، اور عقیدہ نہیں جانتا، پھر اس جنگ کو اسلامی جہاد کہتا ہے، تو یہ ایک باطل دعویٰ ہے۔ قربانی تو اسی کو کہا جاتا ہے کہ اس کا صحیح سالم عقیدہ ہو، اور اللہ تعالیٰ کے دین کا اتنا علم رکھتا ہو کہ اس کے ادا پر عمل کر سکے اور منہیات سے پرہیز کر سکے، شبہات سے دور رہ سکے، توحید کیلئے قربانی دے سکے، شرک کو ختم کرنے کیلئے قربانی دے سکے، اسی کو قربانی اور اصلی جہاد کہا

جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ خود شرک میں مبتلا ہو اور شرک کو پھیلانے کیلئے کوشش کرتا ہو۔ یہ مجاہد نہیں ہو سکتا، یہ تو کفار کے منصوبے کو اپنے ہاتھ سے کامیاب بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اصلی قربانی تو وہی ہے جس کے دینے سے روز بروز انسان کا ایمان بڑھتا جا رہا ہو، اور کفر سے دور ہوتا جا رہا ہو اور کفار سے تعلق اور دوستی ختم کرتا جا رہا ہو، وضعی قوانین اور جمہوریت سے پرہیز کرتا جا رہا ہو، باطل پرست لوگوں سے جدائی اختیار کرتا جا رہا ہو۔ یہی اس قربانی کے صحیح ہونے کی علامت اور نشانی ہے۔ جب حالت ایسی ہو کہ اس قربانی سے آپ کا ایمان بڑھ رہا ہو، تو جتنا ایمان مضبوط ہو گا، اتنا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ مدد فرمائے گا۔ کیونکہ ہمارا ولی اور ناصر ذات اللہ تعالیٰ ہے۔ {ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَّ اَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱} ”مومنین کا مولیٰ، ناصر اور دوست اللہ تعالیٰ ہے اور کفار کا کوئی مولیٰ اور دوست نہیں ہے۔“ [محمد: ۱۱]

جب ہم اس مولیٰ اور ناصر کے اوامر پر عمل کرنا شروع کریں، تو وہی ذات ضرور بالضرور ہماری مدد کرے گی۔ ان شاء اللہ۔ {اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۹۱} ”اللہ تعالیٰ کی مدد متقی اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ ہے، جو مومنین اور احسان کرنے والے ہیں۔“ [النحل: ۱۲۸]

تو مجاہد اسی کو کہا جاتا ہے جو دین کا علم رکھتا ہو، اور عقیدہ جانتا ہو، اور اس کا ہدف اور مقصد صاف اور صحیح ہو۔ وقتاً فوقتاً اس

کے علم اور ایمان میں زدیاتی ہوتی ہو، اور اس کے اعمال اور کوشش سے توحید پھیلتی ہو اور شرک و فساد ختم ہوتا جا رہا ہو۔ یہ تھانواں مقدمہ۔

### دسواں مقدمہ: دسواں مقدمہ یہ ہے کہ دین کے احکام

میں قانون یہ ہے کہ ماضی کی بنیاد پر حکم نہیں لگایا جائے گا، بلکہ موجودہ اور حال کو دیکھا جائے گا۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے ماضی میں اچھے کام کئے ہیں، اور ہمارا عقیدہ صحیح تھا، اور ہم نے قربانیاں دی ہیں اور جہاد کیا ہے۔ نہیں بلکہ یہ پوچھا جائے گا کہ موجودہ زمانے میں آپ کا کیا حال ہے؟ اور کیا عقیدہ رکھتے ہو؟ پہلے تو آپ نے جہاد کیا ہے لیکن آج کے زمانے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ کیا وہی عقیدہ اب بھی رکھتے ہو جو پہلے زمانے میں تھا یا عقیدہ میں انحراف آگیا ہے؟ اگر انحراف آگیا ہے، اور منہج سے ہٹ گئے ہو تو پھر ماضی میں جو جہاد اور اچھے اعمال کئے تھے سب برباد ہو گئے۔ اس کے مطابق آج کے زمانے میں حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اس طرح تو مانعین زکوٰۃ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ساتھ کیسے جہاد کرتے ہو جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے ساتھ تھے، اور تمہارے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے؟ کیا ماضی نے ان کو کوئی فائدہ پہنچایا؟ نہیں، بلکہ یہ لوگ طائفہ ممتنعہ قرار دئے گئے، ماضی نے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور

ان سے اس وقت تک لڑتے رہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو گئے۔ آج بھی کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے کہ ہم نے ماضی میں ایسا جہاد کیا ہے، اور ایسی قربانیاں دی ہیں، اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ اعتبار آپ کے موجودہ حالات اور اعمال کو ہے۔ ورنہ پھر تو افغانستان اور پاکستان کے پارلیمنٹ میں بیٹھے سابقہ مجاہدین بھی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ کیا ان لوگوں نے روس کے خلاف جہاد نہیں کیا ہے؟ اسی طرح دوسری لڑائیاں نہیں لڑیں؟ کیا ان کے ان کے دعووں کو کوئی اعتبار دیا جائے گا؟ نہیں کوئی اعتبار نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح آج اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم نے ماضی میں بہت سی قربانیاں دی ہیں، اور جہاد کیا ہے، لیکن آج ان کے عقیدے میں انحراف آ گیا ہے، پہلے بھی موجود تھا لیکن چھپا ہوا تھا، آج تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا، اس کے باوجود جو لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو کر لڑتے ہیں تو ان کے ماضی کو کوئی اعتبار نہیں ہے، اور نہ ان کے پچھلے اعمال کو دیکھا جائے گا۔

**گیارہواں مقدمہ:** گیارہواں اور آخری مقدمہ بار بار بیان کیا جا چکا ہے۔ یہاں ان فرقوں کی مناسبت سے پھر سے بیان کرتے ہیں۔

اسلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس نے بھی کلمہ شہادت کا صرف منہ سے اقرار کیا، پھر باقی زندگی اپنی من مانی کے

مطابق گزارتا ہے اور اس کلمہ کے مقتضی کے خلاف اعمال کرتا ہے، اور وہ نواقض جس کے مرتکب ہونے سے کلمہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اس سے انسان مرتد ہو جاتا ہے، ان نواقض کا ارتکاب کرتا ہے، پھر بھی اس کو مسلمان کا خطاب دیا جاتا ہے۔ ایسی کوئی چیز اسلام میں نہیں ہے اور یہ کہتا ہے کہ جس نے بھی کلمہ شہادت پڑھا وہ کافر نہیں ہوتا ہے، اگرچہ وہ نواقض اسلام کا جتنا بھی ارتکاب کرے اور جتنی بھی کفار کے ساتھ دوستی اختیار کرے، وضعی قوانین اور جمہوریت کو مانے، ان اعمال سے وہ کافر نہیں ہوتا۔ یہ بات ابھی تک عوام کے ذہنوں میں باقی ہے اور لوگ اس بات کے معتقد ہیں۔ کہتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت کلمہ کی گواہی دیتی ہے، افغانستان کی حکومت کلمہ پڑھتی ہے، طالبان کلمہ شہادت پڑھتے ہیں، اسی طرح دوسرے باطل پرست فرقے جیسا کہ شیعہ اور بریلوی، یہ لوگ کلمہ پڑھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے بھی کلمہ پڑھا تو اس کا مال اور جان مجھ پر حرام ہو گیا۔ یہ لوگ ان نصوص کو مکمل نہیں پڑھتے، اور نہ سمجھتے ہیں، بلکہ یہود کی طرح مکمل کئے بغیر آدھی بات کرتے ہیں۔ { اَفْتَوْمُنَّ بَبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بَبَعْضٍ } ”کیا تم بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو؟“ [البقرة: ۸۵]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولَ  
اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ،  
فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَبُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ  
وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِمَقْصِدٍ الْإِسْلَامِ  
وَحَسَابِهِمْ عَلَى اللَّهِ۔

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ اس  
وقت تک قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی  
گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں  
ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز  
قائم کریں، اور اپنے اموال سے زکوٰۃ دیں۔  
جب یہ کام کریں تو ان کا مال اور جان مجھ پر  
حرام ہو گیا۔ ان کا قتل کرنا حرام ہے، اور مال  
لوٹنا جائز نہیں۔“

یہاں تک یہ باطل پرست لوگ ان احادیث کی تشریح کرتے  
ہیں، اور خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں، اور آگے نہیں  
جاتے، جبکہ اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں (الا بمق  
الاسلام) ہاں مگر اسلام کے کسی حق کی وجہ سے (ان کا مال  
یا جان لینا جائز ہو جاتا ہے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

(الا بمق الاسلام) یہ قید اور حکم بھی اس حدیث میں  
موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اگر کوئی کلمہ



پڑھنے کے باوجود کوئی ایسا کام کرے، جس سے اسلام ٹوٹ جاتا ہے تو پھر اس کا قتل کرنا جائز ہو جاتا ہے اور اس کے خلاف قتال کرنا اور اس کا مال لوٹنا جائز ہو جاتا ہے اور اس عمل سے وہ کافر ہو جائے گا، اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جائے گا۔ یہ نہیں کہ بس جس نے بھی کلمہ پڑھا تو اس کی جان اور مال محفوظ ہو گیا، اور وہ کچھ بھی کرتا پھرے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو تو دیکھو تمہیں معلوم ہو گا کہ اس قید کا کیا معنی ہے؟ کتنے مرتدین کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کر دیا؟ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت کو دیکھیں، کتنے مرتدین کو قتل کر دیا؟ وہی صحابہ کرام، مرتدین کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے نکلے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زانی کو سنگسار کیا گیا اور مرتد کو قتل کیا گیا۔ کیا عربین کو رسول اللہ ﷺ نے قتل نہیں کیا؟ کیا وہ مرتدین نہیں تھے؟ اسی طرح شریعت میں ڈاکہ زنی، چوری کی حد موجود ہے۔ کیا ڈاکہ ڈالنے والوں کو اور چوری کرنے والے کو سزا نہیں دی گئی؟ جی یقیناً سزا دی گئی۔ یہ حد و دان پر جاری ہوئیں۔

اب اس کے بعد جو بھی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جس نے بھی کلمہ پڑھا تو وہ ہمیشہ کیلئے مسلمان ہے، اور اس کی جان و مال لینا حرام ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ احادیث کو سمجھنا چاہیے، خوارج کلمہ پڑھتے تھے، اس کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے خلاف جہاد کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف جہاد

کرنے کی تمنیٰ کی۔ باغی گروہ بھی کلمہ پڑھتے تھے، ان کے خلاف اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ قتال کیا جائے۔ طائفہ ممتنعہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کے کسی حکم سے رک جائیں، یا کسی حکم کو قوت کے ذریعے روک دیں۔ ان لوگوں کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے، اگرچہ وہ باقی تمام احکام مانتے ہوں۔ کیا مانعین زکوٰۃ نماز نہیں پڑھتے تھے؟ کیا وہ روزے نہیں رکھتے تھے؟ ہاں سب عبادات کرتے تھے، لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے کفر پر اجماع کیا تھا، ان کے خلاف جنگ لڑی۔ یہاں تک کہ ان مانعین زکوٰۃ میں سے کوفہ میں ایک فرقہ تھا، یہ لوگ جہاد بھی کرتے تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ معاف فرمائے۔ اس قبیلے کا نام بنو حنیفہ تھا، لیکن ان کی ایک مجلس میں ایک آدمی نے میلہ کذاب کے متعلق اچھی بات کہہ دی، اور باقی لوگ چپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران ان پر ایک آدمی کا گزر ہوا، تو اس نے یہ بات سن لی۔ انہوں نے جا کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات سنا دی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کر کے مشورہ کیا، اور ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دے کر قتل کر دیا۔ تاتاری لوگ بھی کلمہ پڑھتے تھے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر ارتداد کا فتویٰ جاری کیا اور ان کے خلاف سخت جنگ لڑی۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ صرف کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا، جب تک کلمہ کے تمام احکام

اور مقتضیات پر عمل نہ کرے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں کلمہ پڑھتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کو گالی بھی دے رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے، یا قرآن کریم کی شان میں گستاخی کر رہا ہے، تو کیا کوئی اس کو مسلمان کہہ سکتا ہے؟ باوجود اس کے کہ یہ کلمہ پڑھتا ہے، اسی طرح اس کے علاوہ دوسرے نواقض بھی موجود ہیں، جس نے بھی ان کا ارتکاب کیا تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔ بات کا خلاصہ یہ نکلا کہ جو آدمی داڑھی رکھنے یا پگڑی باندھنے یا کلمہ پڑھنے کے باوجود کفار کے ساتھ دوستی کرتا ہے یا ان کی مدد کرتا ہے اور وضعی قوانین پر عمل کرتا ہے، جمہوریت کو مانتا ہے، یا شریعت کا راستہ روکنے کیلئے قصداً مجاہدین کے خلاف لڑتا ہے، تو یہ کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا، بلکہ ان اعمال سے یہ کافر ہو جاتا ہے، اگرچہ ہزار بار کلمہ پڑھے۔ اس کو قتل کرنا اور اس کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔

یہ چند مقدماتی باتیں تھیں، جو ہم نے ذکر کر دیں۔ آگے نئے موضوع پر بات کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ہم سب کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے، اور اسی راستے پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

# طالبان مرتدین کی حقیقت

**اہل توحید بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی باطل پرست**  
 اور گمراہ گروہوں کے متعلق رد شروع کر چکے تھے۔ مقدماتی  
 دروس یہاں تک بیان ہو چکے ہیں۔ ہم بیان کر چکے تھے کہ نبی  
 ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی تھی کہ میری امت بہتر ۷۲  
 فرقوں میں تقسیم ہوگی، سوائے ایک کے سب جہنم جائیں گے  
 اور وہ ایک گروہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی، یہ امام کا گروہ ہوگا۔

ہم اس موضوع کو اس لیے بیان کر رہے تھے کہ تمام مسلمان یہ  
 جان سکیں کہ کون ان گمراہ فرقوں میں شامل ہو چکے ہیں اور  
 اپنی جہل کی وجہ سے ان گمراہ گروہوں کے اہداف کے لئے  
 استعمال ہو رہے ہیں۔ رب العالمین سب کو ہدایت دے کر  
 سیدھی راہ پر لے آئے۔ آمین۔

ان تمام گمراہ گروہوں میں ہم نے سب سے پہلے طالبان کا  
 انتخاب کیا ہے، جو خود کو امارت اسلامی افغانستان کہتے ہیں۔ ان  
 شاء اللہ آگے یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ اسلامی ہے کہ نہیں؟

اس کا انتخاب ہم نے اس لیے کیا کہ طالبان اور کفار کی دوستی ہر  
 خاص اور عام کے بحث کا عنوان بنی ہوئی ہے، اور ہر نیوز چینل  
 اور اخبار کی بڑی سرخی بنی ہوئی ہے۔

**میرے عزیز بھائیو!** جب ہم تاریخ کے دریچوں میں دیکھتے ہیں تو افغانستان کی سرزمین پر ۴۰ سال تک جنگیں ہوئی ہیں۔ ان جنگوں میں لوگ در بدر ہوئے، ان کے گھر تباہ ہوئے، ہجرت کرنی پڑی، بہت سے لوگ شہید ہوئے۔ درد بھری بہت سی داستانیں تاریخ کے صفحات کی زیور بن گئیں۔ جس کے بیان کرنے سے انسان عاجز ہے۔ ایک دن فتح کا سورج بھی نکل آیا، روس اور ان کے کٹھ پتلی ٹوٹ گئے۔ مجاہدین کا دور آگیا، لوگ بہت خوش تھے۔ لیکن دن گزرنے کے ساتھ ہی یہی مجاہدین فساد کرنے لگ گئے۔ ان تنظیموں کا دور بھی لوگوں نے دیکھ لیا، نہ عزت اور آبرو سلامت تھی، اور نہ ہی مال امن میں تھا، نہ ہی لوگ محفوظ تھے۔ بالآخر لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس وقت اسلام کے ازلی دشمن، مسلمانوں کے بے رحم قاتل امریکا اور پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی (ISI) نے یہ ارادہ کیا کہ ایسا کوئی گروہ بنایا جائے جو امریکا اور آئی ایس آئی کے اہداف کو افغانستان میں آگے لے جائے اور افغانستان، پاکستان کے لئے دفاعی چھاؤنی بن جائے۔ وہی دجال صفت آفیسرز جو کبھی روس کے خلاف جنگ کی قیادت کر رہے تھے، امریکہ کے دئے ہوئے امدادی پیسوں کو دین سے محبت کرنے والے مجاہدین پر تقسیم کر رہے تھے، وہی دین سے محبت کرنے والے نوجوان جو دشمن کی چالوں سے بے خبر تھے، اللہ رب العالمین کے راستے میں جہاد کر رہے تھے، قربانیاں دے رہے تھے، ہر قسم کی سختیاں برداشت کر رہے تھے۔ یہ اس لئے کر رہے تھے کہ

اللہ رب العالمین کا نظام اس زمین پر نافذ ہو جائے۔

اس وقت آئی ایس آئی کے آفیسرز نے ہر کسی کے ساتھ جان پہچان، اور تعلق رکھنا شروع کر دیا۔ ان کو ہر امیر اور قائد کی طبیعت معلوم تھی، اس لئے ان کے لیے ایک نیا گروہ بنانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ عام لوگوں کو انہوں نے تنظیموں کے خلاف لاکھڑا کر دیا اور ایک نئی تنظیم بنائی، جو لوگ تنظیموں سے تنگ آگئے تھے وہی لوگ اٹھ کھڑے ہو کر طالبان کے ساتھ جا ملے۔ اس کے بعد ایک دن ایسا آیا کہ طالبان نے کابل پر کنٹرول حاصل کر لیا، افغانستان کی حکومت ان کے ہاتھ میں آگئی، پانچ سال یہاں پر اپنی حکومت قائم کی۔ جب امریکہ حملہ کر رہا تھا، جو اہم کمانڈر اور قائدین تھے ان کو خفیہ طریقے سے آئی ایس آئی نے پاکستان منتقل کر دیا اور یہاں پر عام طالبان رہ گئے۔ دوسرا طبقہ عرب مہاجرین کا تھا، جو وہاں رہ گئے، جنہوں نے اپنے گھر اور اپنے ملکوں کو اسلامی نظام کی خاطر چھوڑا تھا، شریعت کے ارمان لے کر یہاں پر آئے تھے، طالبان کے مہمان تھے، طالبان نے ان تمام عرب مہاجرین کو بے آسرا اور کھلے میدان میں چھوڑ دیا اور خود انہوں نے دوڑ زندہ باد کے اصول پر عمل کیا۔ انہوں نے امریکہ کے خلاف کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ ملا محمد عمر غائب تھے، کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ شاید کہیں بمباری میں زخمی ہو گیا ہو یا شاید اسے بھی پاکستان منتقل کر دیا گیا ہو اور وہاں پر شہید کیا گیا ہو (جیسا کہ یہ بات ثابت شدہ

ہے)، کیونکہ جو لوگ پاکستان آئی ایس آئی کے اصولوں کو نہیں مانتے تھے اور ان کی اطاعت نہیں کر رہے تھے ان کو انہوں نے سامنے سے ہٹا دیا، قتل کر کے شہید کر دیا۔

ملا عمر کی جگہ اختر منصور اور باقی خائنین کو سامنے لایا گیا۔ ان غداروں کے لیے آئی ایس آئی نے راستہ صاف کیا، پھر ان خائنین کا دور شروع ہوا اور پاکستان سے ملا عمر کے نام پر قیادت شروع کی۔ یہاں تک کہ اللہ کے فضل سے عراق اور شام کے مجاہدین نے خلافت قائم کر دی، جب خلافت قائم ہوئی تو ان لوگوں کی حقیقت سے پردہ اٹھا۔ ان خائنین نے آئی ایس آئی کے کہنے پر خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف جنگ شروع کی۔ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین نے دفاع شروع کیا، یہاں تک کہ اللہ رب العالمین نے مجاہدین کو تمکین کی نعمت سے نوازا۔ پانچ سال تک اللہ کی شریعت کا نفاذ کیا۔ جب یہ امارتی سفہاء خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں اتنے لاؤ لشکر کے باوجود بھی کامیاب نہیں ہوئے، تو خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف امریکہ کے ساتھ صلح کے نام پر موالات شروع کر دی۔ امریکہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ افغان طالبان، افغان حکومت سے زیادہ ہمارے قریب ہیں اور ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہیں اور افغان حکومت سے زیادہ مخلص ہیں، تو اس طاغوتی تنظیم کے ساتھ انہوں نے بند کمروں میں معاہدے کیے، جسے اللہ رب العالمین کسی دن ظاہر کر دے گا۔



جس طرح اب ان مرتدین کی حقیقت لوگوں کے سامنے اور مسلمانوں کے سامنے ظاہر ہوئی، اور ساری دنیا کو ان کے برے منصوبوں کا علم ہوا، مسلمان پہچان گئے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے اصل میں اسلام کے دشمن ہیں۔

یہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے وہ خائنین ہیں، جنہوں نے شہداء کے خون کا سودا کیا۔ یہ اپنی ہوس اور خواہشات کے خاطر پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں رہنے والے مرتد جرنیلوں کے غلام ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اقتدار کے لیے، اپنی سہولیات کے لیے، اپنے منصب کے لیے مجاہدین کی قربانیوں کا سودا کیا۔ شہداء کے خون کا سودا کیا، بیواؤں اور یتیموں کے آنسوؤں اور تکالیف کا سودا کیا۔ ساری دنیا اور بالخصوص مسلمان ان غداروں کو پہچان گئے ہیں۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ ان کی خفیہ مجالس لوگوں کے سامنے عیاں ہوں گی کہ انہوں نے کتنی ذلت وہاں پر اختیار کی تھی اور کفار کے سامنے انہوں نے کتنی آہ و زاریاں کیں اور پھر صلح کے نام پر ایک ڈراما رچایا۔

• طالبان کی اسلام اور اہل اسلام کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے خفیہ ملاقاتیں اور معاہدے بفضل اللہ تعالیٰ آشکار ہو رہے ہیں۔ طالبان امریکہ مذاکرات میں امریکہ کے سفیر خلیلزاد نے اپنے انٹرویوز میں انکشاف کیا ہے کہ: ”طالبان نے دولت اسلامیہ کے خلاف امریکہ سے خفیہ معاہدے میں امریکہ اور اس کے علاقائی اتحادیوں کے ساتھ تعاون کیا ہے اور طالبان چاہتے ہیں کہ یہ باتیں خفیہ ہی رہیں تاکہ لوگوں کو اس کا علم نہ ہو۔“ خلیلزاد کے انٹرویوز کیلئے یہاں اور یہاں کلک کیجئے۔

جب افغان قوم کو اس صلح کا علم ہوا تو جنہوں نے جنگوں میں اپنی ساری زندگی کھپائی ان کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ ہر کوئی صلح کے نعرے لگاتا رہا۔ طالبان نے عوام کے ان نعروں اور احساسات و جذبات کو ایک ڈھال کی حیثیت سے استعمال کیا۔ انہی شعار کے سائے تلے یہ اپنے اقتدار کو دیکھ رہے ہیں۔

اس مقام پر ہم افغان قوم کے متعلق یہ بات ذکر کریں گے کہ اللہ رب العالمین کا یہ قانون ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو عجیب حکمتوں سے پیدا کیا ہے۔ اللہ رب العالمین کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اچھی صفات اللہ رب العالمین نے لوگوں کے درمیان بانٹی ہیں۔ ہر علاقے کے لوگوں کی اپنی کچھ صفات ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ افغانستان کی سر زمین پر بننے والے لوگ ایک غیرت مند قوم ہیں اور اسلام سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ وہ صفات ہیں، جن کی وجہ سے یہ باقی قوموں سے ممتاز ہیں۔ لیکن زیادہ جنگوں کی وجہ سے یہ دین کے صحیح فہم سے دور رہے ہیں۔ عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد بدعات کی چادر اوڑھے ہوئے ہے، نا سمجھی، علم کی کمی اور جہل کے اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ افغانستان کے لوگ مخلص اور سادہ ہیں۔ ہمیشہ لوگوں کی ظاہری اور وقتی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں اور آگے پیچھے سوچتے نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر اسلامی تحریک کو افغانستان میں پناہ ملتی ہے۔ ان کے اخلاص کی وجہ سے دین کا لبادہ اوڑھے ہوئے

لوگ ان کے ساتھ غدرو خیانت کرتے ہیں۔ ہمیشہ سے یہ آستین کے سانپوں کی وجہ سے ڈسے جاتے ہیں، اسی لیے یہ اب اصل اسلامی چہروں پر بھی شک کرتے ہیں، پرانے تجربے اور حالات سے ڈرتے ہیں اور اکثر نصرت کا ہاتھ نہیں بڑھاتے اور اس قاعدہ پر عمل کرتے ہیں کہ جو قوت میں ہو اس کا ساتھ دو۔ یہی افغانوں کا کمزور نقطہ ہے۔ کہتے ہیں کہ طالبان کی حکومت میں بھی نقصانات ہیں ایک تو یہ ہے کہ ان پر اسلام کا نام ہے اور دوسرا یہ کہ افغان حکومت سے تو بہتر ہوں گے۔

ان شاء اللہ ہم ثابت کر دیں گے کہ طالبان، جنہوں نے دین کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے، یہ اصل میں کون لوگ ہیں؟ ان کے حقیقی چہرے آپ کے سامنے عیاں کریں گے۔ امارت اسلامی افغانستان کے نام کے پیچھے طالبان ہیں یا آئی ایس آئی کے افسران؟ افغان مرتد حکومت اور طالبان مرتدین کے مابین کیا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو کیا افغان مرتد حکومت اسلام کے زیادہ خلاف ہے یا طالبان مرتدین؟ باقی مرتد تو دونوں ہی ہیں۔

حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ پاکستان کی آئی ایس آئی نے ہمیشہ افغانستان کی اسلامی تحریکوں میں دخل اندازی کی ہے۔ خصوصاً روس کے دور میں، جبکہ افغان قوم آئی ایس آئی کو اور پاکستان کو اپنا دشمن بھی سمجھتی ہے۔ پھر بھی طالبان کے اقتدار میں آنے پر خوش ہیں اور ان کی طرف اسلام کی نسبت کرتے ہیں، اس لئے ہم انہیں کہتے ہیں:

اے لوگو! تم وہ لوگ ہو جو غیرت مندی اور شجاعت کے شاہکار ہو!

اے بُت شکن محمود غزنوی کے بچو!

اے برطانوی انگریز کو توڑنے والے غازیو!

اے روسی کمیونسٹ کو توڑنے والے غازیو!

اے امریکہ کے قاتلو! بیدار ہو جاؤ، اٹھ کھڑے ہو، خلافت اسلامیہ ہی اسلام کی اصل ترجمان ہے۔ اس وقت کسی بھی رنگ، کسی بھی قوم کے کفار کے ساتھ کوئی دوستی نہیں رکھتی، اور یہ اللہ کی زمین پر پورا کا پورا دین نافذ کرنے والے مجاہدین ہیں۔

اور ہم پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کو بھی یہ دعوت دیتے ہیں! اور ہم ایشیا میں بسنے والے سب مسلمانوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ حقیقت سے خبردار ہو جاؤ۔

ہم پہلے بھی مقدّماتی باتوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ کسی کا عذر اب مقبول نہیں ہے، کسی کا جہل اس وقت عذر نہیں بنتا کہ میں نہیں جانتا تھا۔ طالبان کی حقیقت جاننا آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان میں کون کون سے نواقض ہیں؟ اور اگر پہلے آپ کو علم نہیں تھا تو ان شاء اللہ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ رہیے، ان کے تمام نواقض جانئے، پھر اس میں غور و فکر کیجئے، انصاف کے ترازو سے تولیئے، ان شاء اللہ سو فیصد انصاف

والی باتیں پاؤ گے۔ ہم اپنی طرف سے باتیں نہیں کرتے اور ہم یہ مانتے ہیں کہ تم مزید جنگوں سے تنگ آچکے ہو اور اسلام کے نام پر بہت سے لوگ آپ کو دھوکہ دے چکے ہوں گے تو کیا یہ بات کسی انسان کو اس کا جواز فراہم کرتی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر سودے بازی کرے؟ اپنی سلامتی اور آرام دہ زندگی کی خاطر، اپنے امن کی خاطر باطل پرستوں کے خلاف جہاد چھوڑ کر بیٹھ جائیں؟ نہیں! اے افغانستان اور پاکستان کی سر زمین پر بسنے والے لوگو! اسلام کے ساتھ محبت کا اظہار کرو۔ آج پاکستان کی آئی ایس آئی جو کہ اسلام کی واضح دشمن ہے یہ افغانستان میں اپنی حکومت اور اپنی دولت دیکھ رہی ہے، تو تم اپنے دوست اور دشمن کو پہچانو! اسلامی بھائی چارگی اپنے اندر پیدا کرو اور اس جنگ کو کفر و اسلام کی جنگ سمجھو، اسے قومیت، وطنیت اور عصبیت کی جنگ نہ بناؤ۔

اب آتے ہیں اپنے موضوع کی طرف۔ ہم نے ان باطل گروہوں میں سب سے پہلے طالبان کا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے اب ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طالبان نے جن نواقض کا ارتکاب کیا ہے، ان کو بیان کرنا شروع کریں گے۔ سب سے پہلے اہم ہے کہ ہم کلمہ ”نواقض“ کی مختصر سی وضاحت کر دیں۔ اس لئے کہ یہ لفظ بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے، تاکہ وہ لوگ جو اس لفظ سے نا آشنا ہیں وہ بھی جان سکیں۔

نواقض لغت کے اعتبار سے ناقض کی جمع ہے، اور نقض سے مشتق ہے۔ عرب کہتے ہیں: نَقَضَ الشَّيْءُ نَقْضًا: بنا کر توڑنا،

بگاڑنا یا ختم کرنا۔ یہ معنی ہے ناقض کا۔

اصطلاح میں علمائے کرام نے یہ تعریف بیان کی ہے:

نواقض وہ چیزیں ہیں، جب مسلمان ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے اسلام کو فاسد کر دیتی ہیں، اسلام کو توڑ دیتی ہیں، اسلام کو خراب کر دیتی ہیں، مسلمان کے عمل کو خراب کر دیتی ہیں اور اس کا ارتکاب کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ مختصر معنی یہ ہوا کہ نواقض کہتے ہیں اسلام کے توڑنے والی چیزوں کو۔ پھر ناقض دو قسم کے ہیں: ایک ناقض حسی اور دوسرا معنوی۔

**حسی:** جو کہ آنکھوں اور ہاتھوں سے محسوس کیا جاسکے۔ جیسے "نَقَضَ الْحَبْلَ أَوْ الْغَزْلَ" رسی یا دھاگوں کو بیٹنے کے بعد تار تار کرنا، بل کو بیٹنے کے بعد تار تار کرنا، بل کھول دینا، ادھیڑ ڈالنا۔ قرآن کریم کی آیت ہے ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا﴾ "تم اس عورت کی طرح نہ بنو کہ جس نے اپنے سوت کو پختہ کرنے کے بعد ٹکڑے کر ڈالا۔" [النحل: ۹۲]

**معنوی:** معنوی ناقض وہ ناقض ہے، جو انسان کے ظاہری حواس سے معلوم نہیں کیا جاسکتا ہو۔ جیسا کہ عہد و پیمان کا توڑنا، "نَقَضَ الْيَمِينَ أَوْ الْعَهْدَ" قسم یا عہد و پیمان توڑنا۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا﴾ نیز ﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

مِثْلَاقِهِ ﴿۶﴾ ”وہ لوگ جو اللہ سے کئے ہوئے پکنتہ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔“ تو اس ناقض کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی شریعت میں کوئی کام انسان پر لازم ہوا تو یہ ایسا ہوا کہ جیسے ظاہر میں اس نے کسی رسی کو جوڑ دیا اور جب کبھی وہ انسان مخالفت کرتا ہے تو مثال کچھ اس طرح بنتی ہے کہ اس انسان نے اسلام کا وہ جوڑ، جو اس نے جوڑا تھا، تار تار کر دیا۔ ”انْقَضَتْ أَوْصَالُهُ“ جوڑ جوڑ الگ ہو جانا، پر نچے اڑنا۔

اسلام بھی ایک عہد ہے، ایک جوڑ ہے۔ اس کی اپنی شرائط اور لوازمات ہیں۔ اسلام بھی نواقض رکھتا ہے، جب انسان اسلام کو توڑنے والی چیزیں اختیار کرتا ہے تو اسلام کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے، مرتد ہو جاتا ہے اور اس کا حکم پھر تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تھا ناقض کا مختصر معنی۔

طالبان کا پہلا ناقض شرک ہے کہ طالبان مشرکین ہیں۔ ان شاء اللہ اس ناقض کے متعلق آگے چل کر بات کریں گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو سیدھی راہ پر چلائے اور ہم سب کو شرکیات اور بدعات سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم نے الفرق الضالۃ**  
یعنی گمراہ گروہوں کے متعلق رد شروع کیا تھا۔ پہلا گروہ  
جس کو ہم نے منتخب کیا تھا وہ طالبان کا گروہ تھا۔ پچھلے اوپر ہم  
نے طالبان کی مختصر سی تاریخ اور اس تحریک کے پیدا ہونے  
کے اسباب ذکر کیے تھے اور ناقض کی تعریف بھی کر چکے ہیں۔  
ناقض کسے کہتے ہیں؟ اسلام توڑنے والی چیزوں کو۔ اس  
دورے کا ایک اہم مقصد یہ تھا کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ  
میری امت بہتر ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگی، تمام جہنم میں  
جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی  
اور وہ گروہ امام اور خلیفہ کا گروہ ہوگا۔

ہم یہ بات پہلے بیان کر چکے ہیں کہ طالبان کا پہلا ناقض شرک  
ہے۔ طالبان مشرکین ہیں۔ اس کی مختصر سی وضاحت کرتے  
ہیں۔ ان شاء اللہ۔ پہلی بات طالبان اس لیے مشرکین ہیں کیونکہ  
یہ شرکیہ عقائد رکھتے ہیں، جیسا کہ وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود اور  
حلول کا عقیدہ رکھنا، اور یہ شرکیہ عقائد ہیں۔ علماء نے ان  
عقائد کی طرف کفر کی نسبت کی ہے۔ آگے چل کر آپ علماء  
کے اقوال پڑھ لیں گے۔ ان شاء اللہ۔



اب ہم ان کے عقائد کو مختصر اُبیان کرتے ہیں:

وحدة الوجود کا مطلب یہ ہے کہ خالق اور مخلوق کا وجود ایک ہے۔ نعوذ باللہ۔ وحدة الشہود کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہمیں جو کچھ بھی نظر آتا ہے یہ سب اللہ عزوجل ہے۔ نعوذ باللہ۔ یعنی یہ اللہ جلّ جلالہ کا مظہر ہے، اور حلول کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب بہت زیادہ بندگی کرے تو اللہ جلّ جلالہ انسان کے وجود اور جسم میں حلول کرتا ہے یعنی داخل ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ یہ وہ کفریات ہیں جو انسان کی زبان پر نہیں آتیں، مؤحدین کے زبانوں پر نہیں آتیں، کیونکہ یہ اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی ہے۔ لیکن کیا کریں اس کے بیان کرنے پر ہم بہت مجبور ہیں۔ طالبان فرقہ ضالہ کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، اگرچہ ان تینوں عقائد میں کچھ فرق ہے، لیکن نتیجہ سب کا ایک ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جسے نصاریٰ تثلیث کے عقیدے سے تعبیر کرتے ہیں۔ تثلیث نصاریٰ کا بنیادی عقیدہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ الہ تین اقانیم کا مجموعہ ہے، جو الہ (باپ)، مسیح (بیٹا) اور روح القدس (جبریل) پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں الگ الگ ہیں، مگر ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں۔ باپ الہ ہے، بیٹا الہ ہے اور روح القدس بھی الہ ہے۔ مگر یہ تین نہیں بلکہ ایک الہ ہے نعوذ باللہ۔ تو اللہ نے نصاریٰ پر کفر کا فتویٰ لگایا کہ:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۖ

”ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

تین الہوں میں سے ایک ہے۔“ [المائدہ: ۷۳]

اور یہی عقیدہ ہند کے مشرکین، گائے کے پجاریوں کا بھی ہے۔ وہ بھی حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ وحدت الوجود کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ طالبان کے امراء نے بھی ہندوستان میں رہ کر، ہندو سے متاثر ہو کر، ہندوؤں کے غلیظ عقائد کو اسلام میں مختلف ناموں سے داخل کر کے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور یہ وہ وقت تھا، جس وقت ہندوستان میں انگریزوں نے بڑے زور شور سے کام شروع کیا تھا۔ لوگوں کو پیسوں پر خرید رہے تھے۔ شاید یہ کفار کی ایک چال تھی جو کہ مسلمانوں کو توحید سے دور کر کے نصرانیت کا عقیدہ ان میں پھیلا نا تھا۔ دوسری شکل میں ان کو موقع نہیں ملا تو وہ اس کام پر لگ گئے کہ مسلمانوں میں سے کچھ غداروں کو خریدیں اور ان کو وظیفہ دیا جائے، یہ کام ان کے حوالے کیا جائے، تو وہ خریدے ہوئے لوگ اس منصوبے کو مکمل کرنے پر لگ گئے اور مختلف ناموں سے یہ عقیدہ لوگوں میں پھیلا دیا۔ یہی حال طالبان کا ہے کہ انہی لوگوں کو طالبان اپنے اکابر کہتے ہیں۔ ان میں ایک مشہور شخص امداد اللہ مہاجر مکی تھا، جس کو طالبان سید الطائفہ کہتے ہیں اور طالبان کہتے ہیں کہ یہ ہمارے تمام گروہوں کا سردار اور صوفیت میں ان کا سب سے بڑا پیر ہے۔ طالبان ان کا بہت سختی سے دفاع کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے ”کلیات امدادیہ“ کے نام سے، جو چند رسالوں کا مجموعہ ہے۔ دارالاشاعت کراچی سے چھپ چکی ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۱۸ میں ضیاء القلوب نامی رسالے میں لکھتے ہیں:

”اور اس کو ہو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی اللہ ہو جائے۔“

انا للہ وانا الیہ راجعون! اس سے صریح کفر کیا ہو گا؟ اس سے بڑا کفر تو اس ساری دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہو گا۔ اس کے بعد بھی اگر کسی کے دل میں ایمان ہو، توحید ہو، جو خود کو مؤمن کہتا ہو اور اللہ پر ایمان رکھنے والا ہو، یوم آخرت پر ایمان رکھنے والا ہو، محمد ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہو اور پھر بھی طالبان کی طرف اسلام کی نسبت کرے تو یہ کس طرح کا ایمان ہو گا؟! اسی طرح صفحہ نمبر ۳۶ پر لکھتا ہے:

”اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اور اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں۔“

اور اس پر بس نہیں کرتا پھر آگے چل کر لکھتا ہے: ”اور وہ ذی اختیار ہو جاتا ہے۔“ معاذ اللہ۔ تصرف بھی اس کے لئے ثابت کیا، اللہ رب العالمین کے تمام صفات اس کے لئے ثابت کر دیئے۔ معاذ اللہ۔ اور یہاں پر لفظ اللہ کے ہو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی اللہ ہو جائے۔ لفظ اللہ وہاں پر اس صفحہ میں لکھا ہوا ہے۔ یہ کتاب آپ سب مطالعہ کریں۔ انٹرنیٹ اور ٹیلی گرام پر پی ڈی ایف میں آپ کو آسانی سے مل جائے گی۔ یہ کتاب آپ سب خود مطالعہ کر کے دیکھیں۔

یہ ایسے خطرناک عقائد رکھتے ہیں۔ واللہ العظیم دنیا کے بڑے بڑے گمراہ لوگوں نے بھی یہ عقائد اختیار نہیں کیے۔ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۱ میں لکھتا ہے: (وفی انفسکم افلا تبصرون) ”خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے؟“ اب اس توحید کی آیت سے اس نے شرک کے لئے استدلال کیا ہے۔ معاذ اللہ۔

حقیقت میں یہ آیت اللہ رب العالمین نے توحید کی دلیل کے طور پر نازل کی ہے۔ اگر یہ ہمارا شخصی فہم ہوتا تو کوئی اعتراض نہیں کرتا، لیکن یہ تو سلف کی بات ہے۔ یہ تو مفسرین کی بات ہے، یہ تو محدثین کی بات ہے، یہ تو متفقہ بات ہے۔ شیخ المفسرین امام ابن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

معنی ذالک وفی انفسکم ایضا ایہا الناس  
آیۃ وعبر تدلہ علی وحدانیۃ صانعکم  
وانہ لا الہ لکم سواہ اذ کان لا شیء لایقدر  
علی ان یخلق مثل خلقہ ایاکم۔

اس کا معنی یہ ہے کہ یعنی انسان کے جسم اور جسم کے ایک ایک نظام کے اندر اللہ تعالیٰ کی بیشمار نشانیاں موجود ہیں، جو کہ تمہیں پیدا کرنے والے کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس اللہ ہمیں توحید دکھا رہا ہے کہ تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اس لیے کہ کوئی شے

اس پر قادر نہیں ہے کہ اس طرح کی پیدائش کرے، جس طرح کی اللہ نے کی ہے۔“

اور پھر فرماتے ہیں کہ افلا تبصرون کا معنی یہ ہے کہ:

افلا تنظرون فی ذالک؟ فتفکروا فیہ  
فتعلموا حقیقیۃ وحدانیۃ خالقکم۔  
”کیا تم یہ نشانیاں نہیں دیکھتے؟ تم اس میں غور و  
فکر نہیں کرتے؟ تم اپنے رب کی وحدانیت کا علم  
حاصل نہیں کرتے؟“

یہ ہیں مفسرین کی تفسیر۔ جس میں واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو اللہ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں، نہ کہ حلول کے باطل اور کفری عقیدے پر۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الذاریات کے تحت امام قتادہ کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں:

وقال قتادة: المعنى من صار في الارض رأى  
آيات وعبرا ومن تفكر في نفسه علم انه  
خلق ليعبد الله۔ [تفسير قرطبی]

”اس کا معنی یہ ہے کہ جو کوئی بھی اس زمین میں  
چل پھر کر دیکھے گا یا اپنے نفس میں غور و فکر  
کرے گا تو بہت سی نشانیاں پائے گا اور عبرت  
پکڑے گا اور یہ بات جان جائے گا کہ وہ اللہ کی

بندگی کے لئے پیدا ہوا ہے۔“

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔ شاہ ولی اللہ اس کا معنی یہ کرتے ہیں:

”اور آپ لوگوں کی ذات میں نشانیاں ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے؟“

شاہ ولی اللہ کا شاگرد قاضی ثناء اللہ پانی پتی الحنفی تفسیر منظرہ میں لکھتے ہیں:

وفی انفسکم ایہا الناس آیۃ لہم۔

”اے لوگو! تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں، عبرت ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔“

اب طالبان کا غلط اور شرکیہ عقیدہ دیکھو۔ پرانے احناف ان کے اس گندے عقائد سے بیزار ہیں۔ یہ عقیدہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں تھا اور نہ ہی یہ عقیدہ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ اب اگر طالبان اپنے آپ کو احناف کہتے ہیں تو یہ عقیدہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کریں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الزخرف میں فرماتے ہیں:

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

”اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا۔ یقیناً انسان کھلم کھلانا شکر ہے۔“

[الزخرف: ۱۵]

اسی طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۚ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا ۙ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۙ وَ مَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۚ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا اَتَى الرَّحْمٰنَ عَبْدًا ۙ

”ان کا قول تو یہ ہے کہ رحمن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔ سخت بے ہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں کہ وہ رحمن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔ رحمن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔ آسمان و زمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔“ [مریم: ۸۸-۹۳]

اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات میں شرک کا رد ہے۔ اسے میرے رب نے کفر کہا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں ایک امارتی ملا نے جواب دیا ہے کہ دیکھو وحدۃ الوجود کا مطلب یہ ہے کہ: **لا موجود الا اللہ۔ ”اللہ رب العالمین کے ماسوا کوئی موجود نہیں ہے۔“** کہتا ہے کہ اس بات کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا وجود ہے اور دوسرا بندوں کا۔ پھر کہتا ہے کہ بندوں کا

وجود ناقص ہے اور اللہ کا وجود کامل ہے۔ بندوں پر فنا آتا ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۖ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾ ”ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے، اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔“ کہتا ہے کہ اسی وجہ سے صوفی بہت زیادہ محبت میں ڈوب جاتے ہیں کہ بندوں کا وجود ناقص ہو کر یہ بمنزلہ معدوم کے ہے، اور اللہ کا وجود ہمیشہ کے لیے باقی ہے۔ اسی لیے بندوں کا وجود موجود نہیں ہے اور اللہ رب العالمین صرف موجود ہے۔ پھر کہا ہے کہ وحدۃ الوجود عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ ذوقیات کا مسئلہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

طالبان کا بڑا امداد اللہ مہاجر مکی کیا کہتا ہے اور اس کا موجودہ ملا کیا کہتا ہے؟ اس کے اکابر نے لفظ اللہ کا ذکر کیا ہے تو یہاں پر بندے کے وجود کی بات کہاں سے آگئی اور پھر اس کا کیا معنی ہے کہ ظاہر میں بندہ ہو اور باطن میں اللہ! ﴿وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ﴾ اس کا معنی جب یہ کرتا ہے کہ تم میں اللہ ہے تو پھر اس کا کیا معنی نکال لاتا ہے؟ کیا یہاں پر وجود کی کوئی بات ہے؟ اور خود اس ملا نے کہا ہے کہ وحدۃ الوجود کا عقیدہ تو ہندوؤں کا ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ مراد ہو تو اسے ہم بھی کفریہ عقیدہ کہتے ہیں۔ اب خود اقرار بھی کیا کہ یہ عقیدہ کفریہ عقیدہ ہے، تو اس کے اکابر نے یہ بات خود واضح کر دی کہ ہم کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔



معلوم یہ ہوا کہ یہ عذر بیان کرنا غلط ہے۔ یہ دجل اور تحریف ہے۔ ان کے اکابر نے صاف طور پر یہ باتیں کہی ہیں۔ وہ ”وحدۃ الوجود“ کے عقائد رکھتے ہیں۔ صوفیاء اور پیروں کے یہی عقائد ہیں اور یہ پہلے سے چلتے آرہے ہیں۔

آگے چل کر ہم علماء کے اقوال ذکر کریں گے کہ شیخ الاسلام ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ملا علی القاری ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

اب تم ان کے کفریہ عقائد کو نہیں چھپا سکتے اور باطل تاویلات نہیں کر سکتے کہ نہیں جی اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ وہ مطلب تھا۔ آگے آپ علمائے کرام کے فتوے پڑھ لیں گے کہ یہ کس طرح عقیدہ کا مسئلہ ہے؟ بندے کو الہ بنانا کیا یہ عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے؟! کفر اور اسلام یہ عقیدے کا مسئلہ نہیں ہے؟! حالانکہ نصاریٰ یہ عقیدہ رکھنے پر کافر ہو جاتے ہیں اور ہنود اس پر کافر ہو جاتے ہیں اور ان کے نزدیک یہ عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے؟! جب یہ عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے تو پھر کون سا مسئلہ تمہارے نزدیک عقیدہ کا مسئلہ ہے؟! شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

و اما الاتحاد المطلق الذی هو قول اهل  
وحدة الوجد الذین یزعمون ان وجود

• طالبان کا ایک سردار نقشبندی صوفی ہونے کا اعتراف کر رہا ہے۔ ویڈیو دیکھنے کیلئے کلک کریں۔

مخلوق هو عين وجود الخالق فهذا  
تعطيل للصانع وجود له وهو جامع  
لکل شرک۔ [مجموع الفتاوی]

اتحاد مطلق اسے کہتے ہیں جو کہ وحدت الوجود والوں کا قول ہے۔  
دیکھیں کتنی صراحت کے ساتھ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ  
وحدت الوجود والوں کا قول، عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ مخلوق کا وجود  
عین خالق کا وجود ہے۔ دیکھئے شیخ الاسلام نے وضاحت کر دی۔ شیخ  
الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کا انکار ہے اور یہ عقیدہ شرکیات کا  
مجموعہ ہے۔ اب آپ کو یقین آگیا ہو گا۔ ان شاء اللہ۔ ملا علی القاری  
الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے: ”الرد علی القائلین  
بوحدة الوجود“ آپ نے اس میں وحدت الوجود کے عقیدے  
پر رد کیا ہے۔ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس عقیدہ پر الحاد کا حکم لگایا  
ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ملحدین ہیں۔ آگے لکھتے ہیں:

فقلت هذا الكلام ظاهر الفساد مائل الى  
وحدة الوجود او لاتحاد كما هو مذهب  
اهل الالحاد۔

”میں کہتا ہوں کہ صاف اور ظاہر بات ہے کہ یہ  
ملحدین کا مذہب ہے۔“

نیز کہتے ہیں:

فان كنت مؤمنا حقا صدقا فلا تشك في  
كفره جماعة ابن عربي ولا تتوقف في

ضلالة هذا القوم الغبی، فانهم شر من اليهود والنصارى و ان حکمهم حکم المرتدین عن الدین، و یجب احراق کتبهم، ویتعین علی کل احد ان یبین فساد شقاقهم وکساد نفاقهم فان سکوت العلماء و اختلاف بعض الآراء صار سببا لهذه الفتنة۔

”اگر یقیناً تم مؤمن ہو تو ابن عربی کے گروہ کے کفر میں شک نہ کرو اور نہ ہی اس سرکش قوم کی گمراہی میں توقف کرو۔ یقیناً یہ یہود اور نصاریٰ سے زیادہ شریر ہیں، بلکہ ان سے بدتر لوگ ہیں اور ان کا حکم دین سے پھر جانے والے لوگوں کا حکم ہے یعنی مرتدین کا حکم رکھتے ہیں۔ ان کی لکھی ہوئی کتابوں کو جلانا واجب ہے اور ہر کسی پر لازم ہے کہ اس فرقہ کی گمراہی اور اس کا حقیقی چہرہ لوگوں کے سامنے عیاں کرے۔ اس لئے کہ علماء کا سکوت اور بعض فکری اختلافات اس جیسے فتنے اور مصیبت کا سبب بن جاتا ہے۔“

سبحان اللہ! یہ ایک حنفی عالم ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ: طالبانِ ملحدین ہیں ان کے کفر میں شک نہیں کیا جانا چاہئے۔ تیسرا یہ کہ طالبانِ یہود و نصاریٰ سے بدتر قوم ہیں۔ چوتھا یہ کہ طالبانِ کفر کا حکم

مرتدین کا ہے۔ پانچواں یہ کہ ان کی کتب جلانا چاہیے۔ چھٹا یہ کہ ہر عالم ان کی شقاوت اور گمراہی ظاہر کرے، کیونکہ سکوت سے یہ فتنہ اور بھی بڑھے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ طالبان وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود اور حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں، جو شرکیہ عقیدہ ہے۔ یہی عقیدہ یہود اور نصاریٰ کا تھا، جس کی وجہ سے اللہ نے ان یہود و نصاریٰ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اسی طرح ابن عربی کا بھی یہی عقیدہ تھا، جس پر علماء نے زندیق کا فتویٰ لگایا تھا۔ طالبان اب بھی اسے شیخ اکبر مانتے ہیں اور یہ عقیدہ حسین بن منصور حلاج کا بھی تھا، جس کو مسلمانوں نے قتل کر دیا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس عقیدے پر علماء کرام نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ ہم نے یہاں پر صرف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ اور ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ کے اقوال ذکر کیے ہیں۔ باقی اس باب میں علماء کرام کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ سب نے اس عقیدے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس لئے میرے عزیز بھائیو! طالبان مشرکین ہیں۔ یہ ان میں پہلی بات تھی۔ اس ناقض کی مزید تفصیل آگے بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام شرک، بدعت اور گمراہیوں سے بچائے رکھے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
 گمراہ گروہوں کے متعلق بات کر رہے تھے۔ ہم نے کچھ  
 مقدمات ذکر کیے تھے، پھر ہم نے گمراہ گروہوں میں پہلا  
 گروہ طالبان کا انتخاب کیا تھا۔ طالبان کا پہلا ناقض اور اسلام کو  
 توڑنے والی چیز شرک ہے۔ طالبان مشرکین ہیں، کیونکہ یہ  
 شرکیہ عقائد رکھتے ہیں۔ اس کا بیان اوپر گزرا چکا کہ یہ وحدت  
 الوجود، وحدت الشہود اور حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کے  
 اکابر کی کتب سے ہم نے یہ بات ثابت کر دی۔ اس کے سوا  
 بھی بہت سی کتابوں میں یہ بات ذکر ہے، لیکن ہم نے اس کا  
 ذکر نہیں کیا، بلکہ ایک مثال پیش کرنے پر اکتفاء کر لیا۔

یعنی طالبان اس چیز کے قائل ہیں کہ اللہ رب العالمین اور یہ  
 کمزور بندے کا وجود ایک ہے اور رب اللہ العالمین نے  
 مخلوقات میں ظہور کیا ہے۔ معاذ اللہ۔

یہ ان کا عقیدہ ہے اور اسی عقیدے کی خاطر یہ جنگ کرتے ہیں  
 اور غضبناک ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ طالبان شرک فی القبور میں واقع ہیں۔

قبروں سے مدد مانگتے ہیں، ان کے سامنے اپنی حاجت رکھتے ہیں۔ قبروں سے کشف اور فیض حاصل کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بابا اور پیروں سے مدد مانگنے کے قائل ہیں۔ ان کے زیر کنٹرول علاقوں میں قبروں کی پوجا کی جاتی ہے۔ لوگ جاتے ہیں قبروں کو سجدے کرتے ہیں، ان سے اولاد مانگتے ہیں، رزق مانگتے ہیں اور مشکل وقت میں ان درباروں اور قبروں کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ وہاں پر شرک ہو رہا ہے، لیکن یہ طالبان اس پر رد نہیں کرتے، قبروں اور زیارت و درگاہوں کو بند نہیں کرتے۔ کیسے بند کریں گے کیونکہ یہ خود شرکیہ عقائد رکھتے ہیں؟

• طالبان کے شرک فی القبور میں مبتلا ہونے کے دلائل اتنے زیادہ ہیں کہ اگر ہم انہیں یہاں ذکر کریں تو عاجز آجائیں۔ بہر حال ہم اپنے دلائل میں چند ویڈیوز پر اکتفاء کرتے ہیں، جن میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح طالبان لوگوں کو شرک کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ یہ مزارات کی تزئین و آرائش کرتے ہیں، مرمت کرتے اور درگاہوں کے دروازے لوگوں کیلئے کھولتے ہیں اور خود محافظ بن کر شرکیہ مزارات کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ ہم نیچے بطور ثبوت کچھ ویڈیوز اور تصاویر پیش کر رہے ہیں:

- ۱- احمد شاہ مسعود کی مزار پر حاضری دی اور پھول چڑھائے۔ ویڈیو دیکھئے۔
- ۲- احمد شاہ مسعود کی مزار کو جنگ کی وجہ سے نقصان پہنچنے کے بعد اس کی تعمیر کی گئی۔ [ویڈیو کیلئے کلک کیجئے۔]
- ۳- احمد شاہ مسعود کی مزار کے پتھر کو تعمیر کیلئے کابل لے جایا گیا۔ دیکھئے۔
- ۴- اس ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طالبان کی موجودگی میں لوگ پتھروں سے تبرک حاصل کر رہے ہیں۔ [ویڈیو کیلئے کلک کیجئے۔]
- ۵- کابل میں طالبان کی مکمل سرپرستی میں اربعین کے شرکیہ تہوار کا جلوس نکالا جا رہا ہے۔ [ثبوت کیلئے یہاں کلک کریں۔]

خلافت اسلامیہ نے جب ننگرہار میں طالبان سے یہ بعض علاقے فتح کئے، طالبان نے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر حملے کئے، مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنا دفاع شروع کیا اور اللہ رب العالمین نے تمکین کی نعمت سے نوازا۔ ان علاقوں میں بہت سی درگاہیں اور مزارات موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مشہور وچ کوٹ الیاس بابا کی مزار تھی، اس کے علاوہ غور اور جوزجان میں بھی شرمیہ مزارات موجود تھیں۔ ان تمام علاقوں میں، جو طالبان کے زیر کنٹرول ہیں، وہاں شریعت نافذ نہیں ہے بلکہ وہاں پر اب بھی شرمیہ مزارات موجود ہیں۔ قبروں کے اوپر جھنڈے لگے ہوئے ہیں، قبروں پر جو اوپر آبادی بنائی ہوئی ہے، اس کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہے۔

- ۶- صوبہ سرپل میں امام یحییٰ بن زید کی مزار پر شرمیہ تہوار اربعین منانے کیلئے روافض کو سیکورٹی دی گئی۔ [\[یہاں دیکھئے\]](#)
- ۷- [یہاں](#) محکمہ اطلاعات و ثقافت کے عہدیداران کہہ رہے ہیں کہ مقدس مقامات کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔
- ۸- طالبان کے انس حقانی نے 5 ستمبر 2021 کو سلطان محمود غزنوی کے مزار کا دورہ کیا۔ [\[تصاویر دیکھیں۔\]](#)

غرضیکہ بے تحاشہ دلائل ہمارے سامنے موجود ہیں، جن میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طالبان نے حکومت میں آنے سے پہلے اور حکومت میں آنے کے بعد کس طرح شرمیہ اڈوں کو فروغ دیا، مزارات اور امام بارگاہوں کو سیکورٹی دی اور جو مزارات بوسیدہ ہو چکی تھیں یا جنگ کی وجہ سے ٹوٹ چکی تھیں، ان کو مرمت کر رہے ہیں۔ جبکہ موحدین کی مساجد و مدارس کو بڑے پیمانہ پر بند کیا جا رہا ہے اور سلفیوں پر ذمیوں سے بھی بدتر شرائط لگو کر رکھی ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ طالبان مشرکین ہیں، کیونکہ طاقت و قدرت ہونے کے باوجود طالبان نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں شرکیہ اڈوں کو ختم نہیں کیا بلکہ وہاں شرک ہو رہا، ساتھ میں شرکیہ مزارات فحاشی کے اڈے بھی ہیں۔ جس کسی میں اسلام کی غیرت ہو وہ کبھی بھی ان جگہوں میں نہیں جاتا اور نہ اپنی گھر کی عورتوں کو جانے دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ نہایت ہی بے غیرت انسان ہے جو اپنے اہل پر غیرت نہیں کرتا۔ یہ فاسق اور فاجر انسان ہیں جو مزارات اور پیر کی آڑ میں لوگوں کے مال و عزت لوٹتے ہیں، لوگ پھر بھی ان جگہوں پر جاتے ہیں۔ طالبان کی قدرت اور طاقت کے باوجود فحاشی، ظلم اور شرک موجود ہے۔ جیسا کہ ایک مشہور مزار، جس کا نام مزار شریف ہے، اس مزار میں جھنڈے بلند کیے تھے۔ یہ سب کو معلوم ہے، اس سے طالبان بھی انکار نہیں کر سکتے اور جو بدھا کابت تھا، جس کو طالبان نے بارود سے اڑا دیا تھا، اس میں بھی طالبان نے اختلاف کیا تھا، اس بات کو پاکستان کے حکم سے توڑا تھا۔ اس لئے کہ اس بات کو دیکھنے کے لیے باہر سے لوگ آتے تھے، پھر ان لوگوں سے طالبان کے تعلقات بن رہے تھے۔ طالبان اور باہر کی دنیا کے تعلقات سے آئی ایس آئی (ISI) خوفزدہ تھی، لہذا انہوں نے طالبان کو حکم دیا کہ یہ منکرات میں سے ہیں، اس کو ختم کر دیا جائے۔ اگر یہ منکرات کو ختم کرنے والے ہیں تو یہ جو مزار شریف ہے اس میں کیوں جھنڈے بلند ہوئے؟! طالبان کو طاقت اور قدرت ہونے

• اس ویڈیو میں ایک رافضی اقرار کر رہا ہے کہ طالبان نے خود اپنے ہاتھوں سے شرکیہ جھنڈے نصب کئے۔ [ویڈیو دیکھیں۔]



کے باوجود مزارات کیوں فعال تھے؟! بدھا کے اس بت کو ختم کرنے میں اور بھی بہت سے مقاصد تھے، جن میں مقصد یہ بھی تھا کہ اگر کوئی مؤحد اٹھ کھڑا ہو اور کہے کہ یہ مشرکین ہیں تو ہم اس عمل کو بطور دلیل پیش کر دیں گے۔ اس طرح اس اعتراض کیلئے انہوں نے ایک جواب تیار کیا۔ چونکہ طالبان شرکیہ مزارات اور بتوں کو چھوڑ چکے ہیں، ان کو آزادی دے چکے ہیں تو ہم ان کے سامنے یہ بت رکھ دیں گے کہ دیکھو ہم نے اس بت کو توڑا ہے۔ کیا اس ایک بت پر طالب بت شکن بن جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو سعودیہ نے بہت سے مزارات کو مسمار کیا ہے۔ پھر تو وہ اس کا زیادہ پیچھے ہٹے کہ اسے بت شکن کہا جائے۔ نہ ہی طالبان اس بت کو اڑانے کی وجہ سے بت شکن بن جاتے ہیں اور نہ ہی سعودی مزارات کو مسمار کرنے سے بت شکن بن جاتا ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنے لئے الگ الگ بہت سے بت بن رکھے ہیں، ان بتوں کو مسمار نہیں کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ جمہوریت جیسے کفریہ بت کو اختیار کر چکے ہیں، جن کی یہ عبادت کرتے ہیں، اس کی یہ اطاعت کرتے ہیں، یہ بات کسی عاقل سے چھپی نہیں ہے!؟

• طالبان نے دوبارہ حکومت سنبھالنے کے بعد کہا کہ ہے کہ بامیان میں بدھا کے مجسموں کی دوبارہ تعمیر کریں گے۔ اس حوالہ سے بامیان صوبہ میں انفارمیشن اینڈ کلچر آفس کے طالبان مسؤل نے بدھا کے مجسموں کے تاریخی مقام کا دورہ بھی کیا۔ [اس کی ویڈیو یہاں ملاحظہ کیجئے۔]

اس کے علاوہ طالبان کے بامیان ثقافتی مرکز کے نگران سیف الرحمن محمدی نے اپنے انٹرویو میں کیا: ”ہم ہر ایک سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم وادی بامیان کی تاریخی یادگاروں کی حفاظت کریں گے۔ کیونکہ آثار قدیمہ کسی کی ملکیت نہیں۔ یہ افغانستان کے ہیں۔“ [مکمل ویڈیو رپورٹ دیکھئے۔]

جو تھی بات یہ ہے کہ طالبان کے قائدین کی اکثریت مشرکین کی ہے۔ یہ لوگ وہی بریلویوں کے عقائد رکھتے ہیں، اگرچہ بعض اعلانات کرتے ہیں کہ بریلویوں کو روکا جائے گا لیکن ان کے اکثر قاضی سیفی تھے۔ سیفی فرقہ بریلویوں کا ایک مشہور مشرک فرقہ ہے، جو سخت قسم کے مشرکین ہیں۔ طالبان کا ایک بڑا قاضی جو کہ پشاور میں تھا، مشہور سیفی تھا، شرکیات کو رائج کرتا تھا اور لوگوں کو توحید سے ہٹاتا تھا۔ اللہ رب العزت نے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے ہاتھوں اسے انجام تک پہنچا دیا۔

یہ لوگ عقیدہ نہیں جانتے۔ کہتے ہیں کہ ملا بور جان جب کنڑ پہنچا تو کہنے لگا کہ یہ سب تعویذ کی برکت تھی کہ میں کنڑ تک پہنچ گیا اور اسی کی برکت سے یہ فتوحات مجھ کو ملی ہیں۔ یہ حال طالبان کے قائدین کا ہے۔ شرک وہ گناہ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا، انسان کے تمام اعمال اس سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ سورۃ النساء میں اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا  
دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ  
فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۳۱﴾

”اے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے۔ ہاں شرک کے علاوہ جس کے گناہ چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی

میں جا پڑا۔“ [النساء: ۱۱۶]

سورۃ الزمر میں بھی اللہ عز و جل فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ  
لَئِنْ أَشْرَكَتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَتَكُونَنَّ مِنَ  
الْخَاسِرِينَ ﴿١٥﴾

”یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام  
نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے  
شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور  
بالیقین تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔“

[الزمر: ۶۵]

شرک وہ گناہ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء  
کرام علیہم السلام کو وحی کی کہ اگر تم میں سے کوئی شرک کرے گا تو  
اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ جب انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ  
کہا جاتا ہے تو آج کے طالبان کے اعمال کیسے برباد و ضائع نہ  
ہوں گے؟! جو کہ وہ پہلے سے ہی اندھے پر چم تلے لڑ رہے تھے،  
عقیدے کا علم نہیں رکھتے تھے، مزارات اور شرک کے لئے  
جنگ کرتے تھے، اسی کو وہ چاہتے تھے تو پھر کیسے وہ مشرک نہ  
ہوں گے؟

جب عقیدہ صحیح نہ ہو اور عقیدہ میں شرک موجود ہو تو کیا جہاد  
انسان کو فائدہ دے سکتا ہے؟! کیا اس کو جہاد کہا جاسکتا ہے؟!؟

جہاد کا مقصد تو اللہ کے کلمہ کی سر بلندی ہے۔ اللہ کی شریعت نافذ ہو، فتنہ ختم ہو، فساد ختم ہو، بدعات ختم ہوں، گناہ ختم ہوں۔ لیکن اگر جنگ اللہ کی شریعت کیلئے نہ ہو، بلکہ شرک لوگوں پر زبردستی نافذ ہو تو پھر طالبان اور افغان حکومت میں کیا فرق رہ گیا؟! پھر طالبان اور پاکستانی حکومت میں کیا فرق رہ گیا؟! پھر طالبان اور امریکہ کی حکومت میں کیا فرق رہ گیا؟! یہ سب ایک جیسے ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ طالبان نے ایک بت کو منتخب کیا ہے تو دوسروں نے دوسرے بت کو منتخب کر لیا ہے۔ فقط ظاہری لباس کی وجہ سے انسان مسلم نہیں ٹھہرتا! جب تک اس کا دل ایمان کے نور سے منور نہ ہو۔ لیکن جب اس کی یہ حالت ہو کہ اس کے اعمال و افعال اس پر دلالت کرتے ہوں کہ یہ کافروں کا دوست ہے، یہ کفار کا وفادار ہے، یہ امریکہ کا دفاع کرنے والوں میں سے ہے، یہ مسلمین کے خلاف کفار سے مدد لینے والوں میں سے ہے، یہ یہود اور نصاریٰ کے قوانین ماننے والوں میں سے ہے، تو پھر فقط لباسِ مسلم تمہیں نہیں بچا سکتا۔ اگر یہ سب کچھ ان لوگوں میں ہے تو پھر یہ لوگ یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے جہاد کیا ہے، ہم نے امریکہ کو توڑ دیا ہے۔ امریکہ کو توڑنے میں جو اہل توحید لوگ تھے، جو مخلص تھے، جن کا عقیدہ توحید کا تھا اور رب العالمین کے لئے قربانی دی تھی، اللہ انہیں جنتوں کی عظیم نعمتوں سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ۔ یہ طالبان کا پہلا ناقض ہے۔

الحمد للہ خلافت اسلامیہ کی عقیدہ پر کتابیں موجود ہیں، شرعی دورے موجود ہیں، عقیدہ کے متعلق التقریرات المفیدہ، مجموعہ رسائل، سلسلۃ العلمیہ فی مسائل منہجیہ، تعلموا امر دینکم، اور اسی طرح اور بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ شرعی دورات موجود ہیں، کوئی اس میں ثابت کرے کہ اس میں وحدت الوجود کا عقیدہ ہو یا وحدت الشہود کا عقیدہ ہو یا حلول کا عقیدہ ہو۔ اسی طرح اور باقی غلط اور منحرف عقائد میں سے کوئی عقیدہ ثابت کر کے دکھائیں۔ الحمد للہ ہمارا منہج صاف ہے، ہمارا عقیدہ صاف ہے، ہمارا راستہ واضح ہے۔

تو اے لوگو۔۔۔! آجائیے تحقیق کیجئے، ہمارے عقائد کا تھوڑا سا مطالعہ کیجئے۔ اسی طرح طالبان کے عقائد کو بھی پڑھیں، آپ کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ حق کس طرف ہے۔ ان شاء اللہ۔

**پہلے ناقض کا ہم یہاں پر اختتام کرتے ہیں۔**

طالبان کا دوسرا ناقض اور ان کا دوسرا کام جس پر یہ اسلام سے خارج ہوئے ہیں، وہ یہ ہے کہ یہ جمہوریت کو مانتے ہیں۔ آج انحراف میں طالب اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کی جانب سے بنائے ہوئے کفری نظام، نئے قانون، نئے منہج اور نئے راستے جسے ڈیموکریسی یا جمہوریت کہتے ہیں، کو بھی مان لیا ہے۔ ڈیموکریسی یا جمہوریت علماء کے اتفاق سے کفر ہے۔

ڈیموکریسی یعنی جمہوریت کسے کہتے ہیں؟

"Government of the people by the people for the people."

یعنی عوام کی حاکمیت، عوام کے ذریعہ اور عوام پر۔

یعنی عوام جو چاہتے ہیں، بس وہی ملک کا نظام ہو گا، وہی قانون ہو گا، اس کے خلاف نہیں کیا جائے گا، فیصلے کا اختیار عوام کو حاصل ہو گا، حلال اور حرام کرنے کا اختیار ان کے پاس ہو گا، اگر عوام کی اکثریت کہتی ہے کہ یہ کام حلال ہے تو وہ حلال ٹھہرے گا، اگر کہتی ہے کہ یہ کام حرام ہے، تو وہ حرام ٹھہرے گا۔

یہ ہے ڈیموکریسی کی تعریف۔ ڈیموکریسی کی یہ تعریف اس کے بانیوں نے کی ہے، اور سارے ممالک میں حالیہ جو جمہوریت نافذ ہے، یہ ہمارے اور آپ کے سامنے اظہر من الشمس ہے، بالکل صاف اور واضح ہے، اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے، انتخابات ہوتے ہیں، ووٹ کا سٹ ہوتا ہے، عوام آتی ہے، قانون سازی کے لئے کسی کو منتخب کرتے ہیں، اور پارلیمان بناتے ہیں، اسمبلیاں وغیرہ بنتی ہیں اور پھر بل پاس کرتے ہیں، اکثریت جس چیز کو حرام کہہ دے وہی حرام اور یہ جس چیز کو حلال کہہ دے وہی حلال ٹھہر جاتا ہے۔ اللہ کے حلال کردہ کو حرام ٹھہراتے ہیں اور حرام کردہ کو حلال۔ جو ان کے جی میں آئے کر ڈالتے ہیں۔ رب العالمین نے ہمیں اس کام سے منع کیا ہے۔

طالبان یہ بات کھلم کھلا اور علی الاعلان کرتے ہیں کہ افغانوں کی اکثریت نے جس بات پر اتفاق کیا ہم اس کو مانیں گے۔ افغانستان میں آنے والا نظام وہی ہوگا، جس کو افغانوں کی اکثریت نے منتخب کیا ہو، ہم اسی نظام کو قائم کریں گے۔  
 دیکھیے یہی جمہوریت کا اصل ہے کہ عوام کی اکثریت جس بات پر، جس نظام پر، جس قانون پر اتفاق کر لے وہ واجب العمل ہے، اس کی تنفیذ واجب ہے، جیسا کہ طالبان اپنا رسمی موقف قطر میں ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

”افغانستان پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد  
 قدرت کے انحصار کی فکر نہیں ہے بلکہ تمام  
 افغان قوم کے مشورے سے ایک اسلامی نظام  
 چاہتے ہیں۔“

• عباس ستانگزی نے حکومت میں آنے سے پہلے ہی جمہوریت کا اعتراف کرتے ہوئے صحافی کے ایک سوال کہ ”اگر افغان عوام نے جمہوری نظام (ڈیموکریسی) کو پسند کیا تو کیا آپ اسے قبول کریں گے“ کے جواب میں کہہ دیا تھا کہ: ”آپ کو پہلے بتایا کہ بین الافغان مذاکرات میں جس چیز کو بھی افغان عوام کی اکثریت نے پسند کیا، ہم اس فیصلے کو قبول کریں گے۔“ ویڈیو دیکھیں:  
 اسی طرح طالبان کے ترجمان سہیل شاہین نے بھی اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ ”جو نظام باقی ممالک میں چل رہا ہے، وہی نظام افغانستان میں چل جائے تو کوئی مسئلہ نہیں۔“ [سہیل شاہین کا انٹرویو ملاحظہ کیجئے۔]  
 طالبان کے مجلہ ”الصمود“ میں بھی پہلے جمہوریت کو تسلیم کرتے ہوئے اس طرف دعوت دی گئی تھی۔ [دیکھئے مجلہ الصمود]

یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے طالبان مرتد ہو چکے ہیں۔  
(جنہوں نے اللہ کے فیصلے، اللہ کے قانون کو عوام یعنی اکثریت کا محتاج بنایا)۔

اب یہ امریکہ اور افغان حکومت کے ساتھ مذاکرات کی ٹیبل پر بیٹھتے ہیں اور ایک نیا نظام لانے کی کوشش میں ہے، لیکن اگر اس کے بعد یہ نیا نظام نہ بھی بنائیں، پھر بھی یہ اس عمل پر مرتد ہوئے۔ مثال کے طور پر اب امریکہ کے ساتھ ان کا یہ معاہدہ ختم ہو جائے اور بات اختتام تک نہ پہنچے، پھر بھی یہ لوگ مرتدین ہیں، کیونکہ انہوں نے جب اس جمہوریت کو مان لیا اور مذاکرات کی ٹیبل پر بیٹھ گئے ہیں۔ یہی ان کے الفاظ ہیں اور یہی ان کا اقرار ہے، اسی فعل پر یہ کافرو مرتد ہو گئے، ”افغان قوم پر شامل اسلامی نظام“ صرف انہی الفاظ میں بہت سے نواقض موجود ہیں، جنہیں ہم اپنی جگہ پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فقط اسلامی نام لکھنے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا، اس لئے کہ افغانستان کا کیا نام ہے؟! ایران کا کیا نام ہے؟! افغانستان اسلامی جمہوریت، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ اسلامی نام تو ہر ملک کے ساتھ لکھا ہوا ہے، پھر کیوں افغانستان اسلامی جمہوریت کے خلاف لڑ رہے ہو؟! ان میں اور تم میں تو کوئی فرق نہیں رہا، فرق کیا ہو گا؟! تبدیلی کیا آئے گی؟ فقط چہروں کی تبدیلی،



اشخاص کی تبدیلی، وہی جمہوریت ہوگی، وہی نظام ہوگا۔ تبدیلی فقط یہ ہے کہ پہلے لوگوں کی داڑھی نہیں تھی، اب داڑھی ہے۔ ان کے سفید کپڑے نہیں تھے۔ تمہارے سفید کپڑے ہیں۔ بس صرف اتنا ہی فرق ہوگا۔

عقیدہ، نظام، قانون، فیصلہ کس نظام پر ہوگا؟! کیا وہ قانون جو دنیا بھر کے کفار کو مقبول اور منظور ہو؟! یا وہ اسلام جس میں ان کفار کے لیے فرار کا راستہ نہ ہو۔ اب یا تو اسلام کو قبول کریں گے یا ان سے قتال ہوگا اور جزیہ بھی یہود و نصاریٰ سے حاصل کرنا ہوگا۔

جمہوریت کی بنیاد اکثریت پر ہے، اکثریت کے بارے میں ہم مقدمہ میں آپ کو بتا چکے ہیں کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

وَإِنْ تَطَّعْ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١٦﴾

اور زمین میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں۔ وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔“

[الانعام: ۱۱۶]

اور اسی طرح سورۃ یوسف میں اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿١٦﴾

”ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔“ [یوسف: ۱۶]

اسی طرح سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾

”لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔“ [البقرۃ: ۲۳]

اسی طرح سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾

”اکثر بے عقل ہیں۔“ [الحجرات: ۴]

اسی طرح سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿٨١﴾

”ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“ [المائدہ: ۸۱]

سورۃ الانعام میں فرماتے ہیں:

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

”لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ [الانعام: ۳۴]

اسی طرح سورۃ المؤمن میں ہے:

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۵۹﴾

”بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔“

[المؤمن: ۵۹]

اسی طرح سورۃ الزخرف میں اللہ عز و جل فرماتے ہیں:

وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿۶۸﴾

”لیکن تم میں سے اکثر دین حق سے نفرت کرتے

ہیں۔“ [الزخرف: ۶۸]

ہم پہلے بھی مقدمہ میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ شریعت میں لوگوں کو گنا نہیں جاتا، بلکہ تو لاجاتا ہے کہ اس میں ایمان کتنا ہے؟ اس میں تقویٰ کتنا ہے؟ اس میں علم کتنا ہے؟ اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ اس کا منہج کیسا ہے؟ یہ کونسا نظام چاہتا ہے؟ کون سا قانون چاہتا ہے؟ جبکہ جمہوریت تو اکثریت پر کھڑی ہے، کیونکہ اس میں نظام اور قانون اکثریت کا ہوتا ہے۔ اور رب العالمین فرماتے ہیں: ﴿وَلَا يَشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا﴾ ﴿۶۶﴾ ”اور نہ ہی وہ اپنے حکم (قانون) میں کسی کو شریک کرتا ہے۔“ [الکہف: ۲۶]

طالبان کہتے ہیں کہ وہ فکر کے انحصار میں نہیں ہیں، بلکہ افغان قوم کی اکثریت نے جو فیصلہ کیا، جس پر متفق ہوئے، ہم وہی نظام چاہتے ہیں! طالبان نے اللہ کے ساتھ عوام کو حکم اور قانون میں شریک کیا، اسے کہتے ہیں ”شُرک فی الحکم“۔ اللہ

کے ساتھ حکم میں کسی کو شریک کرنے سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، مرتد ہو جاتا ہے، اس کا مال اور خون مباح ہو جاتا ہے۔ یہ طالبان کا دوسرا ناقض ہے کہ وہ جمہوریت کو مانتے ہیں۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو!** آپ سب نے دیکھا لیا کہ طالبان کے عقائد شرمیہ اور کفریہ ہیں۔ طالبان مشرکین ہیں۔ اسی طرح طالبان جمہوریت کو مانتے ہیں۔ ڈیموکریسی اور جمہوریت کا معنی یہ ہے کہ عوام کا نظام، عام لوگوں کا نظام

• طالبان نے افغانستان پر کنٹرول سنبھالنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ وہ عارضی طور پر ظاہر شاہ کے دور کا جمہوری آئین نافذ کریں گے۔ [اس کا ثبوت یہاں موجود ہے۔]

اور یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ طالبان کے وزیر انصاف عبدالحمیم نے کہا تھا کہ: ”ہم ظاہر شاہ دور کے آئین کو نافذ کریں گے۔“

اور ہر خاص و عام کو معلوم ہے کہ اس اعلان کے فوراً ہی بعد طالبان نے جمہوری نظام کو نافذ کر دیا۔ پھر ان مرتدین نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ جب روس میں الیکشن ہوئے تو ان مشرکین نے اپنی زمین سے لوگوں کو سہولیات فراہم کی کہ وہ باحفاظت روس کے کفری شرمیہ الیکشن میں حصہ لیں۔ اس طرح افغانستان میں بسنے والے روسی شہریوں نے بغیر کسی خوف و خطر کے طالبان کی نگرانی میں افغانستان سے اللہ کی توحید کی توہین کرتے ہوئے الیکشن میں حصہ لیا۔ [ثبوت اس ویڈیو میں موجود ہے۔]

اسلامی امارت کی مثال بالکل اسلامی جمہوریت، اسلامی بینک کاری، اسلامی سود کی طرح ہے۔ کام تمام کفریہ کریں لیکن لقب اسلامی کا لگا دیں تو پھر ہر کفری اقدام بھی شرعی سمجھ لیا جاتا ہے۔

اور قانون، عوام کی اکثریت جس چیز کو حلال ٹھہرائے گی وہ حلال ٹھہرے گا اور جس چیز کو حرام ٹھہرائے گی وہ حرام ٹھہرے گا، اور رب العالمین فرماتا ہے کہ نہیں! حکم صرف میرا چلے گا، نظام صرف میرا چلے گا، قانون صرف میرا چلے گا، اور میرے نظام اور قانون میں کسی کو اختیار نہیں ہے کہ اس میں تبدیلی لائیں ﴿وَلَا يَشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا﴾ ﴿۶۶﴾  
 ”اور نہ ہی وہ اپنے حکم (قانون) میں کسی کو شریک کرتا ہے۔“ [الکہف: ۲۶]

اللہ رب العالمین ہم سب کو ان تمام خرافات سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو توحید پر موت تک استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
 گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ پھر ان گمراہ  
 گروہوں میں ہم نے سب سے پہلے طالبان کا انتخاب کیا۔  
 طالبان کے دنوا قرض یہاں تک بیان ہوئے۔ پہلانا قرض ان کا  
 یہ تھا کہ یہ مشرکین ہیں، یہ لوگ وحدت الوجود، وحدت الشہود  
 اور حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مخلوق اور  
 اللہ رب العالمین کا وجود ایک ہے۔ نعوذ باللہ، اور یہ اصل میں  
 نصاریٰ اور ہنود کا عقیدہ تھا، جس پر اللہ رب العالمین نے انہیں  
 کافر قرار دیا۔

طالبان کا دوسرا ناقض جس کی وجہ سے یہ لوگ اسلام سے خارج  
 ہوئے ہیں، ہم نے بیان کیا تھا کہ وہ ڈیموکریسی یعنی جمہوریت  
 کو مانتے ہیں، اور دلیل بھی اس پر پیش کی تھی کہ طالبان طاقت  
 و قدرت ہونے کے باوجود بھی انحصار کی فکر نہیں رکھتے (یعنی  
 حکمرانی اور طاقت اپنے لئے منحصر نہیں کرتے) بلکہ تمام  
 افغانوں کے مشورے سے اکثریت جس چیز کو پسند کرے گی  
 وہی ہوگا۔

تیسرا ناقض طالبان کا یہ ہے کہ طالبان طواغیت ہیں۔ آجکل

طاغوت بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک طاغوت طالبان ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ ہم طاغوت کے بارے میں مختصر سا بتادیں، آپ نے طاغوت کے بارے میں بیانات میں سنا ہو گا اور رسائل و دیگر کتب میں پڑھا ہو گا، لیکن ہم یہ اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ جن کو طاغوت مطلب معلوم نہیں وہ بھی یہ جان لیں اور اس سے خود کو بچائے رکھیں۔

### طاغوت کیا ہے؟

طاغوت لغت میں طغیان سے ماخوذ ہے۔

طاغوت ہر وہ چیز ہے، جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اپنی عبادت کیے جانے یا کروائے جانے پر راضی ہو۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ”طاغوت“ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

”ہر وہ ہستی یا شخصیت طاغوت ہے، جس کی وجہ سے بندہ اپنی حدِ بندگی سے تجاوز کر جاتا ہے۔ چاہے وہ معبود ہو، یا پیشوایا پھر واجب اطاعت۔ چنانچہ ہر قوم کا طاغوت وہ شخص ہوتا ہے، جس سے وہ اللہ اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر فیصلہ کراتے ہوں، یا اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہوں، یا الہی بصیرت کے بغیر اس کے پیچھے چلتے ہوں، یا ایسے امور میں اس کی اطاعت

کرتے ہوں، جن کے بارے میں انہیں علم ہے  
کہ یہ اللہ کی اطاعت نہیں۔“ [ہدایۃ المستفید: ۱۲۱۹]

خلاصہ یہ ہوا کہ ہر وہ شے جس کی وجہ سے انسان شریعت کے اصول چھوڑ کر اور اللہ کی نافرمانی کر کے شرعی حد سے تجاوز کرے، تو وہ اس انسان کے لیے طاغوت بن گیا۔ یہ بات برابر ہے کہ چاہے یہ پتھر ہو یا انسان، قبر ہو یا کوئی قائد، چاہے کوئی بھی ہو یہ اس کے لئے طاغوت بن گیا۔ علت تجاوز کی جو بھی چیز بن جائے پس وہ چیز طاغوت ہے۔ یہ ہے طاغوت کی تعریف۔

اس تعریف سے طاغوت کے تین اقسام معلوم ہوتے ہیں:

**پہلی قسم عبادت کا طاغوت:** کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت شروع کرے، اس کو سجدہ کرے، اس کے نام پر قربانی کرے، اس سے مدد مانگے، اس کے لیے نماز پڑھے، اس کے لئے عبادات کرے، تو اسے کہتے ہیں طاغوت العبادۃ۔ اس میں ایک شرط یہ ہے کہ اگر یہ عبادت کسی ایسے انسان کیلئے کی جا رہی ہو، جس پر وہ راضی ہو تو وہ طاغوت ہوگا، لیکن اگر اس پر وہ راضی نہ ہو تو وہ طاغوت نہیں ہوگا۔ (اس قید کے ساتھ نیک لوگ اس سے خارج ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے خارج ہیں۔ اسی طرح باقی پاک ہستیاں اس سے خارج ہیں، جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔)



**دوسری قسم حکم کا طاغوت:** طاغوت الحکم یہ ہے: "وہو کل ما تحوکم إلیہ من دون اللہ من دستور شرکی أو قانون وضعی، أو حاکم بغیر ما أنزل اللہ."

فیصلے کا طاغوت اس کو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بجائے اس کی طرف فیصلے لے جائے جائیں۔ پھر چاہئے وہ شرکیہ اور وضعی قانون ہو یا کوئی ایسا حکمران یا قاضی یا امیر جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے بغیر کسی دوسرے قانون سے فیصلہ کرتا ہو، اس کو فیصلے کا طاغوت کہا جاتا ہے۔

**تیسری قسم طاغوت المتابعہ:** طاغوت المتابعہ یہ ہے کہ ایسے علماء سوء کی اتباع کرنا، جو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں حلال چیز کو حرام قرار دیں، یا کوئی چیز حرام ہو اور یہ علماء سوء اس کو حلال قرار دیں، اور نچلے درجے کے لوگ شرعی حدود سے تجاوز کر کے انہی علماء سوء اور بڑوں کی ہر صورت میں تابعداری کریں، اس عمل کرنے سے یہ لوگ شرک اور ناقض اسلام میں واقع ہو گئے۔ یہ سب انہی علماء سوء کی وجہ سے ہوا۔ اس وجہ سے ان علماء سوء اور بڑوں کو بھی طاغوت کہا جاتا ہے، جس کا نام ہے طاغوت المتابعہ۔

عصر حاضر میں طواغیت بہت زیادہ ہیں، جن میں طالبان بھی شامل ہیں۔ وہ اس طرح کہ طالبان کی وجہ سے بہت سے نچلے درجے کے لوگ شرعی حدود سے تجاوز کر کے کفر کی صف میں

شامل ہو کر جمہوریت یعنی ڈیموکریسی کو مانتے ہیں۔ آگے جتنے نواقض ہم بیان کریں گے، یہ لوگ ان سب نواقض کے مرتکب ہو گئے ہیں، یہ کس کی وجہ سے ہے؟ یہ طالبان کے قائدین اور بڑوں کی وجہ سے ہے۔ لہذا طالبان بھی طواغیت ہیں۔ دوسرا یہ کہ نچلے درجے کے لوگوں کے علاوہ دوسری نام نہاد جہادی تنظیموں اور گروہوں کیلئے بھی طالبان طواغیت شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ بھی طالبان کی وجہ سے شرعی حدود سے تجاوز کر کے نہ تو اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے ان تنظیموں اور گروہوں کیلئے طالبان طواغیت شمار ہوتے ہیں۔ شرعی حدود سے تجاوز کرنے کی علت اور وجہ طالبان ہی ہیں، جیسا کہ القاعدہ تنظیم ہے، اسی طرح خراسان اور ہند میں دوسری تنظیمیں ہیں، جنہوں نے طالبان سے بیعت کی ہوئی ہے۔ یہ تنظیمیں جو اس فساد اور شرک میں واقع ہوئیں، اس کی اصلی علت اور وجہ طالبان اور ان کی تابعداری ہے۔ ان تنظیموں کے بارے میں بعد میں وضاحت کر دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اس کے علاوہ طالبان اس لئے بھی طواغیت ہیں کہ یہ لوگ گمراہی اور فساد کی جڑ شمار ہوتے ہیں۔ گمراہی اور فساد میں یہ لوگ بڑے بن بیٹھے ہیں، اور نچلے درجے کے لوگوں اور عوام نے ان کی اس گمراہی میں تابعداری کی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے بھی یہ لوگ طواغیت بن گئے ہیں۔ کعب بن اشرف کو یہود کا طاغوت کہا جاتا ہے، اسی طرح طالبان بھی ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تبویب صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

باب قتل کعب بن أشرف طاغوت الیہود۔  
 ”یعنی اس باب میں کعب بن اشرف جو کہ  
 یہود کا طاغوت ہے، اس کے قتل کے بارے  
 میں بات ہوگی۔“

جو ہری الصحاح میں کہتے ہیں:

هو كل رأس في الضلال۔  
 ”طاغوت ہر گمراہی کے سر یعنی بڑے کو کہاجاتا  
 ہے۔“

علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری میں کہتے ہیں:

وهو الشيطان وكل رأس في الضلال۔  
 ”طاغوت شیطان اور ہر اس آدمی کو کہاجاتا ہے،  
 جو گمراہی کا سر ہو۔“

اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ آج کے زمانے میں طالبان  
 طواغیت ہیں، کیونکہ یہ لوگ دوسرے لوگوں کو اور تنظیموں کو  
 گمراہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ آج طالبان یہود کے علماء  
 اور بڑوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صلح اور دوسرے  
 خوبصورت ناموں سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ آج کے اس  
 زمانے میں یہ لوگ گمراہی کے سر ہیں اور نچلے درجے کے  
 لوگ بھی یہود کی عوام کی طرح اندھی تقلید کرتے ہیں اور ان

کے باطل اہداف کو پورا کرنے کیلئے دوڑیں لگاتے ہیں، اس کیلئے تاحد امکان کو شش کرتے ہیں۔ اسی کو طاغوت المتابعہ کہا جاتا ہے۔ اس تنظیم کے نچلے درجے کے لوگ مشرکین اور بڑے قائدین طواغیت بنے بیٹھے ہیں۔

اس مختصر بحث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ طالبان عصر حاضر کے طواغیت ہیں، اب جبکہ ان کا طاغوت ہونا ثابت ہو گیا تو ان کا انکار کرنا اور کفر کرنا ضروری ہے۔ علماء نے کفر بالطاغوت کے قرآن و حدیث سے مستنبط کر کے پانچ طریقے ذکر کئے ہیں:

- ۱- پہلا طریقہ: (اعتقاد بطلانہا) طاغوت کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھنا۔
- ۲- دوسرا طریقہ: (ترکھا والتبرا منها) طاغوت کو چھوڑ کر اس سے برائت اور بیزاری کا اعلان کرنا۔
- ۳- تیسرا طریقہ: (بغضها) یعنی بغض اور نفرت کرنا۔
- ۴- چوتھا طریقہ: (تکفیر اہلہا) یعنی ان طواغیت کی تکفیر کرنا۔
- ۵- پانچواں طریقہ: (معاداتہم فی اللہ) اللہ تعالیٰ کیلئے ان سے دشمنی رکھنا اور ان کے خلاف لڑنا۔

ان پانچ طریقوں سے ہم کفر بالطاغوت کریں گے۔ چاہے وہ پاکستان کی حکومت ہو یا افغانستان کی حکومت، طالبان ہوں یا

سعودی عرب کی حکومت۔ اسی طرح چاہے وہ اصلی کفار یعنی یہود و نصاریٰ ہوں۔ ان سب کے ساتھ کفر کرنے کے یہی طریقے ہیں۔ اب چونکہ طالبان بھی طواغیت ہیں، لہذا ہم سب کو اور ہر اس شخص کو جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے، یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ طالبان باطل پرست لوگ ہیں اور ان کی صفوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ پھر چھوڑنا بھی تین اقسام کا ہوتا ہے:

۱۔ ترک بالاعتقاد۔

۲۔ ترک بالقول۔

۳۔ ترک بالفعل۔

**الترک بالاعتقاد:** یعنی عقیدے کے لحاظ سے چھوڑ دینا۔ بعض منافقین تو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم نے طالبان کو چھوڑ دیا ہے، ہم ان کے ساتھ کھڑے نہیں ہیں، لیکن ان منافقین اور طالبان کا عقیدہ ایک ہوتا ہے۔ اگر معاملہ ایسا ہے تو پھر اس چھوڑنے کو چھوڑنا نہیں کہا جاتا۔

**الترک بالقول:** بعض لوگ عقیدے کے لحاظ سے تو طالبان کے خلاف ہیں، لیکن قدیم مرض باقی ہونے کی وجہ سے طالبان کی صفات اپناتے ہیں۔ کلام کے ذریعے ان کی مدد اور دفاع کرتے ہیں۔ اس کو بھی ترک نہیں کہا جائے گا، بلکہ ہمیں ان لوگوں کو کلام اور بیان کے ذریعے بھی ترک کرنا چاہئے۔

**الترک بالفعل:** اگر کوئی شخص طالبان کو اپنے عقیدہ

میں باطل سمجھتا ہے اور قول و کلام کے ذریعے بھی ان کو ترک کیا ہوا ہے یعنی نہ ان کا دفاع کرتا ہے اور نہ ان کی تائید کرتا ہے، لیکن بعض ایسے افعال کا مرتکب ہو جاتا ہے، جو طالبان کے افعال کے مشابہ ہوتے ہیں یا شریعت کے خلاف ہوتے ہیں، جس سے طالبان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کو بھی ترک نہیں کہا جائے گا۔ ہم پر ضروری ہے کہ ہم طالبان کو قول، فعل اور اعتقاد تینوں کے ذریعے ترک کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ طالبان کو عقیدہ کے اعتبار سے بھی چھوڑ دینا چاہیے اور عمل کے اعتبار سے بھی، قول و کلام کے اعتبار سے بھی۔ نہ ان کے عقیدہ جیسا عقیدہ رکھیں اور نہ ان کیلئے کام کریں اور نہ ہی ان کے فائدے اور مصلحت کیلئے اپنے منہ سے کوئی لفظ نکالیں۔ اسی طرح یہ کہ طالبان کے ساتھ بغض اور نفرت کریں، اور یہ کہ طالبان کو کافر اور مرتد کہیں، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ان سے دشمنی رکھیں۔ اگر کسی کا ایمان قوی اور مضبوط ہو تو اس کو چاہئے کہ ان کے ساتھ دشمنی ہاتھ کے ذریعے کرے، یہ ایمان کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ مشین گن ہاتھ میں لیکر، تلوار لیکر ان کے خلاف جہاد کریں اور ان کو قتل کریں، ان کے قائدین کو قتل کریں، طالبان کے داعیوں کو قتل کریں، قلم ہاتھ میں اٹھا کر ان کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات دیں، طالبان کے موجودہ عقائد پر رد لکھ دیں، اور طالبان کی گمراہی سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ یہ ایمان کا پہلا

مرتبہ ہے۔ اگر ایمان اس درجہ کا نہیں ہے، بلکہ ضعیف ہے تو پھر منہ سے طالبان کی گمراہی بیان کریں اور لوگوں کو ان کی گمراہی کے بارے میں آگاہ کریں۔ بیانات اور دروس ریکارڈ کر کے ان کی گمراہی بیان کریں۔ طالبان کو اپنے کاموں سے روکیں، ان کو تنبیہ کریں اور نچلے طبقے کے لوگوں کو دعوت دیں کہ تم لوگ گمراہی کے راستے پر گامزن ہو، ستمائیں اور رسالے لکھیں، اعلا میے نشر کریں اور اگر ایمان اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے تو کم از کم ان کی مدد نہ کریں، نہ ان کی مصلحت اور اہداف کیلئے کام کریں اور نہ ہی ان کی مدح اور صفت بیان کریں، نہ ان کی خوشی سے خوش ہوں، اور نہ ہی ان کی شکست سے پریشان نہ ہوں، بلکہ ان کی ذلت اور رسوائی سے خوش ہوں اور دل میں ان کو برا سمجھیں۔ کیونکہ دل میں کسی کو برا سمجھنا اور ان سے نفرت کرنے سے کوئی آپ کو منع نہیں کر سکتا۔ اگر دل میں بھی ان کو برا نہیں سمجھتے اور ان طواغیت سے نفرت نہیں کرتے، اور دل میں بھی گناہ کو برا نہیں سمجھتے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں ہے۔“

یہ تھا طالبان کا تیسرا ناقض، جو ہم بیان کر رہے تھے۔ طالبان کی وجہ سے بہت سے لوگ اسلام کے دائرے سے خارج ہو گئے، اور بہت سے لوگ کفار کی صف میں جا کھڑے ہو گئے، کیونکہ یہ دن رات اس کفری صفت کی مضبوطی کیلئے کوشش کرتے

ہیں۔ اس وجہ سے طالبان اسلام کے دائرے سے خارج ہو کر رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے مصداق ٹھہرتے ہیں، جس میں فرمایا ہے: **وان امتی ستفترق علی ثنتین وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وہی الجماعة۔** اس طرح کے سارے فرقے جہنم میں داخل ہونگے، اور اس طرح یہ گمراہ فرقے لوگوں کو اسلام کے دائرے سے خارج کرا کر کفر کی صفوں میں داخل کریں گے، مرتد بنائیں گے، اس جیسے فرقے جہنم میں داخل ہوں گے۔

ہم تمام مسلمانوں کو یہ دعوت دیتے ہیں اور طالبان کے نچلے طبقے کے لوگوں کو یہ پیغام دیتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ اپنی صف اور جماعت کی تحقیق کریں، ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔ لہذا ان کفری کاموں سے توبہ کرو، اور دین اسلام پر صحیح معنوں میں عمل کرو۔

اللہ تعالیٰ طالبان اور دوسرے فتنوں کے خلاف لڑنے کے لئے ہم سب کو توفیق دے اور ان فتنوں کو روکنے کے لئے بیان، درس اور قلم کے ذریعے کوشش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
 گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے، وہ گروہ جو حق  
 سے منحرف ہوئے ہیں اور غلط عقائد رکھتے ہیں، جو اسلام سے  
 خارج ہو چکے ہیں، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر کے لیے کام کر  
 رہے ہیں۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ان گروہوں کی حقیقت کو  
 پہچانیں اور ان سے خود کو بچائے رکھیں، اس لئے کہ نبی ﷺ  
 فرماتے ہیں:

و ان امتی ستفترق علی شنتین وسبعین  
 فرقة کلھا فی النار الا واحدة وهي الجماعة۔  
 ”میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ کلھا  
 فی النار الا واحدة یہ تمام جہنم میں جائیں گے  
 سوائے ایک کے۔ وهي الجماعة اور یہ خلیفۃ  
 المسلمین کا گروہ ہوگا۔“

قیامت کا دن بہت سخت ترین دن ہے۔ اللہ رب العالمین  
 وہاں پر قاضی ہوگا، کسی کی چالاکی وہاں پر نہیں چلے گی، کسی کا عذر  
 وہاں پر قابل قبول نہ ہوگا کہ یا اللہ مجھے علم نہیں تھا، مجھے کوئی خبر  
 نہیں تھی! آج ہر کسی کے کانوں تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ

خلافت اسلامیہ کے مجاہدین طالبان پر ارتداد کا فتویٰ لگاتے ہیں، طالبان کے کافر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہماری بات سنیں، اس میں غور و فکر کریں اور پھر حقیقت کے میدان میں اتر جائیں۔ طالبان کو رسمی طور پر جانیں اور ان لوگوں سے عقیدتاً، قولاً اور عملاً خود کو بچائے رکھیں۔ ان کو چاہئے کہ ان کے ہر قسم کی گمراہی سے خود کو بچائے رکھیں۔

یہاں تک طالبان کے تین نواقض بیان ہوئے ہیں۔ چوتھا ناقض طالبان کا یہ ہے کہ طالبان کے انحراف کا درجہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ آج انہوں نے اقوام متحدہ کے تمام قوانین مان لیے ہیں۔ اللہ المستعان! چوتھا ناقض، جس پر طالبان دین سے نکل گئے ہیں، جس پر یہ ارتداد کے صف میں شامل ہوئے ہیں، وہ کیا ہے؟! وہ یہ ہے کہ طالبان اقوام متحدہ کے تمام شرکیہ اور کفریہ قوانین مانتے ہیں۔

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ تم طالبان پر تہمت لگا رہے ہو! ان پر الزام لگا رہے ہو! تو اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ قطر میں طالبان کا رسمی موقف ملا برادر ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

”امارت اسلامیہ شرعی اصول اور قومی منافع کی روشنی میں بین الاقوامی اصولوں کے تابع ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک اس علاقے اور دنیا

کے دوسرے ممالک کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ اور سیاست کی کشمکش کا میدان بنے، بلکہ ہم ایک مستقل اور آزاد ملک کے طور پر اس علاقے کے اور خصوصاً اسلامی ممالک کے مسائل کا حل چاہتے ہیں۔“

یہ شرعی لفظ جو لکھا ہے، یہ ہم بار بار بیان کر چکے ہیں کہ یہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہ تو بس اپنی بات کو رنگ دینے کے لئے کہتے ہیں۔ ہم آگے بتائیں گے اور آپ بھی جان جائیں گے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ اس جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ یہ اسلامی لفظ تو افغانستان کی حکومت اور ایران کی حکومت اور پاکستان کی حکومت بھی لگاتی ہے۔ اس عبارت میں ملا برادر علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ ہم دنیا بھر کے کافروں کے لیے امن اور ثبات چاہتے ہیں، کفری سفارت کاری کی اجازت دے رہا ہے، قطر میں کفری سیاسی دفتر فعال کیا ہے، تمام مذاکرات اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق جاری رکھے ہوئے ہیں اور اقوام متحدہ کی وہ تمام باتیں مان رہے ہیں، جو افغان مرتد حکومت مانتی ہے، جو پاکستان کی مرتد حکومت بھی مانتی ہے، لیکن یہ نہیں جانتے کہ افغان حکومت مرتد ہے، پاکستان کی حکومت مرتد ہے، ایران کی حکومت مرتد ہے۔ کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے پتلون پہنی ہوئی ہے؟! اور طالبان نے سر کے

اوپر پگڑی رکھی ہوئی ہے، سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں، کیا لباس بدلنے سے کسی کا حکم تبدیل ہو جاتا ہے؟! بلکہ مرتد حکومتوں اور طالبان کا حکم ایک جیسا ہے۔

**میرے عزیز بھائیو!** اقوام متحدہ ایک ایسا اتحاد ہے، جو دنیا سے حقیقی اسلام کو مٹانا چاہتا ہے اور حقیقی اسلام کو جمہوریہ ڈیموکریٹک اسلام کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔ طالبان اسی ڈیموکریٹک اسلام کو نافذ کرنے کے لئے ایک بہترین ہتھیار ہیں۔ اقوام متحدہ کے لیے یہ ایک گولڈن چانس ہے، اسی وجہ سے وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ طالبان اقتدار تک پہنچ جائیں۔ طالبان کو اسلام کے مجاہدین کے نام پر مشہور کیا جائے، تاکہ عام مسلمانوں کو بھی سیدھی راہ سے گمراہ کیا جاسکے۔

اقوام متحدہ تو ام الکفر ہے، کفر کی ماں ہے، کفر کی جڑ ہے۔ اقوام متحدہ تو کافروں کی دوستی اور مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد، جزیہ سے انکار، لونڈیوں اور غلاموں کے نظام سے انکار، جہاد کا خاتمہ، اسلامی قضا اور حدود سے انکار، کفری وضعی قوانین نافذ کرنا، قومیت اور وطنیت کو عام کرنا، جمہوریت کو عام کرنا، یہود و نصاریٰ کے قوانین کو عام کرنا، خود ساختہ سرحدات پر مسلمانوں کو الگ کرنا، پھر ان سرحدات کا احترام کرنا اور اسی طرح اور بھی بہت سے کفریات ہیں، جو اس اقوام متحدہ میں موجود ہیں۔ اس میں سینکڑوں نواقض موجود ہیں۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ کو تسلیم کرنا سب سے بڑا کفر ہے اور طالبان اس کفر

• کو ماننے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔

یہ کرسی اور اقتدار کی محبت بھی عجیب چیز ہے، جو انسان کو ارتداد کی حد تک لے جاتی ہے۔ یہی طالبان تھے کہ کل اسی بات پر امریکہ سے جنگ کر رہے تھے، اقوام متحدہ کے قوانین کو نہیں مانتے تھے، ان کے اصول نہیں مانتے تھے۔ جب پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی آئی ایس آئی نے یہ اصول اور قوانین طالبان سے منوالیے، تو پھر امریکا یہاں پر کیا چاہتا ہے؟! یہ بہت بڑا ثبوت ہے میرے عزیز بھائیو کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طالبان مرتد ہو چکے ہیں۔

• یہ باتیں دولت اسلامیہ کی طرف سے اس وقت کہی گئیں تھیں، جب طالبان کا افغانستان پر ابھی کنٹرول نہیں ہوا تھا۔ آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دولت اسلامیہ کی کہی گئی ایک ایک بات درست ثابت ہو رہی ہے۔ طالبان کے امراء کا اقوام متحدہ کے وفد سے ملاقاتیں اور اقوام متحدہ کو ان کے کفریہ قوانین کی پاسداری کی یقین دہانی کرنا، یہ سب طالبان نے خود اپنے آفیشل چینلز پر نشر کیا ہے۔

”طالبان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے نمائندہ خصوصی برائے افغانستان ڈیورا لائنز نے وفد کے ہمراہ ملاقات کی۔“ [آفیشل خبر ملاحظہ کیجئے۔]

بلخ کیلئے طالبان کے گورنر قدرت اللہ حمزہ نے اقوام متحدہ کمشنر کے ہمراہ مزار شریف میں ایک کارپٹ پروسیڈنگ سینٹر کا افتتاح کیا۔ [ویڈیو دیکھئے۔]

افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی نے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر فلیپو گرنڈی اور ان کے ہمراہ وفد سے وزارت خارجہ کے دفتر میں ملاقات کی۔ [آفیشل خبر کیلئے کلک کریں۔]

اگر ہم یہ بات اپنی طرف سے کرتے تو کوئی اعتراض کر سکتا تھا کہ یہ سب باتیں تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو۔ آج طالبان کے رسمی سے ہم آپ کو یہ بات ثابت کرتے ہیں، ایسی بات جو ریکارڈ پر موجود ہے، جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ استاد یاسر رحمۃ اللہ علیہ طالبان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، جو کسی وقت میں ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمان بھی رہ چکے ہیں۔ طالبان میں ہر عام و خاص ان پر اعتماد کرتا تھا اور ان کی بات کو مانا جاتا تھا۔ استاد یاسر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

”ملا محمد عمر کا تنازعہ افغانستان میں اسامہ کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ امریکہ نے ملا محمد عمر کو یہ پیشکش کی کہ تمہارا نظام اور ریاست دنیا کے اصولوں اور اقوام متحدہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ اگر تم اپنی حکومت کو اقوام متحدہ کے اصولوں پر برابر کرتے ہو، تو ہم آپ کی مدد کریں گے اور اگر اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہو تو جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔“

اب آپ سب کو یقین آگیا ہو گا اور آپ نے استاد یاسر رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی سنا ہو گا۔ آپ بات بیان کرتے ہیں کہ ملا محمد عمر کی جنگ امریکہ سے اس بات پر ہوئی کہ ملا محمد عمر اقوام متحدہ کے اصولوں کو نہیں مانتے تھے، وہ ان کے قوانین نہیں مانتے



وجہ سے یہ سب کچھ ہو گیا، پھر نتیجہ یہ ہوا کہ اتنے خون خرابے کے بعد تم نے اسی اقوام متحدہ کے اصول اور قوانین مان لینے، اب تم دونوں میں کون حق پر ہے؟!

کل کا ملا محمد عمر حق پر تھا؟! یا آج کے تمہارے آئی ایس آئی کے کٹھ پتلی حق پر ہیں؟! اگر ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے، تو پھر تم واضح گمراہی میں ہو اور اگر تم سمجھتے ہو کہ تم حق پر ہو تو پھر تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملا محمد عمر نے سخت ظلم کیا ہے اور اس امت کے ساتھ خیانت کی ہے۔ اس خیانت کی وجہ سے شرعی اور افرادی طور پر اس امت کا کس قدر نقصان ہوا۔ کیونکہ طالبان تو نکل گئے پاکستان، وہ تو دوڑ زندہ باد کے اصول پر عمل پیرا ہوئے، لیکن یہاں پر جو عام مسلمان رہ گئے تھے، عرب کے مہاجرین رہ گئے تھے، ظلم اور بربریت تو ان پر ہوئی، کوئی یہاں شہید پڑا ہوا تھا تو کوئی وہاں۔ کوئی بھوک کی وجہ سے شہید ہوا تو کسی پر پہاڑوں میں بم گرائے گئے، کوئی اسیر ہوا اور آج تک اس کا کوئی اتا پتا نہیں! ان کی عورتیں اب تک لاپتا ہیں، ان کی عزتیں لوٹی گئیں، ان کے اموال لُٹ گئے۔ یہ تمام قربانیاں افغانستان کے مجاہدین اور باہر سے آئے مہاجرین نے دیں۔ ان کا ہدف کیا تھا؟ ان کا غرض کیا تھا؟ یا تو تم حق پر ہو یا ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے؟! ایک تو ضرور بالضرور حق پر ہو گا۔ کس کا انتخاب کرو گے؟! یا تو خود کو گمراہ کہو گے یا ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کو۔ مرضی تمہاری، فیصلہ تمہارا اور قضا تمہاری۔



اے میرے عام مسلمان بھائیو! کیا طالبان کی جنگ کا مقصد یہ تھا کہ وہ اقوام متحدہ کے قوانین مان لیں؟! اور آج دیکھئے انہوں نے وہی کفریہ قوانین مان لیے ہیں۔ اس پر یہ اسلام سے نکل چکے ہیں اور یہ ملت کفر کے آگے سر تسلیم خم ہو چکے ہیں، اور نبی ﷺ کی اس مبارک حدیث کے مصداق ٹھہرتے ہیں: "کلھا فی النار الا واحدة۔"

اگر یہ توبہ نہیں کرتے اور اسی کفر پر ان کی موت واقع ہو جاتی ہے، اب چاہے کہیں بھی موت آجائے، پاکستان کے کوئٹہ میں یا قطر کے دوحہ میں، روس کے ماسکو میں یا ایران کے طہران میں یا پھر افغانستان کے کابل یا دیگر کسی علاقہ میں، اگر اسی حالت میں مرے تو یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس لیے کہ اللہ رب العالمین شرک

• اقوام متحدہ میں طالبان کی طرف سے مندوب سہیل شاین نے 1 نومبر 2021 کو دیئے گئے اپنے ایک بیان میں کہا: "اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست ہمارا حق ہے، کیونکہ ہمیں تمام سرحدوں پر خود مختاری حاصل ہے اور لوگوں کی حمایت بھی۔" [مکمل بیان پڑھنے کیلئے [اس لنک پر کلک کریں](#)۔]

اس سے پہلے 28 اکتوبر 2021 کو ایک اور بیان میں سہیل شاین کا کہنا تھا کہ: "اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست اسلامی امارات افغانستان کو دی جائے۔" [خبر کیلئے [اس لنک پر جائیں](#)۔]

اور آج 18 دسمبر 2021 بروز جمعہ کو بالآخر طالبان کی کوششوں سے اقوام متحدہ میں افغانستان کی سابق حکومت کے سفیر نے استعفیٰ دے دیا، جس کے بعد طالبان مرتدین نے اس نشست کے لیے اپنا نمائندہ مقرر کرنے کے لیے درخواست دے دی ہے۔ [اس خبر جو [یہاں](#)، [یہاں](#) اور [یہاں](#) پڑیں۔]

و کفر کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اللہ رب العالمین کسی کے ارتداد کو معاف نہیں کرتا، الا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ جو اللہ رب العالمین سے ڈر گیا، جہنم کی آگ سے ڈر گیا اور اس نے اللہ کے دین کی طرف رجوع کیا، اس انسان کو اللہ جہنم کی آگ سے بچالے گا۔

**میرے عزیز بھائیو!** یہ طالبان کا چوتھا ناقض یہ تھا کہ طالبان اقوام متحدہ کے تمام کفریہ اصول اور قوانین مانتے ہیں اور اس پر ڈٹے ہوئے ہیں اور علی الاعلان اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ ہم سب کو چاہیے کہ طالبان کی حقیقت کو خود بھی جانیں اور باقی مسلمانوں کو بھی اس سے آگاہ کریں۔ خود بھی ان کی مدد سے ہاتھ روکیں، اور باقی مسلمانوں کو بھی ان کی مدد کرنے سے روکیں۔

اللہ رب العالمین ہم سب کو توحید کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

میرے عزیز و مؤحد مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ یہاں تک طالبان کے چار نواقض بیان ہو چکے ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے طالبان کا پانچواں ناقض ذکر کرتے ہیں یعنی وہ کام اور وہ بات جس کی وجہ سے طالبان اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔

ان کا پانچواں ناقض یہ ہے کہ انہوں نے جہاد کے خاتمے کا اعلان کر دیا ہے۔ طالبان امریکا کے ساتھ یہ بات مان چکے ہیں کہ جب تم ہمیں افغانستان میں اقتدار دے دو گے، یا حکومت کا کچھ حصہ دے دو گے تو ہم جہاد کو چھوڑ دیں گے۔ آج طالبان کو نام نہاد امن معاہدے، مذاکرات اور صلح کے نام پر امریکہ

• طالبان کے ایک سردار شیر محمد عباس نے ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ: ”اگر امریکی افغانستان نکل گئے اور پھر جنگ سے باز آئے تو کوئی شک نہیں کہ جہاد ختم ہو جائے گا۔“ [انٹرویو ملاحظہ کیجئے۔]

دوحہ میں طالبان کے سفارتی ترجمان ڈاکٹر محمد نعیم کا کہنا تھا کہ ”اگر افغانستان میں اسلامی نظام آئے گا تو جہاد ختم ہو جائے گا۔“ اگرچہ پوری دنیا میں مسلمانوں کا قتل عام کیوں ہو رہا ہو۔ [ویڈیو دیکھئے۔]

نے باندھ لیا ہے، طالبان پر جہاد کی کراہیت بھی منوالی ہے، وہ اس طرح کہ مسلح جدوجہد کے لئے جگہ ہی ختم کر ڈالی، طالبان کی جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ ان کی جدوجہد اور جنگ اقتدار اور وطن کے لئے ہے۔ جہاد تو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہوتا ہے، جہاد کا ہدف توحید ہوتی ہے، نبوی قانون اور نظام خلافت ہی ہدف ہوتا ہے۔

مسلح جدوجہد کی تعطیل کے لئے بہت سے ثبوت موجود ہیں۔ جس جنگ کو یہ طالبان جہاد کہتے ہیں، ہم ان کے قول کے مطابق وہ بات نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ان پر ناقض کی صورت میں تطبیق ہوتا ہے۔

دوحہ کے مذاکرات کا ایک اہم نکتہ یہ تھا کہ ”ہر لحاظ سے دائمی جنگ بندی، بین الافغانی ڈائلاگ اور مذاکرات کے ایجنڈے میں ایک موضوع ہوگا، اور بین الافغانی مذاکرات کے اراکین آپس میں مشترکہ اصولوں پر عمل کے ساتھ ساتھ ہر لحاظ سے دائمی جنگ بندی اور جنگ بندی کی تاریخ کی تقرری کے بارے میں بات کریں۔“ یہ اس نکتے کی عبارت ہے۔ دیکھ لیں! کتنی صراحت سے اس بات کو ذکر کیا گیا ہے کہ ہر لحاظ سے دائمی جنگ بندی، مطلب طالبان ہمیشہ کیلئے جنگ کو نقطہ انتہاء رکھ دیں گے، جس میں یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ، پڑوسی ممالک اور تمام عالم کی حکومتیں بھی شامل ہیں، اور اسی طرح افغان حکومت بھی شامل

ہے، اسی کو تعطیل الجہاد کہا جاتا ہے اور یہی جہاد کا انکار ہے اور یہ کام شریعت محمدی ﷺ میں حرام ہے، جو اس پر امریکہ کے ساتھ مذاکرات کرے گا، جہاد کے خاتمے پر ان کے ساتھ معاہدہ کرے گا، تو یہ لوگ پھر مسلمان نہیں رہتے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تاتاریوں کے متعلق فرماتے ہیں:

”تاتاری کلمہ پڑھتے ہیں، کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی اجماع مسلمین سے ان کے خلاف قتال واجب ہے۔ ہر وہ طائفہ ممنوعہ گروہ، جو شریعت کے کسی حکم سے زبردستی قوت کے ساتھ جماعت کی شکل میں خود کو روکتے ہیں، اگرچہ اسلام کا وہ حکم ظاہر ہو یا باطن، یقینی طور پر ثابت ہو، ان لوگوں سے قتال واجب ہے۔ مثلاً یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم

• طالبان کے ملا عبد السلام ضعیف نے ایک چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے تعطیل جہاد کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ: ”طالبان سویت یونین کے نکلنے کے بعد دوبارہ مجاہدین والا تجربہ نہیں کرنا چاہتے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ: ”انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں اور عقلمند وہی ہے جو ان غلطیوں سے سیکھے۔ انہی غلطیوں سے سیکھ کر طالبان کے علم، سفارتکاری اور تجربہ میں تبدیلی آئی ہے۔ اب طالبان کا علم، سفارتکاری اور تجربہ بین الاقوامی سطح کا ہو گیا ہے۔“ [انٹرویو سننے کیلئے کلک کریں۔]

اور سہیل شاہین نے بھی اپنے ایک انٹرویو میں اسی طرح کہ بات کہی تھی کہ جو حدود ہم نے پہلے نافذ کی تھیں یا جو سختیاں ہم نے پہلے کیں تھیں، وہ ہماری جہالت کی وجہ سے تھا۔ اللہ المستعان۔۔۔ [انٹرویو دیکھئے۔]

کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے۔ ان کے ساتھ قتال ہوگا، یہاں تک کہ یہ نماز شروع کریں۔ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم نماز تو پڑھتے ہیں، لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے۔ ان کے خلاف اس وقت تک جنگ کی جائے گی، جب تک کہ یہ زکوٰۃ ادا کرنے لگیں، یا کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ تو دیتے ہیں، مگر روزہ نہیں رکھتے، اور حج نہیں کرتے تو ان کے خلاف اس وقت تک قتال کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ رمضان کے روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں، یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ کام تو کرتے ہیں، لیکن سود کو نہیں چھوڑتے، شراب کو نہیں چھوڑتے، فحاشی نہیں چھوڑتے اور اللہ رب العالمین کے راستے میں جہاد نہیں کرتے، یا کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر نہیں کرتے، تو ان کے خلاف تب تک قتال کیا جائے گا، جب تک کہ اللہ کی دین کی طرف واپس آجائیں۔ اس لئے کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ تم ان کے خلاف قتال کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے۔“

اسی طرح شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کو بھی ذکر کیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ  
مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۷﴾ فَإِنْ لَّمْ

تَفْعَلُوا فَاذْنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ  
 ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی  
 رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچے ایمان والے ہو  
 اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس  
 کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“

[البقرہ: ۲۷۸-۲۷۹]

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سود وہ چیز ہے، جو آخر میں  
 حرام ہوا۔ طائف والے اسلام لائے تھے، نمازیں پڑھتے تھے، جہاد  
 کرتے تھے لیکن اللہ رب العالمین نے انہیں فرمایا: نماز و جہاد اور  
 دیگر احکامات کے ساتھ اسلام لاؤ اور ایمان لانے کے بعد اگر تم  
 نے سود نہیں چھوڑا تو تم ان لوگوں میں سے ہو گے، جو اللہ اور  
 رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر آج  
 طالبان دین کے بعض اعمال کرتے ہیں اور بعض اعمال سے  
 خود کو زبردستی روکتے ہیں اور طائفہ ممنوعہ بنتے ہیں، تو یہ وہ لوگ  
 ہیں، جو اللہ رب العالمین سے جنگ کرتے ہیں اور اللہ کے نبی  
 ﷺ کی شریعت کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ طائفہ ممنوعہ  
 کا حکم ہم سب کو معلوم ہے، علماء کے اتفاق کے ساتھ کہ طائفہ  
 ممنوعہ مرتد ہیں۔ جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے کی وجہ سے مسلمانوں  
 پر ذلت نازل ہوتی ہے۔ یہی بات تعطیل جہاد کی، جہاد سے انکار  
 کی، یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔

ابوداؤد کی مشہور روایت ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

”جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو جاؤ گے اور گائے کی دم پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی سے دل لگا لو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ (تعالیٰ) تم پر ذلت مسلط فرما دے گا اور اس وقت تک تم سے اس ذلت کو نہیں ہٹائے گا، جب تک تم اپنے دین کی طرف نہیں لوٹ آؤ گے۔“ [ابوداؤد]

نبی الملاحم ﷺ نے کبھی بھی کسی کافر سے اس طرح کوئی معاہدہ اور صلح نہیں کیا کہ کافر اس پر یہ شرط لگائیں کہ تم دنیا بھر میں کسی بھی کافر پر گولی نہیں چلاؤ گے۔ نہ امریکہ کے اتحادیوں پر اور نہ ہی یورپی ممالک پر، نہ پڑوسی ممالک پر اور نہ ہی ریشیا پر اسی طرح نہ ہی دنیا میں موجود دیگر کسی کافر پر اور نہ ہی کسی مرتد پر گولی نہیں چلاؤ گے۔ پھر ان کی یہ بات ماننا اور جہاد کو اسلام سے نکالنا، یہ کون سی شریعت میں ہے؟! یہ معاہدہ کون سی صلح میں آیا ہے؟ احادیث کی کتابیں ذرا دیکھو، نبی ﷺ کی سیرت ذرا دیکھو، اللہ جل جلالہ کا قرآن ذرا اٹھا کے دیکھو، تیس پاروں پر مشتمل قرآن دیکھ لو، اس میں کونسی جگہ یہ شرطیں اور باتیں بیان کی گئی ہیں؟! اللہ رب العالمین کے دین میں یہ نہیں ہے کہ کفر و شرک باقی رہے، اس زمین پر فساد باقی رہے، اس زمین پر بدعات باقی رہیں اور جہاد ختم ہو جائے، جہاد کے خاتمے کا اعلان کیا جائے۔ نہیں نہیں! یہ اللہ عز و جل کا دین نہیں ہے۔ یہ لوگ یا تو



اسلام لائیں، اسلام میں داخل ہوں گے یا پھر جنگ کے لیے تیار ہوں۔ ان کافروں میں سے جو یہود، نصاریٰ اور مجوسی ہیں، ان کے لئے ایک تیسرا آپشن بھی ہے، جسے جزیہ کہتے ہیں۔ جب تک یہ جزیہ ادا کرتے رہیں، تب تک یہ ذمی کہلائیں گے اور ان کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی۔

نبی ﷺ تو اس لئے صلح کر رہے تھے کہ وہ خود کو قوی اور مضبوط کریں، جنگی سامان کو جمع کریں، حق کا پیغام بڑے بڑے کفار تک پہنچائیں، فارس اور روم کے بادشاہوں تک اسلام پہنچائیں، انہیں خبردار کیا۔ صلح کے بعد آپ ﷺ نے دنیا کے باقی کافروں پر حملے شروع کر دیئے۔ یہود پر حملہ کیا، نجد کے قبائل پر حملے ہوئے، روم کے خلاف لشکر بنایا اور اس لشکر کو روانہ کیا۔ میرے نبی الملاحم ﷺ نے بہت سی جنگیں کیں، جن میں سے بعض بڑی جنگیں ہیں، بعض چھوٹی ہیں۔ تاریخ نے اس کو نقل کیا ہے۔ تھوڑے سے وقت میں نبی ﷺ نے بہت سے سرایا بھیجے۔ اسلام کے دشمن کے قبائل کی کمر توڑ ڈالی۔ یہودیوں کی کمر توڑ ڈالی۔ وقت کے سپر پاور فارس اور روم کے خلاف عملی جنگ میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھیجا۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ طالبان دنیا بھر کے کافروں کے ساتھ جنگ بندی کا اعلان کر رہے ہیں، دائمی جنگ بندی کر رہے ہیں اور کسی بھی کافر پر گولی نہ چلانے کا وعدہ کر رہے ہیں تو یہ آخر لڑیں گے کس کے خلاف؟! کافروں کو تو انہوں نے امن کے گارنٹی

دے دی، امن کی ضمانت دے دی۔ یقینی بات ہے کہ انہوں نے کافروں کے خلاف بندوق رکھ دی، مگر اب وہ بندوق مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں گے، مسلمان پر گولیاں چلائیں گے، مسلمانوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں گے، اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اس لئے کہ کافروں نے ان کیلئے جنگ کا میدان ہی ختم کر دیا۔

**میرے عزیز بھائیو! یہ قتال ہم سب پر اللہ رب العالمین کی**

• جیسا کہ ہر خاص و عام جانتا ہے کہ طالبان نے اقتدار سنبھالتے ہیں امریکیوں کو تحفظ فراہم کیا اور انہیں افغانستان سے نکلنے میں مدد فراہم کی۔ عاشورہ پر روافض مشرکین کے شرکیہ جلوسوں کو سیکورٹی دی اور امام بارگاہوں کے تحفظ کیلئے اپنے فوجی دستے تعینات کئے، ہندوؤں اور سکھوں تک کو مکمل تحفظ دینے کا وعدہ کیا۔ دریں اثناء مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ پہلے سلفیوں کو دولت اسلامیہ کے نام پر قتل کرنے لگے، اب معصوم بچوں اور عورتوں تک کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ صوبہ پروان میں طالبان مرتدین نے عورتوں اور بچوں کو زندہ جلایا اور بعض کو گھر کی چھت کے نیچے زندہ دھنسا دیا۔ ہرات میں بھی 7 معصوم بچوں کو ان کے والدین سمیت بے دردی سے شہید کر دیا۔ پھر اسی طرح کا ظلم انہوں نے کابل شہر کے اندر برپا کیا۔ اور آج یہ سطور لکھتے وقت یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ان ظالموں نے ننگرہار میں بھی اسی طرح کا قتل عام کیا ہے، جس میں کئی بچے اور عورتیں شہید ہوئے ہیں۔ سلفیوں کو پھانسیاں اور قتل کرنے کے ثبوت یہاں، یہاں، یہاں اور یہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔

جن معصوم بچوں کو ننگرہار میں طالبان نے قتل کیا، ان کی تصاویر کیلئے اس لنک پر کلک کریں۔

طرف سے ایک امتحان ہے۔

مسلم کی حدیث میں آتا ہے، عیاض بن حمار الجاشعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا:

إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَّكَ وَأَبْتَلِيَّ بِكَ، وَإِنَّ اللَّهَ  
أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ إِذَا يَنْتَلِعُوا  
رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُبْرَةً قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا  
اسْتَخْرِجُوكَ، وَاغْزِهِمْ نُغْرَكَ۔

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں (صبر و استقامت میں کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے، کون منافق)۔ اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا: اے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے، روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور ان سے جہاد کر۔ ہم تیری مدد کریں گے، اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔“

اس حدیث میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آزمائش کا ذکر ہے،

اس کے بعد آزمائش مومنوں اور مجاہدین پر ہوگی۔ تو اے مجاہدو! کبھی تکالیف آئیں، کبھی سختیاں آئیں، کبھی کفار کا اتحاد بڑھ جائے، کبھی تمہارے دل تنگ آجائیں، مشکلات کی وجہ سے اگر تمہارا دل کبھی کبھار خفہ ہو جائے، انسان ہے کبھی کبھی بندے پر بشری ضعف کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تنگی آتی ہے، تو اس حدیث کو یاد کیجئے گا۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بھیجا ہے اس لئے تاکہ میں نبی ﷺ کی آزمائش کروں۔

**اے میرے مسلمان بھائیو!** مسلمانوں پر آزمائش کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں پر سب سے پہلے آزمائش ذکر کیا گیا ہے، اور اس کے بعد اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ **وَأَبْتَلِيْ بِكَ** اور تمہاری اور لوگوں کی آزمائش کروں۔

ایک بڑی آزمائش، بڑا امتحان اس جملے کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ محمد الرسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلادینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا: اے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے، روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور ان سے جہاد کر۔ ہم تیری مدد کریں گے، اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ۔ (مسلم)

بہت ہی مبارک روایت ہے۔ اس میں بہت ہی فائدے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد امتحان و آزمائش ہے، مسلمان کا پتہ یہاں چلتا ہے کہ یہ جہاد پر ثابت قدم رہتا ہے یا اس راہ کو چھوڑتا ہے۔ طالبان کا پتہ بھی اب چل گیا کہ طالبان نے جہاد چھوڑ دیا، پہلی بات تو یہ کہ ان کی جنگ جہاد تو ہے ہی نہیں، لیکن بالفرض کوئی یہ مان بھی لیتا ہے تو یہ اس پر بھی کافر ہوئے کہ انہوں نے امریکہ کے ساتھ تعطیل الجہاد یعنی جہاد کے ختم ہونے کا معاہدہ کیا ہے اور اس پر یہ طائفہ ممتنعہ بن چکے ہیں۔ طائفہ ممتنعہ کا حکم ارتداد کا ہے۔ اب آگے چل کر اگر طالبان کا یہ معاہدہ امریکہ اور باقی ملکوں کے ساتھ پورا نہ بھی ہو، کسی طرف سے کوئی خلاف ورزی ہو جائے اور اس خلاف ورزی کے بعد طالبان جنگ کرنا شروع کر دیں، امریکیوں پر حملے شروع کر دیں تو بھی طالبان اس ناقض میں واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنا ایمان گویا ہے، اس لئے کہ طالبان یہ بات مان چکے ہیں اور ہر وقت اس بات کیلئے تیار رہتے ہیں کہ امریکہ جب کبھی افغانستان میں طالبان کو اقتدار دینے پر راضی ہو جائے تو طالبان جنگ چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں، کیونکہ طالبان کا مقصد ہی اقتدار تک پہنچنا ہے۔ اگرچہ وہ غلط راستے سے ہی کیوں نہ ہو، اگرچہ وہ انتخابات اور ڈیموکریسی کے راستے سے کیوں نہ ہو، اگرچہ وہ امریکہ کی غلامی میں ہوں، اگرچہ پاکستان کی آئی ایس آئی کی غلامی میں ہوں، بس انہوں نے اقتدار تک پہنچنا ہے۔ یہی ان کا مقصد ہے، جس طریقے سے بھی

ممکن ہو، جو طریقہ بھی آسان ہو، یہ اس پر چلنے اور دوڑنے کو تیار ہیں اور یہ باتیں طالبان علی الاعلان کر چکے ہیں، ان کی یہ تمام باتیں ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔ طالبان نے روس میں یہ اقرار کیا تھا۔ پہلے ان کی رہبری آئی ایس آئی کر رہی تھی اور اب امریکہ کر رہی ہے۔ اسی طرح ایرانی رافضی شیعہ ان کی رہبری کر رہے ہیں اور خودیہ اظہار کرتے ہیں۔ اب کچھ کہنے کو باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی ان کے یہ مطالبات مان لے تو یہ اپنی مسلح جدوجہد کو چھوڑنے کو تیار ہیں۔ کوئی ان کو صرف اور صرف اقتدار کا خواب ہی دکھا دے تو یہ مسلح جدوجہد کو چھوڑنے کو تیار ہیں۔

**میرے عزیز بھائیو!** یہ طالبان کا پانچواں ناقض تھا۔ یہ جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور جہاد سے انکار کرتے ہیں، جہاد کو معطل کرتے ہیں، اور اس کو اسلام سے ختم کرنا چاہتے ہیں، اور ان ہی گروہوں کے متعلق نبی ﷺ فرماتے ہیں: یہ تمام گروہ جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے اور وہ ہے الجماعت، وہ خلیفہ کا گروہ ہو گا۔

اسی طرح یہ لوگ بھی شریعت سے جہاد ختم کرنا چاہتے ہیں، شریعت سے قتال ہٹانا چاہتے ہیں اور جہاد کی جگہ پر جمہوریت جیسے مختلف رنگین نعروں کو صلح و امن کے نام پر اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی مقصد اور ہدف ان عام ملکوں کا بھی ہے، یہی ہدف سعودی حکومت کا بھی ہے اور یہی ہدف امریکہ کی حکومت کا بھی ہے اور اسی طرح دنیا بھر کے کفار بھی کا یہی ہدف ہے۔ اقوام

متحدہ نام نہاد امن کے نام پر یہی سب کچھ کر رہی ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: بعثت بالسيف بين يدي الساعة۔ ہم نے اوپر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے ساتھ اللہ رب العالمین کا قول بھی ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور پورا کا پورا دین اللہ کا ہو جائے، اور اس زمین کو شرک، بدعات و فساد سے پاک کر دو۔

**میرے عزیز بھائیو!** یہ بات واضح ہو گئی کہ طالبان جہاد نہیں کر رہے۔ ان کی اس جنگ کو جہاد نہیں کہا جائے گا۔ ہر وہ مسلم جو اللہ رب العالمین کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اس کو چاہیے کہ خلافت اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو کر خلافت اسلامیہ کا ایک جنگجو بن جائے، خلیفۃ المسلمین ابو ابراہیم القرشی رحمۃ اللہ علیہ کا سپاہی بن جائے۔ اس کی یہ کوشش اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہوگی، اس کا خون قیمتی ہو جائے گا اور اس کوشش پر اسلامی نظام قائم ہو گا۔ ان شاء اللہ۔ کیونکہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کا ہدف اور مقصد اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنا ہے۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو اپنے اس ہدف اور مقصد میں کامیاب کرے اور اللہ رب العالمین ہم سب کی کوشش اور محنت پر ایک قوی اور مضبوط اسلامی نظام قائم کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

**میرے عزیز و موحد مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ**  
یعنی گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ ان تمام  
گروہوں میں ہم نے سب سے پہلے طالبان کا انتخاب کیا تھا اور  
یہاں تک پانچ نواقض بیان کئے تھے۔

آج یہاں ہم طالبان کے دو مزید نواقض کا ذکر کریں گے۔

طالبان کا چھٹا ناقض یہ ہے کہ انہوں نے حدود معطل کر دی ہیں  
اور ساتواں ناقض ان کا یہ ہے کہ انہوں نے شرعی حدود کو  
تبدیل کر دیا ہے۔ اس ناقض کے ساتھ، اس جنایت کے ساتھ،  
اس گناہ کے ساتھ طالبان تین ملتوں (یہود، نصاریٰ اور  
مسلمان) کے اتفاق سے کافر بن چکے، کیونکہ یہ بات کسی سے  
ڈھکی چھپی نہیں کہ طالبان نے شرعی حدود کو معطل کر دیا ہے،  
حدود کو ساقط کیا ہوا ہے، حدود کو نافذ نہیں کرتے اور اسی طرح  
شرعی حدود کے بجائے انہوں نے اپنے وضعی قوانین اور  
وضعی سزائیں مقرر کی ہیں۔ چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے بلکہ اس کے  
بال کاٹتے ہیں، ڈنڈوں سے اس کو مارتے ہیں، اس کے  
چہرے کو کالا کر دیتے ہیں اور اسی طرح محسن شادی شدہ زانی کا  
یہودیوں کی طرح چہرہ کالا کر کے گدھے پر بٹھاتے ہیں۔ تو بہ



کے ساتھ محصن زانی کو معاف کر دیتے ہیں، قذف کی کوئی حد نہیں ہے۔ اسی طرح تمام شرعی حدود کو انہوں نے معطل کر دیا ہے، حدود کو ساقط کر دیا ہے، اس میں تغیر لاکچے ہیں۔ یہ اب خود کو بین الاقوامی قوانین کے ساتھ برابر کر رہے ہیں، کیونکہ اقوام متحدہ ہر گزان کو رجم کی اجازت نہیں دیتی۔

### ان نواقض پر بعض دلائل:

**پہلی دلیل:** 14 جولائی 2020 میں طالبان نے اپنے ایک ویب سائٹ سے ولایت لغمان کے الیشن علاقہ سے چوروں کی تصاویر شائع کیں، جن میں کچھ چوروں کو پکڑا ہوا ہے اور ان کے سر کے بالوں سے کچھ حصہ کاٹ چکے ہیں اور ان کا منہ کالا کر کے سر کے اوپر کیچڑ ڈال کر اور منہ میں چپل ڈال کر یہ سزا دی ہے اور پھر اس پر یہ بھی لکھ دیا کہ

• اقوام متحدہ کو خوش کرنے کیلئے اور اقوام متحدہ میں مستقل رکنیت حاصل کرنے کیلئے طالبان نے تمام شرعی حدود میں تحریف کر کے اپنے وضعی قوانین لاگو کر رکھے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ہم جنس پرست کو قتل کرنے کے بجائے اسے ڈنڈوں سے مارنے کے بعد چھوڑ دیا۔ [ویڈیو دیکھیں۔]

اسی طرح ہم جنس پرستوں کو منہ کالا کر کے علاقہ بدر کر دیا گیا۔ [دیکھنے کیلئے یہاں کلک کریں۔]

اسی طرح کی دوسری غیر شرعی سزائیں ہیں، جو انہوں نے نافذ کر رکھی ہیں۔ پھر یہ خود کو مجاہدین بھی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پورے ملک میں اسلامی حکمرانی لائیں گے۔ ہم ان شاء اللہ ان میں سے بعض کے دلائل اپنی جگہ پیش کریں گے۔

اگر افغان حکومت اس طرح کی سزائیں دے گی تو ایک مہینے میں ہی چوروں کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔ • انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ طالبان کی شریعت ہے۔ کیا ہماری شریعت میں چور کے لئے یہ سزا مقرر ہوئی ہے؟! ہماری شریعت میں، ہمارے دین میں تو اللہ جَبَّارٌ عَلَیہ نے یہ سزا مقرر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا  
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
حَكِيمٌ ﴿۳۸﴾

”اور جو چوری کرے، مرد ہو یا عورت، ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے فعلوں کی سزا اور اللہ کی طرف سے عبرت ہے اور اللہ زبردست (اور) صاحب حکمت ہے۔“ [المائدہ: ۳۸]

اللہ نے تو چور کی یہ سزا مقرر کی ہے، نہ کہ یہود کی طرح چور کا منہ کالا کر کے چھوڑ دیا جائے یا ان کے سر سے بال کاٹ دیئے جائیں اور اسی طرح ان کے سر پر کچھڑ ڈالنا اور پھر ان کے منہ میں چپل گھسیڑ دینا۔ لیکن طالبان مجبور ہیں، کیا کریں اقوام متحدہ کے قوانین کے ساتھ خود کو برابر کرنا جو ہے، کفار کو عجیب

• ان تصاویر میں سے ایک تصویر یہاں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ چوروں کے ہاتھ کاٹنے کے بجائے سر کے بال کاٹے جا رہے ہیں۔ [ویڈیو دیکھئے]

عجیب طریقوں سے یہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم سے بے فکر ہو جاؤ، ہم نے یہود سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم تو فقط اسلامی نظام کا نام لیتے ہیں۔ منہ کالا کرنے کے سوا تم اور کوئی حد نہیں دیکھو گے۔ یہ ہے طالبان کا کردار۔

**دوسری دلیل:** 24 ستمبر 2020 کو طالبان نے ایک اور ویڈیو ریلیز کی، زابل ولایت سے کچھ چوروں کو پکڑا ہوا ہے، ان میں کچھ قاتلین بھی ہیں، ایک عام آدمی کو قتل کر کے اس کی گاڑی چھین لی تھی۔ طالبان نے تمام عوام کو جمع کیا اور ڈنڈوں سے انہیں مارا۔ عوام بھی امارت اسلامی زندہ باد کا نعرہ لگاتی ہے۔

**تیسری دلیل:** ہلمند میں کچھ چوروں کو پکڑا ہوا تھا اور سب چوروں کے منہ کالے کئے ہوئے تھے۔ اس طرح مثالیں اور دلیلیں بہت ہیں۔ کسی بھی علاقے میں طالبان جب چور کو پکڑتے ہیں تو ان کا چہرہ کالا کرتے ہیں اور ان کے گلے میں برتن ڈالتے ہیں، اسی طرح اور باقی جتنے بھی ویڈیوز انہوں نے ریلیز کئے ہیں، ان میں انہوں نے ان

• ہرات پر قبضہ کرنے کے بعد طالبان نے چند چوروں کو یہ سزا دی کہ ان کا منہ کالا کر کے چوک پر ان کا تماشہ بنایا گیا۔ اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ العیاذ باللہ۔۔۔ [ثبوت ملاحظہ کیجئے۔]

• اس شخص نے گاڑی چوری کی اور پکڑا گیا تو طالبان نے انہیں کیا سزا دی؟ [ویڈیو کا لنک ملاحظہ کریں۔]

کے بال کاٹے ہوئے ہیں۔ اس طرح کی سزا دینے کے علاوہ چوروں کو کچھ نہیں کہتے، ان سے قصاص نہیں لیتے، فقط قومی ملک کی طرح گھر جلا دیتے ہیں اور علاقے سے باہر بھیج دیتے ہیں، یہ سب اس لئے ہے یہ اللہ کے بجائے قوموں کا لحاظ کرتے ہیں، کیونکہ پھر ان کو ریاست نہیں ملے گی، پھر عوام ان کو پسند نہیں کرے گی۔ طالبان کے زیر کنٹرول جتنے بھی علاقے ہیں، کسی بھی علاقہ میں ابھی تک کسی کو رجم نہیں کیا۔

چوروں کو اس طرح سزائیں دینے کی وجہ سے طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں چور اب تک چوری کرنے میں لگا ہوا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ بس یہ میرے سر پر کچھ ڈال کر اور منہ کالا کر کے، ویڈیو یا تصویر بنا کر دنیا کو دکھانے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے، منہ کالا ہونے کی وجہ سے لوگ تو ویسے بھی مجھے نہیں پہچانیں گے۔ اسی طرح قاتل، قتل کرنے پر بے خوف ہے کہ میرا ایک گھر ہے، خیر ہے یہ جل جائے، اس کو یہ آگ لگا دیں، لیکن میرا جود دشمن ہے، میں اس کو قتل کر دوں۔ اس طرح یہ مفہم دین گندے کام بے خوف ہو کر کرتے ہیں۔

• اس ویڈیو میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اعلان کرنے والا چور کا ہاتھ کاٹنے کی سزا کے متعلق قرآن سے آیات پڑھتا ہے۔ پھر چوروں کو لایا جاتا ہے اور ان کے ہاتھ کاٹنے کے بجائے بال کاٹ کر فارغ کر دیا جاتا ہے۔ یہ شریعت کے ساتھ تسخیر نہیں تو اور کیا ہے؟ [دیکھنے کیلئے کلک کریں۔]

انہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَيْتُوا كَمَا  
كَيْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ  
بَيِّنَاتٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

”بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت  
کرتے ہیں وہ ذلیل کئے جائیں گے۔ جیسے ان سے  
پہلے کے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور بیشک ہم  
واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لئے تو  
ذلت والا عذاب ہے۔“ [المجادلہ: ۵]

مخالفت کرنے سے مراد اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں کو نہ ماننا اور  
ان کے بجائے کچھ دوسری حدیں مقرر کر لینا ہے۔ ابن جریر  
طبری اس آیت کی تفسیریوں کرتے ہیں:

أَيُّ يَخَالِفُونَ فِي حُدُودِهِ وَفَرَائِضِهِ  
فَيَجْعَلُونَ حُدُودًا غَيْرَ حُدُودِهِ۔  
”یعنی وہ لوگ جو اللہ کی حدود اور اس کے فرائض  
کے معاملہ میں اس کی مخالفت کرتے ہیں اور

• طالبان کی طرف سے چور کو خود ساختہ سزاؤں کے دلائل ہم پہلے دے چکے  
ہیں۔ ہم یہاں مزید چند ویڈیو ثبوت پیش کرتے ہیں، تاکہ قارئین کرام  
طالبان مرتدین کی حقیقت کو جان لیں کہ یہ لوگ بدحواسی میں چور پر اپنی وضع  
کردہ کوئی ایک سزا بھی نافذ نہیں کر پاتے۔ بلکہ ہر چور کو الگ الگ طریقہ  
سے سزا دی جاتی ہے۔ [دیکھنے کیلئے [یہاں](#)، [یہاں](#) اور [یہاں](#) کلک کریں۔]

اس کی مقرر کی ہوئی حدوں کی جگہ دوسری حدیں  
تجویز کر لیتے ہیں۔“

بیضاوی نے اس کی تفسیریوں کی ہے:

أَيُّ يَعَادُونَهُمَا وَيَشَاقُونَهُمَا أَوْ يَضْعُونَ أَوْ  
يَخْتَارُونَ حُدُوداً غَيْرَ حُدُودِهِمَا۔  
”یعنی اللہ اور اس کے رسول سے مخاصمت اور  
جھگڑا کرتے ہیں، یا ان کی مقرر کی ہوئی حدوں کے  
سوا دوسری حدیں خود وضع کر لیتے ہیں یا دوسروں  
کی وضع کردہ حدوں کو اختیار کرتے ہیں۔“

کُتِبَتْ کے معنی کسی کو غصہ کی حالت میں ذلیل و رسوا کرنا اور دھکے  
مار کر باہر نکال دینا اور ہلاک کرنا کے معنوں میں آتا ہے۔  
مطلب یہ ہے کہ جو قویں اللہ کے احکام کی مخالفت پر اتر آئی  
تھیں، اللہ نے انہیں ذلیل و رسوا کر دیا تھا، اور اگر اب تم وہی کام  
کرو گے تو تمہارا بھی ویسا ہی انجام ہو گا، دنیا میں تو ذلیل و رسوا  
ہو گے ہی، لیکن آخرت میں جو عذاب دیا جائے گا وہ بھی ذلیل و  
رسوا کرنے والا ہو گا۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ اللہ نے ان پر کفر کا  
فتویٰ لگایا ہے اور ان کے لیے ذلیل اور رسوا کر دینے والا عذاب  
ہے۔ اللہ رب العالمین کے اس کلام سے یہ واضح ہوا کہ طالبان کافر  
ہیں اور اگر ان کا خاتمہ انہی اعمال پر ہوا، تو بہ نہیں کی، تو رب  
العالمین انہیں سخت عذاب دے گا۔ دنیا میں بھی انہیں ذلیل  
کرے گا، جیسا کہ ہو رہے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

جس کسی نے انبیائے کرام علیہم السلام کی شریعت کو تبدیل کیا اور نیا قانون بنایا اور اپنی طرف سے ایک نیا دین بنایا تو اس کی تابعداری باطل ہے اور رب العالمین کی اس آیت کے مصداق ہے: اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَآذِنْ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿۲۶﴾ ”کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں، جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (اسی وقت) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔“

تو شیخ الاسلام رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہود نصاریٰ اس بات کی وجہ سے کافر ہو گئے کہ وہ منسوخ اور تبدیل شدہ دین پر عمل کر رہے تھے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کی بات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی بھی وضعی قوانین بناتا ہے تو ان لوگوں نے خود کو اللہ کے ساتھ شریک کیا ہوا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ منسوخ دین پر عمل کرنے والے یہودی اور نصاریٰ کافر ہو گئے تو آج کوئی اللہ کے شرعی حدود کے مقابلے میں خود کے لیے

نئے قوانین بناتا ہے، تو کیا یہ لوگ کافر نہیں ہوں گے؟! امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”دین کے حدود، دین کے احکام کو تبدیل کرنے کی اجازت کوئی نہیں دیتا، لیکن جس نے بھی احکام تبدیل کرنے کا حکم دیا یا اس کی اجازت دی تو یہ اس کام سے کافر ہو جاتا ہے، مرتد ہو جاتا ہے، اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔“

ان اماموں کے اقوال کی روشنی میں طالبان کا کیا حکم ہے؟! یقیناً اسلام سے مرتد ہو گئے، نعوذ باللہ! طالبان نے شرعی حدود مکمل ساقط کر دیے ہیں۔ اس کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے، اس پر عمل نہیں کرتے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجموع الفتاویٰ میں فرمایا ہے: یہ ظاہر بات ہے کہ جس کسی نے بھی دین کے کسی حکم، کسی بات، کسی امر، کسی نہی کو ساقط کیا، اس کو شریعت سے نکال دیا، وہ دین و شریعت جس پر اللہ رب العالمین نے انبیاء بھیجے تھے، تو یہ شخص مسلمانوں، نصاریٰ اور یہود کے اتفاق سے کافر ہے۔ طالبان نے شرعی حدود کو اسلام سے، دین سے، شریعت سے، قانون سے، نظام سے نکالا ہوا ہے۔ خود کو اقوام متحدہ کے قوانین کے ساتھ برابر کر دیا ہے، اسی وجہ سے ان تینوں ملتوں کے اتفاق سے یہ کافر ہیں۔

یہ ان علماء کرام کی تصریحات ہیں، یہ اس امت کے علماء



ہیں، سلف ہیں، یہ ان کے اقوال تھے جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کئے۔ ہم اس میں کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں کرتے اور نہ ہی اس میں کمی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی پر بہتان لگاتے ہیں۔ یہ ظاہر مثالیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں۔

لیکن جب خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کی طرف سے طالبان پر سخت تنقید کی گئی اور ان کو دنیا کے سامنے رسوا کیا تو طالبان کے قائدین نے اعلامیہ جاری کیا کہ محاکم کی سزا کی تصویر لینا منع ہے اور کسی بھی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی، اور محکمے کے علاوہ کسی کو یہ اجازت نہیں دی جائے کہ وہ کسی کو ڈنڈوں سے یا لاتوں سے مارے یا کسی اور قسم کی سزا دے۔ اعلامیہ جاری کرنا درحقیقت خود کو رسوا ہونے سے بچانا تھا۔ لیکن یہ اپنی رسوائی چھپا نہیں سکتے تھے۔ طالبان نے اپنی طرف سے خود ساختہ سزائیں مقرر کی ہوئی ہیں اس بات کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ طالبان لکھتے ہیں کہ:

جب امارت اسلامیہ قائم تھی، اس وقت خوست ولایت میں ایک چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور قاتل پر حد جاری کی گئی۔ کہتے ہیں کہ یہ سزائیں دینے کے بعد کوئی مائی کالا نہیں تھا کہ چوری کرتا، یا کسی کو قتل کرتا، اور کہتے ہیں کہ اب دیکھئے ولایت خوست کا کیا حال ہے؟ اور یہ خود اقرار بھی کر رہے ہیں کہ جس وقت ہم نے

ولایت خوست میں ایک چور کا ہاتھ کاٹا تھا اور ایک قاتل پر حد جاری کی تھی تو وہاں پر کیسا امن تھا اور اس کے بعد اب کیا حال ہے؟ یہ ان کا سر عام اظہار ہے کہ اب یہ حدود اللہ کا نفاذ نہیں کر رہے، اب اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہوتا تو یہ ضرور پیش کرتے کہ دیکھئے آپ خواہ مخواہ تنقید کر رہے ہیں، یہ دیکھیں، فلاں ولایت میں یہ حد نفاذ ہوئی ہے۔ یہ اس لیے نہیں کہتے کیونکہ یہ شرعی حدود نافذ نہیں کرتے، اور سابقہ باتوں کے لیے اب اعتبار اس لیے نہیں ہے کہ طالبان اب مرتد ہو چکے ہیں اور ہم نے مقدمے میں یہ بات ذکر کی تھی کہ سابقہ پر اعتبار تب کیا جائے گا، جب آپ کا حال اسلام پر ہو، لیکن جب طالب ار تداد میں چلتا ہی گیا اور اقوام متحدہ کے قوانین مان لیے، جمہوریت یعنی ڈیموکریسی کو مان لیا تو یہ اسلام سے خارج ہو گئے، تو اب ان کو سابقہ اعمال کچھ فائدہ نہیں دیں گے۔

طالبان کے پاس اب دو ہی آپشن ہیں یا تو کہیں کہ افغانستان میں ہمیں کہیں بھی تمکین حاصل نہیں ہے، اسی لئے ہم حدود جاری نہیں کرتے۔ یہ پہلی بات ہے لیکن اس بات کو طالبان خود رد کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمکین کے باوجود یقیناً انہوں نے حدود کو قصداً عمداً معطل کیا ہوا ہے، اسے ساقط کیا ہوا ہے، اس میں تغیر و تبدیلی لا کر اس کی جگہ پر اپنی خود ساختہ سزائیں مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اس صورت

میں یہ اسلام سے نکل چکے ہیں۔

اب آتے ہیں اس طرف کہ طالبان خود کیا کہتے ہیں۔ طالبان کیمرے کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، وہ افغانستان کے 70 اور کبھی 80 فیصد علاقے پر قبضہ کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ اتنے بڑے علاقہ پر ممکن ہونے کے باوجود کیوں شرعی حدود جاری نہیں کرتے؟! جبکہ میڈیا پر بیٹھ کے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس 80 اور کوئی کہتا ہے کہ 70 فیصد علاقہ ہے جو افغان حکومت کے پاس بھی نہیں ہے تو وہاں پر حدود کیوں جاری نہیں کرتے؟! پھر شریعت کو کیوں معطل کیا ہوا ہے اور ”تعطیل شریعت“ کرنا امت کے اتفاق کے ساتھ کفر ہے، یہ ارتداد ہے، یہ اسلام سے نکلنا ہے۔

• اب جبکہ طالبان افغانستان پر اپنی حکومت قائم کر چکے ہیں۔ لیکن ہم نے ابھی تک کسی حد کو نافذ ہوتے نہیں دیکھا۔ بلکہ دولت اسلامیہ کے شیوخ کی کبھی گئیں باتیں سو فیصد درست ثابت ہو چکی ہیں کہ طالبان نے قصداً و عمدہ حدود کو معطل کر رکھا ہے۔ یہ سب وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس طرح سے عالمی برادری (اقوام متحدہ) انہیں تسلیم کر لے گی۔ بطور ثبوت ہم یہاں طالبان کے وزارت برائے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے دفتر کے ڈائریکٹر کا ویڈیو پیش کر رہے ہیں، جس میں وہ کہتے ہیں: ”ہم ابھی اسلامی حدود نافذ نہیں کر سکتے، کیونکہ پھر اقوام متحدہ یعنی عالمی برادری اسلامی امارات کو قبول نہیں کرے گی۔“ [ویڈیو دیکھنے کیلئے کلک کریں۔]

پس ثابت ہوا ہے کہ ان کا شریعت سے حسد و بغض اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے اور کفار و مشرکین کے خوف کی وجہ سے ہے اور یہ دونوں باتیں ہی ان کے کفر و ارتداد پر دلالت کرتی ہیں۔

کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ کبھی بھی ایک رسمی ویڈیو میں ثابت نہیں کر سکتے کہ انہوں نے حدود اللہ کا نفاذ کیا ہوا ہے۔ نہ تو کبھی ایسی ویڈیو آئی ہے کہ جس میں انہوں نے کسی زانی محسن کو رجم کیا ہو؟ اور نہ ہی کوئی ایسی ویڈیو رلیز ہوئی ہے کہ جس میں انہوں نے چور کا ہاتھ کاٹا ہو یا کبھی ردت کے مرتکب شخص پر حد جاری کی ہو۔ لیکن اگر خود کو اچھا دکھانے کے لئے کبھی کوئی ویڈیو جاری کر بھی دیں تو بھی اس کا اعتبار نہیں، کیونکہ یہ سینکڑوں در سینکڑوں نواقض میں واقع ہوئے ہیں۔ ان کے تمام اعمال ان کے اسلام سے نکلنے کی گواہی دیتے ہیں۔

ان ہی گروہوں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

• طالبان مرتدین پہلے یہ بہانہ بنا کر بھاگتے تھے کہ اب جنگ کا وقت ہے، دار الحرب ہے، ممکن تو ہے لیکن کامل نہیں ہے، بارڈروں کی سکیورٹی مکمل نہیں ہے وغیرہ وغیرہ بے بنیاد بہانے بنا کر شریعت اسلامی کو نافذ کرنے سے اپنے آپ کو چھڑاتے تھے، جبکہ آج کل تو ان کی طرف سے خود ساختہ سب شرائط مکمل ہو چکی ہیں، اب تو حکومت بھی ان کی ہے، بارڈروں کی مکمل سکیورٹی بھی ان کے پاس ہے، پھر کیوں شریعت نافذ نہیں کرتے؟! یادہ سا جواب یہ ہے کہ طالبان مرتدین کی جنگ شریعت کے نفاذ کیلئے نہیں تھی بلکہ اپنے وطن افغانستان کو آزاد کرنے کیلئے تھی، بس صرف جہاد کا نام استعمال کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے تھے، اسی لئے تو آج کل حقیقی اسلام کی بات کرنے والوں کو یا تو قید کرتے ہیں یا بے دردی سے شہید کرتے ہیں، اور ان کے مدارس بند کر دیتے ہیں، جبکہ اہل شرک کو کھلی آزادی ہے بلکہ ان کو سکیورٹی دی جاتی ہے۔

وإن أمتي ستفترق على اثنتين وسبعين  
فرقة كلها في النار إلا واحدة وهي الجماعة۔  
”میری امت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی،  
سوائے ایک فرقے کے سب کے سب جہنم میں  
جائیں گے، اور وہ جماعت والافرقہ ہوگا۔“

یہ گروہ اور فرقہ خلیفۃ المسلمین کا ہوگا، امام المسلمین کا ہوگا، یہ  
حق پر ہوگا، یہ جہنم کی آگ سے بچے گا، یہ نواقض سے بچے گا۔  
ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آپ سب نے نبی ﷺ کی پیشگوئی دیکھ  
لی؟ تو میرے عزیز بھائیو! خلیفۃ المسلمین کے ساتھ بیعت کر لو  
اور امارت کے جنگجوؤں تک یہ پیغام پہنچادو، باقی تنظیموں کو  
بھی یہ خبر دے دو کہ تمہاری موت جاہلیت کی موت ہے اور  
اگر تمہیں اس حال میں موت آتی ہے تو یہ ارتداد کے حالت  
میں موت ہوگی۔ نعوذ باللہ! اس لئے توبہ کیجئے اور خلافت  
اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو جائیے۔ اگر خلافت اسلامیہ  
کے ساتھ نہیں جاملتے تو اپنے گھروں میں بیٹھ جائیے اور ان  
گمراہ فرقوں، گمراہ گروہوں سے اعلان برائت کیجئے۔ اللہ رب  
العالمین آپ کو معاف فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ جلّ جلالہ ہم سب کو ہر قسم کے کفر و شرک اور بدعت سے  
بچائے رکھے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے، ان تمام  
گروہوں میں ہم نے سب سے پہلے طالبان کا انتخاب کیا تھا اور  
یہاں تک ہم نے سات ۷ نواقض بیان کئے تھے۔ آج ہم  
طالبان کے کچھ مزید نواقض کا ذکر کرتے ہیں۔

آٹھواں ناقض طالبان کا یہ ہے کہ یہ حکم بغیر ما انزل اللہ  
کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے  
نہیں کرتے اور یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے کہ جب کسی  
معاشرے سے توحید اٹھ جاتی ہے، اللہ کے نازل کردہ قوانین  
کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیے جاتے ہیں تو پھر اس کی جگہ  
شرک لے لیتی ہے۔ طالبان نے جب اللہ کے نازل کردہ  
قوانین پر فیصلے کرنا چھوڑ دیا، تو اس کی جگہ خواہ مخواہ وضعی  
قوانین، قبائلی رسم و رواج اور جرگے، اور بغیر ما انزل اللہ پر ہی  
فیصلے کریں گے۔

طالبان کا نواں ناقض یہ ہے کہ وہ اپنے مسئلے غیر اللہ کے سامنے  
رکھتے ہیں، طاغوت سے فیصلے کراتے ہیں، طاغوتی محکموں میں  
جاتے ہیں، مرتد اور اصلی کفار کو اپنا ثالث اور قاضی بناتے ہیں۔

طالبان کا دسواں ناقض یہ ہے کہ پہلے بھی طالبان قانون وضع کرتے تھے، لیکن آج بالکل ظاہر ہو گئے، افغان حکومت کے ساتھ نئے نظام اور قانون کیلئے میننگ کرتے ہیں کہ آئندہ کیسا نظام بنایا جائے۔ اس کو وضع قانون کہتے ہیں۔ انہی باتوں کی وجہ سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

آٹھویں ناقض کے بارے میں بات مشہور ہے کہ طالبان اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں اپنے رسم و رواج اور جرگہ پر فیصلے کرتے ہیں اور ملک کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ آپ اپنے رسم و رواج کے مطابق فیصلہ کرے، بلکہ طالبان جب خود بھی فیصلہ کرتے ہیں تو خود بھی پوچھتے ہیں کہ تمہارے لئے کونسا فیصلہ کریں؟ شرعی فیصلہ کریں یا پشتون رواج کے مطابق فیصلہ کریں؟! تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے پشتون رواج کے مطابق فیصلہ کیجئے، اس لئے کہ اس میں ظاہراً آسانی ہوتی ہے، اور طالبان اسی رسم و رواج کے مطابق فیصلہ کر دیتے ہیں، لوگوں کو ناراض نہیں کرتے بلکہ اللہ رب العالمین کو ناراض کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

اور یہ باتیں بھی پہلے بیان ہو چکیں کہ طالبان قاتل کے بارے میں شریعت کا فیصلہ نہیں کرتے جو کہ قصاص ہے۔ ایک نفس دوسرے نفس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا، قصاص لیا جائے گا، یہ رب العالمین کا نظام ہے، یہ اس کا قانون ہے۔ مگر طالبان فقط گھر جلانے پر معاف کر دیتے ہیں۔

جرگہ کے بارے میں طالبان کہتے ہیں کہ جرگہ یقیناً اسلام اور پشتون قوم کا ایک اچھا عمل ہے، لیکن جرگے میں قوم اور وطن کے غیور اور باہمت لوگ بیٹھیں گے۔ سبحان اللہ! دینی لوگوں کا نہیں کہتے ہیں دین دار لوگوں کو بٹھائیں گے، دین دار کو چھوڑ کر قومی و طنی ملک کو بٹھاتے ہیں، اور اپنے رسم و رواج کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ طالبان کی حکم بغیر بما انزل اللہ کی مثالیں ہیں۔

یہ عام جرگے جو ہوتے ہیں، یہ دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ جرگہ ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کے مابین صلح کرائی جاتی ہے جس میں کسی بھی غیر اللہ کے قوانین پر فیصلہ نہیں ہوتا، اللہ رب العالمین کے حدود اس میں ضائع نہیں ہوتے، اللہ رب العالمین کا حق اس میں مخلوق کو نہیں دیا جاتا، ان جرگوں کو ہم کفر نہیں کہتے۔ بلکہ ہم تو اس جرگہ کو کفر کہتے ہیں، جس میں اللہ کا حق کمزور بندوں کو دیا جاتا ہے اور اللہ رب العالمین کے مقابلے میں دوسرے حدود مقرر کئے جاتے ہیں، اپنے رسم و رواج پر اللہ کے نظام، اللہ کے قانون، حدود اللہ، رجم، قصاص، اسی طرح چوری کرنے کے حدود کو ختم کر دیا جاتا ہے، انہیں شریعت سے نکال دیتے ہیں اور اللہ رب العالمین کے ساتھ اپنے آپ کو

• طالبان نے چوروں پر خود ساختہ شریعت کا نفاذ کرتے ہوئے ان کے منہ کالے کئے اور درے مارے۔ یہ ہے وہ شریعت جس کا طالبان ملیشیاء نے وعدہ کیا تھا۔ [ویڈیو دیکھیں۔]



قانون ساز اور شارع بناتے ہیں۔ یہ جرگے چاہے گاؤں میں ہوں، تب بھی کفر ہیں، چاہئے ضلعی سطح پر ہوں، چاہے پارلیمنٹ کی سطح پر ہوں، یہ تمام کے تمام کفر ہیں اور اس کے فاعلین اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے متعلق اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الْكَافِرُونَ ﴿۴۳﴾

”اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، وہ پورے اور پختہ کافر ہیں۔“ [المائدہ: ۴۴]

تو طالبان اس ناقض کی وجہ سے اسلام سے خارج ہوئے۔

نواں نواقض یہ تھا کہ یہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے جاتے ہیں۔ افغان حکومت کے ساتھ ان کی اقتدار اور کرسی کے لئے جو جنگ جاری ہے، اس کا فیصلہ یہ کس سے کرواتے ہیں؟؟ کیا یہ فیصلہ انہوں نے عالمی برادری اقوام متحدہ کے سامنے نہیں رکھا؟؟؟ کبھی قطر میں بیٹھے ہوتے ہیں تو کبھی ایران جا رہے ہوتے ہیں، کبھی ماسکو میں برادر اور خلیلزاد مرتدین ایک دوسرے کو گلے اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! اور ان کے فیصلے ایران، پاکستان، قطر اور روس و چین جیسے غلیظ کفار کرتے ہیں۔ عالمی قوانین کے مطابق یہ مذاکرات اور صلح

انہوں نے جاری رکھی ہوئی ہیں۔

اور ان کے یہ قوانین ماننا، اس کی طرف رجوع کرنا، اس کی طرف اپنے فیصلے لے جانا، اسے عبادت کہا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ اطاعت میں طاغوت ہے۔ فیصلے میں، حکم میں، اختیار میں شریعت کے حدود سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ان تمام ممالک کے قوانین کفریہ ہیں، اس پر فیصلے کرنا، ان سے انصاف کا مطالبہ کرنا، اس پر اپنا تنازعہ ختم کرنا، یہ اللہ رب العالمین کے قانون پر کفر کرنا ہے اور یہ کفار کی کوشش ہوتی ہے۔ ایک مشہور حدیث قدسی ہے، جسے عیاض بن حمار مجاشعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں ارشاد فرمایا:

وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمُ وَإِنَّمَهُمُ  
أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ  
وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ  
أَنْ يُشِيرَ كُوَابِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا۔

”میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر) اور بعض نے کہا: مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط  
قَالُوا بَلَى [الأعراف: ۱۷۲] پھر ان کے پاس شیطان آیا اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان

کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے  
ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کہیں اور ان کو  
میرے ساتھ شرک کرنے کا حکم کیا، جس پر میں  
نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔“

اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے تمام بندوں کو توحید پر پیدا کیا  
ہے، لیکن یہ شیاطین ان کے پاس آتے ہیں، اقوام متحدہ کے نام  
سے شیاطین، کفریہ حکومتوں کے نام سے انسی شیاطین، اور ان کو  
راہ راست سے ہٹاتے ہیں، جو چیزیں میں نے حلال کی ہیں،  
قانون اور نظام میں نے نازل کیا ہے، اس سے ان کو ہٹاتے  
ہیں اور اسے حرام قرار دیتے ہیں اور اس پر پابندیاں لگاتے ہیں  
اور اس نظام اور قانون کو قبول کرنے والوں پر الزامات و  
بہتانات باندھتے ہیں، مختلف القاب سے مسمیٰ کرتے ہیں،  
جیسا کہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے ساتھ کرتے ہیں۔ اللہ  
رب العالمین فرماتے ہیں کہ شیطان انہیں حکم دیتا ہے کہ جو  
قانون اللہ نے نازل نہیں کیا یعنی غیر اللہ کے قانون کو مانو اور  
اللہ کے ساتھ شرک کرو۔

جب ملا محمد عمر کی وفات کی خبر پھیل گئی اور اختر منصور کی  
حقیقت سے باقی طالبان بھی واقف ہوئے، تو اس وقت طالبان  
میں اقتدار کے وجہ سے تنازعہ کھڑا ہوا، جس کا فیصلہ ممکن نہ تھا۔  
آخر کار طالبان اپنا یہ فیصلہ آئی ایس آئی کے سابق جنرل حمید گل  
کے پاس لے گئے، اور طویل بحث کے بعد حمید گل اس بات پر

آمادہ ہوا کہ اختر منصور کو امارت کا امیر مقرر کیا جائے۔ یہ فیصلہ سب سے منوایا گیا، کسی نے اپنے مرضی سے قبول کیا اور کسی کو آئی ایس آئی نے زبردستی قبول کروایا۔ استاد یا سر کی طرح بہت سے مجاہدین کو جیلوں میں ڈالا گیا اور قتل کر دیا گیا، اختر منصور جیسے منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

”سو قسم ہے تیرے رب کی! یہ مؤمن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔“ [النساء: ۶۵]

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحٰكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۚ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾

”کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ

ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اُتارا گیا ہے، اس پر ان کا ایمان ہے۔ لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں۔ طاغوت تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور ڈال دے۔“ [النساء: ۶۰]

کیا آج اقوام متحدہ طاغوت نہیں ہے؟! جنرل حمید گل طاغوت نہیں تھا؟ جن کی طرف یہ اپنے فیصلے لے جاتے تھے۔ کیا پاکستان کی مرتد حکومت طاغوت نہیں ہے؟! جس کی طرف یہ اپنے فیصلے لے جاتے ہیں۔ کیا روس دہریہ طاغوت نہیں ہے؟! جس کی طرف یہ اپنے فیصلے لے جاتے ہیں۔ کیا چین اور ایران کے کفار طواغیت نہیں ہیں؟! جس کے پاس یہ اپنے فیصلے لے جاتے ہیں۔ کیا خلیفہ زاد مرتد طاغوت نہیں ہے؟! جس کے پاس یہ اپنے فیصلے لے جاتے ہیں۔

رب العالمین نے ان جیسے لوگوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ دیا ہے کہ یہ ہر گز مؤمن نہیں ہو سکتے۔

ان آیات میں اللہ رب العالمین نے کفر کا ارادہ کرنے والوں کو اور کفری ممالک اور طواغیت کی طرف فیصلہ کے صرف ارادے پر کافر قرار دیا۔ طالبان جو اتنے برے اعمال کر چکے ہیں تو کیا یہ کافر نہیں ہوئے؟!؟

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جس کسی نے بھی اپنا فیصلہ کتاب و سنت پر نہیں کیا، کتاب و سنت کی طرف رجوع نہیں کیا، تو یہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔“

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

”جو بھی محمد ﷺ پر نازل کی ہوئی شریعت کو چھوڑ کر دوسری منسوخ شدہ شریعتوں کی طرف فیصلہ لے گیا، وہ مرتد ہو گیا۔“

اگر منسوخ شریعتوں کا یہ حال ہے تو ’یاسا‘ یا ’یاسق‘ نامی قانون کی طرف جو فیصلہ لے کر جاتا ہے اور اس کو اللہ کے قانون پر مقدم کرتا ہے، اس کا کیا حال ہوگا؟ وہ تو بلا شک تمام مسلمانوں کے اجماع سے مرتد اور کافر ہے۔

آج جو طالبان نے اپنے فیصلے خلیلزاد، امریکہ، پاکستان مرتد حکومت اور ماسکو میں روس کے سامنے رکھ دیئے ہیں، تو کیا یہ امت کے اجماع سے کافر نہیں ہوئے؟ ہم پر تو تم خوارج کا ٹھپا لگا دو گے، لیکن حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا کہو گے؟ اللہ رب العالمین کی ان آیات کے ساتھ کیا کرو گے؟!

علامہ جمال الدین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اللہ نے طاغوت کی طرف فیصلے لے جانے کو

طاغوت پر ایمان قرار دیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ طاغوت پر ایمان لانا اللہ رب العالمین کے ساتھ کفر ہے، جس طرح طاغوت سے کفر اللہ پر ایمان ہے۔“

یہ طالبان کے کچھ افعال تھے، جو ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیے کہ یہ اپنے فیصلے کفار اور طاغوت کی طرف لے جاتے ہیں، باقی موضوع بہت لمبا ہے۔

دسویں ناقض کی طرف آتے ہیں: طالبان قانون وضع کرتے ہیں۔ اگر آج طالبان افغان حکومت کے ساتھ قطر میں بیٹھے ہیں یا روس میں یا باقی ممالک میں میٹنگ کرتے ہیں تو ان وضعی قوانین میں بس کچھ قوانین کے بدلنے کا کہہ رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نیا قانون، نیا نظام وضع کریں، اس طرح خود کو مشرعیٰ ٹھہرایا۔ عوام اور مشران جرگہ کے نام پر طالب اور افغان حکومت مشترکہ نظام اور قانون پر بحث کر رہے ہیں۔ کیا یہ اللہ کے حق کو لینا نہیں ہے؟! کہ آج افغانستان کالونی (بڑا) جرگہ، عوامی جرگہ یا پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینٹ ان باتوں پر کافر ہو جاتے ہیں کہ وہ قانون کی تعدیل، تردید کی بات کرتے ہیں۔ اب جب طالب نے یہ کام شروع کیا تو کیا یہ کافر نہیں ہوں گے؟! یہ شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ دنیا میں ایک شرعی حاکم کی معمولی تعزیرات میں دخل اندازی کرنا بھی جائز نہیں ہے، پھر طالبان کیلئے کہاں سے جائز ہو گا۔

رب العالمین، مالک الملک، زمین اور آسمان کے خالق کے قانون بنانے کا حق کیسے ایک کمزور بندے کو دیا جاسکتا ہے؟! اللہ رب العالمین نے یہ اعلان کیا ہے: **ان الحكم الا للہ فیصلہ کا حکم، اختیار صرف اللہ رب العالمین کے پاس ہے۔ الا للہ الخلق والامر** پیدائش بھی اللہ رب العالمین کرتا ہے تو فیصلے کرنے والا بھی وہی ہے۔ اس کائنات میں اسی کا حکم چلے گا، فیصلے اور حکم کا اختیار اس عظیم و بلند و بالا تر رب کے لئے ہے۔

**میرے عزیز بھائیو!** اسلامی امت میں اور اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے جو قانون وضع کیا گیا، وہ تاتاریوں نے کیا تھا۔ آپ سب نے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی پڑھا کہ تاتاریوں کے 'یاسا' یا 'یاسق' نامی قانون کی طرف جو فیصلہ لے کر جاتا ہے، بلاشبک تمام مسلمانوں کے اجماع سے مرتد اور کافر ہے۔ وضع قانون میں کسی کا اختلاف ہے ہی نہیں، وضع قانون کرنے والے تو پکے اور پختہ کافر ہیں۔ طالب آج شیعہ ہزارہ، امریکہ، روس، پاکستان، ایران اور باقی کفری ممالک کی پسند سے ڈیموکریسی یعنی جمہوریت پر کھڑا جو قوانین بناتے ہیں تو کیا یہ مرتد نہیں ہوئے؟! عجیب ہے، طالبان کے حال پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ اگر آپ نے اس کفر کو ماننا تھا تو اتنے وقت سے جنگ کیوں کر رہے تھے؟ اپنی زندگی کیوں برباد کی؟ آخرت تو ویسے بھی تمہاری برباد ہے۔ اگر تم نے توبہ نہیں کی اور اللہ کے دین کی طرف رجوع نہیں کیا اور اللہ کے دین میں پورے کے



پورے داخل نہیں ہوئے۔ بیس سال پہلے جس چیز سے تم نے انکار کیا تھا، اب اسے کیوں مان رہے ہو؟! آج تم نے اس کو مان لیا تو اتنا خون کیوں بہایا گیا?! اس کفر کو اگر ماننا ہی تھا تو پہلے ہی مان لیتے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

**میرے عزیز دوستو!** یہ طالبان کے نواقض تھے کہ وہ لوگوں کے فیصلے شریعت پر نہیں کرواتے، اسی طرح اپنے تنازعات اور فیصلے غیر اللہ کے سامنے رکھتے ہیں۔ طاغوت کی طرف اپنے فیصلے لے جاتے ہیں اور یہ کہ طالبان قانون وضع کرتے ہیں۔ اور یہ باتیں امت کے اجماع سے کفر ہیں۔ اللہ رب العالمین ہمیں اس کفر سے اور ان نواقض سے بچائے رکھے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

• ہم یہاں آپ کو طالبان کی خود ساختہ شریعت کی ایک اور جھلک دکھاتے ہیں۔ طالبان نے 3 ستمبر 2021 کو، جبکہ افغانستان پر ان کا مکمل کنٹرول بھی ہو چکا تھا، 4 چوروں کو پکڑ کر ان کے ہاتھ کاٹنے کے بجائے خود ساختہ شریعت نافذ کرتے ہوئے پہلے کی طرح بال کاٹ دیئے اور روڈ پر کھڑا کر کے تماشا بنایا۔

جب طالبان ملیشیا کے حمایتوں سے اس خود ساختہ سزا کے بارے میں پوچھا جاتا تو کہتے ہیں کہ کچھ صبر کر لو، ابھی تو طالبان کو حکومت ملی ہے، ابھی ان کو مضبوط ہونے دو، پھر دیکھنا کیسی شریعت کی بہاریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ آج ہم نے خود ساختہ شریعت کی برائیاں اپنے آنکھوں سے دیکھ لی ہیں۔ [آپ بھی دیکھئے۔]

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ طالبان کے  
نواقض بیان کیے جا رہے تھے، تاکہ ہم خود کو اس گروہ سے دور  
رکھ سکیں اور مسلمانوں کو بھی ان کی اصلیت سے آگاہ کریں اور  
عوام کو ان کی نصرت سے روکیں۔ یہاں تک دس ۱۰ نواقض  
بیان ہو چکے ہیں۔

آج ہم طالبان کا گیارہواں (۱۱) ناقض ذکر کریں گے۔ ان کا  
گیارہواں (۱۱) ناقض یہ ہے کہ ان سے دنیا بھر کے طواغیت  
اور مرتدین راضی ہیں اور اس بات پر طالبان خود بھی گواہی  
دیتے ہیں۔ ہم آپ کے سامنے کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں:

• طالبان ترجمان ذبیح اللہ نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ: ”ہم فرانسیسی  
حکومت کے ساتھ عام ممالک کی طرح بین الاقوامی قانون کے مطابق  
سفارتی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔“ [انٹرویو ملاحظہ کیجئے۔]

قارئین! فیصلہ کیجئے کہ یہ بکتاب بڑا کفر ہے جو طالبان نے اپنی زبان سے  
نکالا ہے۔ یہ فرانس کی نجس حکومت کے ساتھ تعلقات بنانا چاہتے ہیں،  
باوجود اس کے کہ فرانس کی نجس حکومت ہمارے نبی ﷺ کی علی  
الاعلان توہین کرتی ہے۔

**پہلی مثال:** ملا برادر کے متعلق طالبان خود کہتے ہیں کہ امریکہ کے سابق صدر ٹرمپ نے ملا برادر کے ساتھ آدھا گھنٹہ تک بات کی تھی۔ کہتے ہیں کہ امریکہ کا صدر زیادہ باتیں نہیں کرتا۔ مزید کہتے ہیں کہ امریکی صدر کبھی کبھار کابل ادارے کا فون تک نہیں اٹھاتا، لیکن ملا برادر سے اتنی دیر تک بات کی۔ اس چیز پر یہ فخر کرتے ہیں کہ ہمارے امیر کے ساتھ امریکہ کا صدر آدھا گھنٹہ بات کرتا ہے اور افغان حکومت کے ساتھ نہیں کرتا۔ اس سے کیا سمجھ آتا ہے؟ اس سے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ امریکہ کا صدر ان سے راضی ہے! •

**دوسری مثال:** ماسکوروس میں طالبان کی جو کانفرنس ہوئی تھی، اس میں ان کے سیاسی دفتر نے یہ بات ظاہر کی کہ ہماری انتظامیہ اور امریکی انتظامیہ، خلیل زاد کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔ یہ تو طالبان کی اپنی کہی ہوئی بات ہے۔ اب کابل مرتد انتظامیہ کی بات سنئے وہ کیا کہتے ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ طالبان کو ہمارے مقابلہ میں زیادہ توجہ دے رہا ہے اور افغان حکومت کی

• اس بات کا اقرار کرتے ہوئے مارچ 2020 میں پاکستان دورے پر آئے طالبان کے مذاکراتی ٹیم کے سربراہ ملا برادر نے کراچی میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ”امریکی صدر ٹرمپ نے مجھ سے 35 منٹ فون پر بات کی، جبکہ وہ کسی سے 10 منٹ بھی بات نہیں کرتے۔“ [ویڈیو دیکھئے۔]

اور یہاں امریکی صدر ٹرمپ اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ ملا برادر سے 35 منٹ تک ”بہت اچھی بات“ کی ہے۔

کوششوں کو نہیں سراہتا، افغان حکومت کی خدمت کو نہیں دیکھتا۔ طالبان کے ساتھ امریکی انتظامیہ رابطے رکھتی ہیں اور تمام امور پر تبادلے ہوتے ہیں اور جہاں تک افغان حکومت ہے اس پر سب کچھ بند کیا ہوا ہے۔

**تیسری دلیل:** روس ماسکو میں 18 مارچ 2020 میں جو کانفرنس ہوئی تھی، طالبان نے بھی اس میں شرکت کی تھی اور بڑے فخر سے یہ اقرار کر رہے تھے کہ روس نے افغان حکومت کا استقبال نہیں کیا، جبکہ طالبان کا انہوں نے بہت ہی اچھے طریقے سے استقبال کیا۔ طالبان نے اور بھی بہت سے دعوے کیے ہیں کہ افغان حکومت کے ساتھ یہ جو فلاں کام اور فلاں کام ہوا، یہ طالبان کے کہنے پر ہوا۔ روسی حکومت کو بتایا تھا کہ تم نے یہ یہ کام، اس اس طریقے سے کرنے ہیں اور روسی حکومت نے بھی ان کو خوشی سے انجام دیا۔ یہ طالبان کی اپنی بات ہے جس کا انہوں نے خود اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد کابل کی مرتد حکومت نے بھی اس بات کی تائید کی کہ جو سہولیات وغیرہ طالبان کو دی گئیں تھیں، وہ کابل انتظامیہ کے لوگوں کو نہیں دی گئیں۔ (حالیہ دنوں میں خود روسی ایچی نے اعتراف کر دیا کہ افغان حکومت سے زیادہ طالبان کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔)

کفار کا طالبان سے راضی ہونا، کتنی بڑی دلیل اور کتنا بڑا ثبوت ہے کہ یہ خود انہی کی منہ سے نکلی ہوئی بات ہے۔ لیکن انہیں علم نہیں ہے کہ کافر کیوں ان کی عزت کرتے تھے، کیونکہ وہ ان

میں اپنا مقصد دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ تم سے راضی ہو گئے ہیں، اسی لیے تمہاری اتنی عزت کرتے ہیں۔

ذرا ہمیں بتائے کہ جب نبی ﷺ کفار کے ساتھ صلح کر رہے تھے، کافروں نے نبی ﷺ کو اتنے امتیازات دیے تھے!؟ لیکن یہاں پر وجہ یہ ہے کہ کابل مرتد انتظامیہ سے اب وہ فائدہ حاصل نہیں ہو رہا جو طالبان مرتدین سے حاصل ہو رہا ہے۔ وہی صلیبی ممالک جنہوں نے افغان حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا لیا تھا، وہ اب ان کو چھوڑ کر طالبان کے ساتھ کھڑے ہیں اور کابل انتظامیہ کو تنہا چھوڑ دیا۔ ایسا کیوں؟ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ یہ اس لیے کہ طالبان میں عقیدہ وی انحراف موجود ہے اور اسی کی بنیاد پر یہ لڑتے ہیں اور جہاں تک افغان حکومت کی بات ہے، کابل کی مرتد انتظامیہ کی بات ہے تو اس کے فوجی ایسے نہیں ہیں، افغان حکومت کے فوجی پیسے اور دنیا کی خاطر اس میں حصہ لیتے ہیں اور جمہوریت جیسے کفریہ نظام کو قبول کرتے ہیں۔ وہ عقیدہ وی کافر بن جاتے ہیں، ان کا یہ فعل بھی کفر ہے۔ عسکری اور فوجی جو اس نظام میں جاتے ہیں، یہ کفر ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ سخت مرتدین ہیں، لیکن بات یہ ہے کہ طالبان کے جو باطل عقائد ہیں، افغان حکومت ایسے عقائد نہیں رکھتی۔ یہ حلول کا عقیدہ، وحدت الوجود کا عقیدہ، وحدت الشہود کا عقیدہ، افغان مرتد حکومت کے مرتد فوجی یہ سب نہیں جانتے، ان کو ان عقائد کا علم ہی نہیں ہے۔ کافروں میں بھی مرتبے

ہوتے ہیں، طالبان بھی غلیظ کافر و مرتد ہیں اور کابل انتظامیہ بھی مرتد ہے۔ لیکن طالبان کی غلاظت و خباثت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ امریکہ اور صلیبی اتحاد نے طالبان کو اپنی غلامی کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ طالبان ان صلیبیوں کے لیے محبوب اور زیادہ فائدہ مند بن گئے ہیں۔ کفار کا طالبان کے ساتھ راضی ہونا کتنی بڑی دلیل ہے۔ ان مشرکین کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہیے؟! ان کے ساتھ وہی کرنا چاہیے، جو حسین بن منصور الحلاج کے ساتھ ہوا تھا۔ جس طرح اس کا سر قلم کیا گیا تھا، اسی طرح ان کو بھی ذبح کرنا چاہیے۔ جیسا کہ خالد القسری نے جعد بن درہم کو عید کے دن ذبح کیا تھا، اسی طرح ان طالبان کو بھی ذبح کرنا چاہیے۔ انہیں ختم کر دینا چاہیے۔ اللہ رب العالمین کی زمین سے ان فساد یوں کو ختم کر دینا چاہیے تاکہ عام مسلمان ان کے شر سے بچ جائیں۔ انہیں ختم کر دینا چاہیے تاکہ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ ان شریر اور فساد یوں کی وجہ سے، ان مفسدین کی وجہ سے یہ رحمتیں بند ہو جاتی ہیں۔ ان کے فساد کی وجہ سے یہ دنیا شرک، کفر، بدعات اور گناہوں سے بھری ہوئی ہے۔ نعوذ باللہ۔

ایک اور وجہ یہ ہے کہ امریکا اور عالمی صلیبی اتحاد اور تمام طواغیت یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کو جڑ سے ختم کر دیں، اس ہدف و مقصد کے حصول کے لیے افغان حکومت کے مقابلہ میں طالبان بہت ہی مناسب ہیں۔ پس اسی مقصد کیلئے کفار نے طالبان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہوا ہے، جبکہ افغان حکومت کو

چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ طالبان پر اسلام کا نام چسپاں ہے۔ طالبان یہ حربہ استعمال کرتے ہیں کہ اپنی نسبت اسلام، شریعت اور جہاد کے مقدس نام کی طرف کرتے ہیں، سادہ لوح عوام کو اپنی باتوں سے دھوکہ دیتے ہیں، کیونکہ عوام تو ظاہری لباس کو دیکھتے ہیں کہ کالی پگڑی پہنی ہوئی ہے اور سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ بس یہ مسلمان اور دین کے ترجمان ہیں۔ امریکہ یہ جانتا ہے کہ عوام جو دین سے لاعلم ہے، وہ افغان حکومت سے زیادہ طالبان پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس لئے امریکہ نے سوچا کہ اہداف اور مقاصد کو پورا کرنے کیلئے افغانستان کی حکومت طالبان کے حوالے کی جائے۔ ایسے لشکر پر ہاتھ رکھا جائے، جس پر اسلام کا نام چسپاں ہو اور ظاہر میں اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہو، بنسبت اس لشکر کے، جس کا کفر صاف اور ظاہر نہ ہو اور یہ زیادہ مناسب ہو گا۔ اسی لیے امریکا طالبان پر اعتماد کرتا ہے۔ امریکا اب ہر صورت میں یہ چاہتا ہے کہ اقتدار طالبان کو منتقل کر دے۔ اگر مستقل حکومت ان کو نہیں دیتا تو ایک مشترکہ حکومت سامنے لے آئیں گے، جس میں ہر کافر کیلئے جگہ ہوگی۔ جس میں امریکا اور یورپ اور باقی طواغیت کے لیے امن کی گارنٹی ہوگی۔

• آج یہ کفار چاہتے ہیں کہ طالبان ایسے ہی سیکولر جمہوری بن جائیں جیسے خود یہ سیکولر جمہوری ہیں اور ایک ایسے اسلام کا نفاذ کر دیں جس میں رجم، قصاص، ہاتھ کاٹنا، جزیہ، لونڈیاں غلام، جہاد، شریعت کے دائرے میں دینی و دنیاوی تعلیم، اسلامی صحافت، اسلامی تمدن، اسلامی بھائی چارگی، اور اس جیسے عظیم

امریکہ کے طالبان کی طرف ہاتھ بڑھانے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ طالبان اور امریکہ نے خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگیں لڑی ہیں، ان جنگوں میں بہت سے طالبان ہلاک ہوئے۔ امریکہ کی سرپرستی میں طالبان، پاکستان اور باقی باغی قبائلی گروہوں نے ان جنگوں میں حصہ لیا۔ ان سب لشکروں کی مدد سے طالبان نے خلافت اسلامیہ کے زیر کنٹرول علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ امریکہ نے افغان حکومت کو بے تحاشہ امداد دی تھی، لیکن وہ خلافت اسلامیہ کو پیچھے نہ ہٹا سکی۔ پھر امریکا نے افغان حکومت پر طالبان کو ترجیح دی۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل امریکہ اقتصادی طور پر کمزور ہو چکا ہے۔ امریکہ میں بہت سے اختلافات پیدا ہو چکے ہیں، امریکا اب اس حالت میں نہیں رہا جو بیس سال پہلے تھا۔ اب امریکا افغان حکومت کی اس طرح مدد

اعمال میں سے صرف وضو، نماز اور روزہ جیسے اعمال پر عمل ہو، جس پر مغربی سیکولر ممالک کے اندر بھی کوئی پابندی نہیں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے طالبان کے ساتھ اقوام متحدہ کی امداد جاری ہے۔ کفار اسی وقت مسلمانوں کے ساتھ معاونت کر سکتے ہیں، جب نام نہاد مسلمان کفار کے ساتھ اپنے دین اور ایمان پر سمجھوتا کر لیں۔ اگر طالبان عالمی کفار کی شرائط ماننے سے انکار کر دے تو یہ کفار کبھی بھی ان کی مدد و اعانت نہیں کریں گے۔ اسی لئے طالبان نے بھی کفار کو اپنی طرف سے ہر قسم کی مدد دینے اور مشترکہ طور پر کام کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ طالبان کفار کا ایجنڈا پورا کرنے والی کٹھ پتلی ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا دولت اسلامیہ کے ساتھ بھی عالمی کفار کا رویہ اسی طرح کا ہے؟؟ اے پڑھنے والے! کیا تو اب بھی حق و باطل میں فرق نہیں کر سکتا۔۔۔؟؟؟



نہیں کر سکتا۔ جہاں تک طالبان کی بات ہے تو وہ تو بہت سستے کرائے کے جنگجو ہیں اور ان کا خرچہ بھی کم ہے، ان کو روس بھی سپورٹ کرتا ہے، ایران بھی کرتا ہے، پاکستان بھی کرتا ہے، ان کو مصارف چین بھی دیتا ہے، بلکہ ہر کافر دے گا، امریکہ طالبان کی صرف ایک دوست کی حیثیت سے مدد کرے گا۔ اس طرح یہ بھاری بوجھ امریکہ کے کندھوں سے اتر جائے گا۔ اسی وجہ سے طالبان امریکہ کے لیے افغان حکومت سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور یہ کفار کے راضی ہونے پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہم یہاں پر اس بات کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں کہ طالبان کا شر اور مسلمانوں کو نقصان دینا، افغان حکومت سے زیادہ ہے۔ بلکہ ان کا شر اور فساد امریکہ سے بھی زیادہ بڑا ہے، کیونکہ امریکہ کو لوگ کفر کے حیثیت سے جانتے ہیں، دشمن کی حیثیت سے پہچانتے ہیں، لیکن افغان طالبان جاہل لوگوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، امریکہ تو کافر ہے لیکن طالبان آئی ایس آئی ہے، آئی ایس آئی امریکا سے زیادہ اسلام کے لئے خطرناک ہیں۔ اسی لئے تو آج امریکہ نکل رہا ہے اور سب کچھ طالبان کے حوالے کر رہا ہے۔

تو یہ وہ تمام باتیں ہیں، جن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آج کل کفار طالبان سے راضی ہیں۔ اللہ رب العالمین ایسے لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں:

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ  
تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۚ

”اور تم سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں  
گے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہیں  
کرو گے۔“ [البقرہ: ۱۲۰]

تم سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے، یہاں تک کہ تم  
ان کے کفری قوانین مان لو۔ جب تک تم اقوام متحدہ کے  
قوانین کو نہیں مانتے، یہ تم سے راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک  
تم ان کے کفر کو مان نہیں لیتے، یہ تم کو افغانستان کی حکومت و  
اقتدار نہیں دیں گے۔ اس وقت تک روس تمہاری مدد نہیں  
کرے گا، جب تک تم تمام کفریہ و شرکیہ قوانین مان نہ لو۔ اس  
وقت تک تمہارے لیے کانفرنس منعقد نہیں کریں گے، جب  
تک قطر میں سیاسی دفتر نہیں کھولا جاتا۔ اس وقت تک پاکستانی  
وزیر خارجہ، وزیر اعظم اور آئی ایس آئی چیف تمہارے استقبال  
کے لیے کھڑے نہیں ہوں گے، تمہیں سہولیات نہیں دی  
جائیں گی، تمہیں امتیازات نہیں دئے جائیں گے، جب تک تم  
ان کے احکامات بجا نہیں لاتے۔ یہ اللہ رب العالمین کا کلام ہے،  
یہ واضح فرمان ہے کہ وہ تم سے راضی نہ ہوں گے۔ ہم سب کے  
سامنے یہ تمام باتیں واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ آج کل طالبان سے دنیائے کفر راضی ہو چکی  
ہے۔ اس دنیا میں ایسا کوئی کفر وجود نہیں رکھتا، جو طالبان سے  
راضی نہ ہوا ہو۔ ایسا کوئی نہیں ہے جو طالبان کی آنے والی

حکومت سے اختلاف کرے۔ امریکہ اور روس کیا، بلکہ دنیا کے تمام کفریہ مذاہب، تمام ممالک، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، طالبان سے راضی ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی نہیں بولتا، بلکہ فقط مشورہ دیتے ہیں کہ فلاں کام ایسا ہو جائے اور فلاں کام ویسا ہو جائے، آنے والے نظام میں یہ باتیں بھی لکھ دی جائیں۔ اسی طرح کے مشورے دیتے ہیں۔ طالبان کی مخالفت کوئی خلاف نہیں کرتا۔ اس وجہ سے دنیا بھر کے طواغیت ان سے کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں، تم مذاکرات کر سکتے ہو۔ یہ تمام باتیں اس پر گواہ ہیں کہ طالبان سے دنیا کے بڑے بڑے

• دنیا کے کفار سے دوستی کا اقرار طالبان خود اپنی زبان سے سینکڑوں بار کر چکے ہیں۔ اقوام متحدہ میں طالبان کی طرف سے مندوب سہیل شاہین، وزارت خارجہ کا نائب عباس اتانگوئی اور دوحہ میں طالبان کے سیاسی دفتر کے ترجمان ڈاکٹر محمد نعیم بار بار اپنے بیانات میں کہہ چکے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک سے ہم اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے جونیوز کو انٹرویو میں کہا کہ: ”روس کے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔ ہمارا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھا ہے۔“ ایک سوال کے جواب میں امیر خان متقی نے کہا: ”ہم اور ایران ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ دونوں ملکوں میں مسلمان ہیں۔ افغانستان اور ایران میں شیعہ ہیں اور ایران میں سنی ہیں۔ ہمارا ایران سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔“ [امیر خان متقی کا ویڈیو انٹرویو دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں۔]

• آپ اس ویڈیو میں دیکھ سکتے ہیں کہ طالبان کے مذاکراتی ٹیم کا لیڈر سہیل شاہین امریکہ کو مذاکرات اور صلح کی تجاویز دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ: ”ہم تمام دنیا کے کافروں سے اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔“

کافر راضی ہو چکے ہیں اور اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ کافر تم سے راضی نہیں ہو سکتے، جب تک تم ان کے دین کو اختیار نہیں کر لیتے۔ • معلوم ہوا ہے کہ طالبان نے آج اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ ناقض ان میں آیا ہے اور یہ اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔ ایسے ہی گروہوں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ: میری امت ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ تمام جہنم میں جائیں گے۔ کوئی بدعت کی وجہ سے تو کوئی کفر کی وجہ سے۔ صرف وہ گروہ امن میں ہوگا، جو حق کا گروہ ہوگا اور اس کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ یہ خلیفۃ المسلمین، امام المسلمین، خلیفہ کی جماعت ہوگی۔

اللہ رب العالمین ہمیں اور آپ کو ان نواقض سے بچائے رکھے۔  
اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھے اور اللہ رب العالمین ہمیں آخری سانس تک اسلام پر رکھے۔ آمین۔  
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

• سہیل شاہین خود اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ: ”ساری دنیا سے ہمارے تعلقات ہیں۔“ [ویڈیو ملاحظہ کیجئے۔]

**میرے عزیز مسلمان بھائیو!** ہم طالبان کے نواقض بیان کر رہے تھے۔ یہاں تک ہم طالبان کے گیارہ (۱۱) نواقض بیان کر چکے ہیں۔ ہم اوپر وہ ۱۱ اعمال بیان کر چکے ہیں، جن کی وجہ سے طالبان کا اسلام ٹوٹ چکا ہے۔ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دو مزید نواقض ذکر کریں گے۔

طالبان کا ۱۲واں ناقض یہ ہے کہ یہ جزیہ کے نظام سے انکار کرتے ہیں اور ۱۳واں ناقض یہ ہے کہ طالبان لوٹڈیوں اور غلاموں کے نظام سے بھی انکار کرتے ہیں۔

طالبان اہل کتاب اور مجوس پر جزیہ مقرر کرنے سے انکار کرتے ہیں، کیونکہ طالبان جمہوری اسلامی نظام چاہتے ہیں۔ اس نظام میں کوئی جزیہ کا نام بھی کوئی نہیں لے سکتا، اس نظام میں اصل حاکم یہود اور نصاریٰ ہیں۔ طالبان یہود و نصاریٰ سے جزیہ لینا تو درکنار، یہ تو یہود و نصاریٰ کے آگے منتیں کرتے ہیں اور انہیں گارنٹی دیتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہماری آنے والی حکومت میں آپ لوگوں کے لئے خیر ہے اور ہمارے ملک سے دہشت گرد گروہ کبھی بھی آپ پر حملہ نہیں کر سکیں گے، ہم ان کا خاتمہ کریں گے۔ یورپ، عالمی صلیبی اتحاد اور اقوام متحدہ سب کے سب پُر امن ہو جائیں گے۔ ماسکو کی

کافر نس میں طالبان کے رہنما ملا برادر نے کہا کہ افغانستان میں صلح اور امن قائم ہونا ساری دنیا کی حکومتوں کے لیے فائدے کی بات ہے۔ جب طالبان محکوم ہوں اور یہود و نصاریٰ ان پر حاکم ہوں تو کیا طالبان اپنے آقاؤں سے جزیہ کا کہہ سکتے ہیں؟! یہ جزیہ سے انکار کرنے والے، جزیہ کے نظام سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ انہی کو طائفہ ممنتعہ کہتے ہیں۔ ان کا حکم ارتداد کا ہے اور ان سے قتال واجب ہے۔

جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”ہر وہ گروہ جو قدرت اور طاقت رکھنے کے باوجود فرض نماز پڑھنے سے خود کو روکے یا روزہ سے یا حج سے یا کفار کے خلاف جہاد کرنے سے خود کو روکے یا اہل کتاب پر جزیہ نافذ کرنے سے خود کو روکے تو یہ طائفہ ممنتعہ ہے۔ ان کا حکم ارتداد کا ہے۔ ان کے خلاف قتال کیا جائے گا، اگرچہ وہ گروہ اسلام کا اقرار بھی کرتا ہو، لیکن چونکہ اس نے عمل کرنے پر خود کو روک رکھا ہوا ہے تو ان کے خلاف قتال کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ یہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جائیں۔“

دوسری جگہ تاتاریوں کے متعلق فرماتے ہیں:

”یہ تاتاری کافروں کے خلاف جہاد نہیں کرتے

اور اہل کتاب پر جزیہ اور ذلت لازم نہیں کرتے  
تو ان جیسے لوگوں کے خلاف جہاد واجب ہے۔  
مسلمانوں کے اجماع سے ان کے خلاف جہاد کیا  
جائے گا۔ جس نے بھی دین اسلام کو پہچانا ہو اور  
تاتاریوں کی حقیقت کو جانا ہو وہ اس بات میں کسی  
قسم کا شک نہیں رکھے گا۔“

جزیہ لازم کرنا رب العالمین کا وہ مبارک قانون ہے، جس کی وجہ  
سے اسلام ایک معزز دین بن جاتا ہے۔ جب ان یہود و نصاریٰ  
اور مجوسیوں پر جزیہ مقرر کیا جائے گا، اس کے ساتھ اسلام بلند  
ہو جاتا ہے، اسلام عزت پاتا ہے۔ جزیہ جہاد کا ایک بڑا مقصد  
ہے۔ اللہ رب العالمین سورۃ توبہ میں فرماتے ہیں:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا  
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ  
صَاغِرُونَ ٦٩

”ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر  
ایمان نہیں لاتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی  
حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے اور نہ دین  
حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں

کتاب دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار  
ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔“ [التوبہ: ۲۹]

جزیہ جہاد کا ایک اہم مقصد ہے اور اسی کے لئے جہاد ہوتا ہے۔  
جزیہ سے جب کوئی انکار کرتا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا  
ہے۔ کفار کے خلاف اس وقت تک قتال ہو گا جب تک یہ  
ذلیل ہو کر جزیہ نہ دینے لگیں۔

۱۳واں ناقض طالبان کا یہ ہے کہ یہ لونڈیوں اور غلاموں کے  
نظام سے انکار کرتے ہیں۔ اس حکم کو انہوں نے شریعت سے  
ساقط کیا ہوا ہے۔ یہ وہ مظلوم قانون ہے جس کو طالبان چھپاتے  
ہیں۔ کافروں کے سامنے اس کا ذکر کرنے سے بھی شرماتے  
ہیں۔ لیکن طالبان جب افغانستان میں آنے والے نظام کے  
بارے میں بات کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم ایک اسلامی  
نظام چاہتے ہیں۔ کچھ دن پہلے 18 مارچ 2021 کو ماسکو میں جو  
کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں طالبان کے قائدین نے یہ اقرار  
کیا کہ ”جو نظام اسلامی نہ ہو، وہ ہمارے لیے قابل قبول نہیں  
ہے۔“ اور اسی طرح کہتے ہیں کہ: ”نظام اسلامی ہو گا۔ مگر بات  
یہ ہے کہ کس طرح کا نظام اسلامی ہو گا؟ اس پر بحث ہو گی۔“  
دیکھیں کتنی خیانت والے الفاظ انہوں نے استعمال کیے ہیں کہ  
نظام اسلامی ہو گا، مگر کس طرح کا اس کے متعلق پھر بحث  
ہو گی۔ (کس طرح) کا قید لگانے کی کیا ضرورت ہے؟! کس  
طرح کا لفظ یہاں پر استعمال کرنا کس غرض سے استعمال کیا



جا رہا ہے؟ کیا مقصد ہے؟! اسلام تو صاف اسلام ہے۔ اسلامی نظام تو حق اور واضح نظام ہے، تو یہ جو ”کس طرح“ کا لفظ استعمال کر رہے ہیں، درحقیقت اس کے پیچھے بہت سے راز چھپے ہوئے ہیں۔ یہاں پر ان کے اور بہت سے مقاصد ہیں، امت مسلمہ کے ساتھ بہت سی خیانتیں ہیں۔ اس کا نفرنس میں طالبان کے وفد کے دو اور افراد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں اور پھر طالبان کی میڈیا نے خود بھی اس بات کی وضاحت کی کہ انہوں نے اسلامی نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی بات پر اصرار کیا۔ لیکن اس نظام کی نوعیت اور تشریح نہیں کی کہ یہ کس نوعیت کا اسلامی نظام ہو گا؟! تو ان کی باتوں میں بہت ہی بڑی خیانتیں موجود ہیں۔ یہ اپنی خواہشات اور اقوام متحدہ کے بنائے ہوئے حدود کے مطابق نظام چلانا چاہتے ہیں۔ اسلامی نظام میں تو یہ نہیں ہے کہ کیسے، کس طرح اور اس پر بحث ہوگی۔ اسلام میں یہ آپشن نہیں ہے، اسلام تو صاف واضح حق اور سچ کا نظام ہے جس میں کفار کے لیے ذلیل ہونے کے لیے جزیہ، کافروں کی غلامی کا اور لونڈیوں کے سخت اور کڑے قوانین موجود ہیں۔ درحقیقت طالبان کا ان سب سے مراد یہ ہے کہ جو نقاط طالبان کو آئی ایس آئی کی طرف سے ملے ہیں، اس پر کابل مرتد ادارے کا مذاکراتی ٹیم بند کمروں میں مفاد کی لالچ میں عہدوں اور منصب کے لالچ میں مختلف بہانوں پر ان کو متفق کرنا ہے، اور یہ بات اب طالبان کے لیے بہت ہی آسان ہے کہ امریکہ اب کابل انتظامیہ کی اس طرح مدد نہیں کرتا، جس طرح

پہلے کرتا تھا۔ جب صلیبی اتحاد کابل کی مرتد انتظامیہ سے اپنی مدد کا ہاتھ روک لیں گے، پھر یہ غلام انتظامیہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ انہوں نے جو یہ شور برپا کیا تھا تو وہ تو صلیبی اتحاد کی وجہ سے کر رہے تھے۔ جب یہ قوت طالبان کی طرف منتقل ہوئی اور طالبان کی مدد ہونے لگی تو کابل انتظامیہ اس طرح پھنس گئی ہے کہ اپنے زوال کے دن گن رہی ہے۔

اگر طالبان خالص اسلامی نظام چاہتے ہیں تو روس، چین، امریکہ، فرانس سے کہہ دیں کہ ہم کل جنگ میں تمہاری عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے۔ کیا خیال ہے اس کے بعد وہ طالبان کے لیے اس طرح کی کانفرنس منعقد کریں گے؟! اتنے امتیازات دے دیں گے؟! اللہ کی قسم! یقین کر لو اگر یہ ایسا کہتے ہیں تو پاکستان کے پہاڑوں میں بھی انہیں نہیں چھوڑیں گے، افغانستان تو دور کی بات ہے۔

پس ثابت ہوا کہ کفار جو طالبان کو امتیازات دے رہے ہیں اور طالبان کے لئے کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں، طالبان نے ان سے یہ عہد کیا ہے کہ تم سب امن میں رہو گے، مجاہدین کے خلاف ہم سخت سے سخت اقدامات کریں گے تاکہ کوئی دین پر عمل کرنے والا باقی نہ رہے۔ اپنا جمہوریت والا اسلام لوگوں کو حقیقی اسلام دکھا کر پیش کریں گے۔

یہ لونڈیوں اور غلاموں کا نظام قرآن کی آیات سے، احادیث سے،

اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَفْوَاجِهِمْ حُفْظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ  
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ  
غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾

”اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے  
ہیں، بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے،  
یقیناً یہ ملامتوں میں سے نہیں ہیں۔“

[المعارج: ۲۹-۳۰]

اور بھی بہت سی نصوص ہیں، جو بالکل واضح ہیں۔ اس میں فوائد  
بہت زیادہ ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسا قانون ہے؟  
اسلام کا اس میں کیا خیر ہوگا؟ کیا فائدہ ہوگا؟ اس لئے کہ یہ  
قانون بہت عرصے سے نافذ نہیں ہوا ہے۔ اس کے فائدے  
خلافت اسلامیہ کے مجاہدین نے بیان کیے ہیں:

**پہلا فائدہ** یہ ہے کہ یہ توحید کے نشر کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

**دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور وقار کی  
سب سے بڑی نشانی ہے۔ یہ فتح اور شریعت کے نفاذ کی ایک  
بڑی نشانی ہے۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فارس کے آخری  
بادشاہ یزدگرد کی بیٹیوں کو لونڈی بنایا گیا تو مسلمانوں کی ہیبت  
اور دبدبہ اس طرح قائم ہوا کہ کفر ذلیل ہو گیا۔ جس کسی کے  
دل میں کفر کے حاکم ہونے کی امید تھی، وہ بھی بادشاہ کی بیٹیوں

کو لونڈیاں بنانے کی وجہ سے ختم ہو گئی اور وہ مایوس گئے اور اسلام کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے۔

**تیسرا فائدہ** یہ ہے کہ رب کے ساتھ جو کوئی بھی شرک کرے اور اسلام کے خلاف تلوار اٹھائے تو ان کے ساتھ یہ معاملہ مناسب ہے۔

**چوتھا فائدہ** یہ ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے کفار کی بیویوں اور بچوں پر ایک بڑا احسان ہے کہ انہیں اسلام سکھایا جائے۔ اسی طرح جن کے شوہر قتل کر دیے گئے ہیں، ان کی کفالت اور تربیت مالک پر لازم آتی ہے اور یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ رب العالمین نے کفار کی بیویوں کو مسلمانوں کی لونڈیاں بنایا ہوا ہے۔ اگر رب العالمین نے یہ قانون لازم قرار دیا ہوتا کہ اصلی کفار کے بچوں اور ان کی عورتوں کو بھی قتل کر دیا جائے تو پھر کفار کیلئے یہ معاملہ بہت سخت ہوتا اور یہ بات ان کے لئے سخت سے سخت ہوتی۔ اسی طرح لونڈی بنانے سے یہ عورتیں فحاشی سے بھی روکی جاتی ہیں۔

**پانچواں فائدہ** یہ ہے کہ لونڈیوں کی وجہ سے مسلمانوں کی نسل میں اضافہ ہوتا ہے۔ بہت سے معزز لوگوں کی نسل ان لونڈیوں سے پھیلی ہوئی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا لونڈی سے تھا، جو محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور تھا، جو ایک بہت عزت مند اور مبارک انسان تھے۔ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی

بھی ایک لونڈی تھی، جن سے ایک مشہور متقی اور زاہد بیٹا پیدا ہوا، جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہیں۔ حسین رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد زین العابدین ہی سے ہے۔ زین العابدین کی اولاد کم تھی، جس پر مروان بن حکم نے کہا کہ لونڈیاں خرید لو۔ آپ نے کہا کہ پیسے نہیں ہیں تو مروان نے پیسے دیے۔ پس آپ نے لونڈیاں خریدیں اور ان لونڈیوں سے زین العابدین کی نسل بہت زیادہ پھیلی۔ یہ جتنے حسینین ہیں، تمام زین العابدین کی نسل سے ہیں۔ لونڈیوں میں مسلمانوں کے لیے اتنا فائدہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کا نسل پھیلتی ہے۔

مدینے کے مشہور فقہاء میں سے ایک مشہور فقیہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق بھی لونڈی کی اولاد تھے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب مشہور فقیہ تھے، یہ بھی لونڈی کی اولاد تھے۔ اسی طرح امام نافع بھی غلام تھے، عامر بن شریک حبیل الشیبی کی ماں جلولا بھی لونڈی تھی۔ مکحول الشامی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ کابل کے غلاموں میں سے تھا، اسی طرح اور بہت سے علماء، فقہاء و قاضیان تاریخ میں گزرے ہیں، جو لونڈیوں کی اولاد تھے۔ یہاں تک کہ خلفاء میں بھی لونڈیوں کی اولاد تھی۔ جیسا کہ ہارون الرشید اور ان کے بھائی موسیٰ الہادی کی ماں لونڈی تھی۔ مہدی نے اسے آزاد کیا اور اس کے ساتھ نکاح کیا۔

**چھٹا فائدہ** یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ صحیح بخاری میں بنو مصلط کی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کے بارے میں آیا ہے۔ بنو قریظہ نے جب عہد توڑ دیا تو نبی ﷺ نے ان کے خلاف جنگ کی اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا۔ غزوہ حنین میں نبی ﷺ نے چھ ہزار لونڈیاں اور غلام بنائے۔ اسی طرح نبی ﷺ کی چار لونڈیاں تھیں۔ اس سے پہلے بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی لونڈیاں تھیں۔ سلیمان علیہ السلام کی لونڈیاں تھیں، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو ہاجرہ اپنی بیوی پیارہ نے دی تھی۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھی لونڈیاں تھیں، کسی کے پاس زیادہ تھیں تو کسی کے پاس کم تھیں۔ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، عمران بن حصین، زید بن ارقم، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، ابو ایوب انصاری، حسن بن علی، عبد اللہ بن عباس، حسین بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی لونڈیاں تھیں۔ اسی طرح عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بھی لونڈیاں تھیں۔ کافی سارے سلف کی لونڈیاں تھیں اور یہ ایک مشہور اور معروف قانون تھا۔

**ساتواں فائدہ** اس میں یہ ہے کہ یہ غیر شادی شدہ مسلمانوں کے لیے عفت کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ ایک مسلمان نوجوان ہے اور اس کی شادی نہیں ہو رہی تو لونڈیوں سے اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے، اس کی نظر کی حفاظت ہو جاتی ہے، اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے۔

**آٹھواں فائدہ** یہ ہے کہ اس سے اسلام کا کمال اور رحمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ رب العالمین نے بار بار یہ تاکید کی ہے کہ تم غلاموں اور لونڈیوں سے نرمی کرو۔

نبی ﷺ نے بھی یہ تاکید کی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آتا ہے:

**العبيد إخوانكم، فأطعموهم مما تأكلون۔**  
**”غلام تمہارے بھائی ہیں، پس ان کو بھی تم اسی میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔“**

دوسری روایت میں آتا ہے کہ نبی ﷺ فرمایا ہے کہ: ”جو خود تم پہنتے ہو انہیں بھی ویسا پہنادو، سخت کام پرا انہیں مکلف نہ کرو اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔“ یہاں تک کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”جب نبی ﷺ فوت ہو رہے تھے تو آخر میں یہی بات فرما رہے تھے کہ الصلوۃ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کا خیال رکھنا اور غلاموں اور لونڈیوں کا خیال رکھنا۔ ثابت ہوا کہ یہ مسلمانوں میں ایک معروف قانون تھا، جو تواتر کے ساتھ نقل ہے، نصوص سے ثابت ہے اور الحمد للہ خلافت اسلامیہ نے اس پر عمل کیا ہے کہ خلافت اسلامیہ نے اصلی کفار کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا ہوا ہے اور باقی مرتدین کی جو عورتیں ہیں، اس میں فقہاء، علماء اور محدثین کا اختلاف ہے۔ لیکن خلافت اسلامیہ کے نزدیک بہتر بات یہی ہے کہ ان مرتدین کی عورتیں لونڈیاں نہیں بن سکتیں۔ اس وجہ سے وہ

انہیں لوٹدیاں نہیں بناتے اور جہاں تک طالبان کی بات ہے تو یہ عالم کفر کے سامنے اسلامی قوانین سے انکار کرتے ہیں۔ اسلامی قوانین کو عملی جامہ نہیں پہناتے اور کفار سے عہد کرتے ہیں کہ ہم یہ قوانین عملی طور پر نافذ نہیں کریں گے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ طالبان جزیہ اور لوٹدیوں اور غلاموں کے نظام سے انکار کرتے ہیں اور اسے دین سے نکالتے ہیں اور ان احکام کو دین میں شمار نہیں کرتے۔ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ طالبان طائفہ ممنتعہ بن گئے ہیں۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاق بات نقل کی تھی کہ جس میں کسی عالم کا اختلاف نہ تھا، جس میں کسی امام کا اختلاف نہ تھا کہ یہ لوگ ان افعال اور ان اقوال سے مرتد ٹھہرتے اور اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں اور اجماع امت سے ان کے خلاف قتال واجب ہے۔ اسی طرح یہ دوسرا قول بھی پہلے بیان ہو چکا تھا شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظاہر بات یہ ہے کہ اگر کسی نے دین کا کوئی حکم یا کوئی منع کرنے والا کام ساقط کیا، اسے دین سے نکال دیا، جس پر اللہ نے اپنے رسول بھیجے ہیں تو یہ مسلمانوں، یہود اور نصاریٰ کے اتفاق سے کافر ہے۔ لہذا طالبان تین ملتوں کے اتفاق سے کافر بن گئے ہیں۔

اللہ رب العالمین ہمیں ان نواقض سے بچائے رکھیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ پہلا بیان ہم  
طالبان کے متعلق کر رہے تھے۔ یہاں تک طالبان کے ۱۳  
نواقض بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں ہم اللہ کی مدد سے طالبان کے  
تین نواقض اور ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

طالبان کا ۱۴واں ناقض یہ ہے کہ یہ اجماعی اور اتفاقی طور پر مرتد  
شیعہ رافضیوں کو مرتد نہیں کہتے۔

ان کا ۱۵واں ناقض یہ ہے کہ یہ شیعہ رافضیوں کو عہدے  
دیتے ہیں۔

۱۶واں ناقض یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف مرتدین شیعہ  
رافضیوں سے مدد لیتے ہیں اور یہ تینوں کام ایسے ہیں کہ جس کا  
ارتکاب کرنے والا انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ  
اعمال اسے اسلام سے نکال کر مرتد بنا دیتے ہیں۔

شیعہ جو غلیظ کافرو مرتد ہیں ان کے متعلق آگے آپ کو بتائیں  
گے کہ یہ ایک باطل اور گمراہ گروہ ہے۔ پاکستان اور افغانستان

میں اب بھی ایسے لوگ ہیں، جو انہیں مسلمان سمجھتے ہیں، ان کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم ان کے بعض عقائد واضح کریں تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مرتد اور اسلام سے باغی لوگ ہیں اور ان سے دشمنی رکھی جائے گی۔

شیعہ کے چار مشہور فرقے ہیں: اثنا عشریہ، امامیہ، جعفریہ اور روافض۔ یہ تمام نام ایک ہی گروہ کے ہیں، ایران کی اکثریت اسی قسم کے روافض کی ہے۔ دوسرا گروہ ان کا نصیریہ اور علویہ ہے۔ تیسرا اسماعیلیہ ہے۔ چوتھا دروزیہ ہے۔ دروزیہ گروہ کے بہت گندے عقائد ہیں۔ بعض کو ہم اشارہ بتایاں کریں گے۔

پہلا یہ کہ یہ شرکیہ عقائد رکھتے ہیں، اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ شیعہ کے معتبر اکابر محمد بن یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول الکافی میں لکھتے ہیں اور یہ وہ کتاب ہے کہ جسے شیعہ روافض سر آنکھوں پر قبول کرتے ہیں۔ اس کتاب پر تمام شیعہ کا اتفاق ہے، کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں:

”یہ دنیا و آخرت امام کی ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔  
اللہ رب العالمین کی طرف سے اس کو یہ اجازت دی گئی  
ہے اور یہ امام کے لئے ہے۔“ (اصول الکافی)

جبکہ اللہ عز و جل کا فرمان ہے: ﴿فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ﴾ (نہیں!) آخرت اور دنیا تو تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“ [النجم: ۲۵]

رجال کشی میں کہتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کی ہے کہ میں اول ہوں اور میں آخر ہوں، میں ظاہر ہوں، میں باطن ہوں اور میں زمین کا وارث ہوں۔ نعوذ باللہ - یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات ہیں۔ سورۃ الحديد میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳﴾

”وہی اول ہے اور وہی آخر، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اور وہی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“ [الحديد: ۳]

وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ  
”آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا)  
اللہ ہی ہے۔“ [الحديد: ۱۰]

جبکہ شیعہ روافض بندوں کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

دوسرا گندہ عقیدہ شیعہ روافض کا یہ ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کے بارے میں (بداء) کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ ایک کفریہ عقیدہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العالمین آنے والے زمانے کی بہت سی چیزوں پر علم نہیں رکھتے۔ معاذ اللہ۔ اللہ رب العالمین کو جہل کی نسبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جہل کی نسبت کرنا کفر بواح ہے۔ اصول کافی صفحہ نمبر ۴۰ پر ”باب البداء“ کا پورا باب لگایا ہوا ہے اور پھر اس میں بہت سی روایات نقل کی

ہیں۔ ان میں ایک روایت ریان بن صلت کی نقل کی ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے جتنے بھی انبیاء کرام بھیجے ہیں، ان سب کا اہم مقصد یہ تھا کہ شراب کی حرمت بیان کریں، تاکہ اللہ رب العالمین کے لئے بداء کا عقیدہ ثابت ہو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اب قرآن مجید کی طرف آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ  
وَّ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ۚ وَ مَا تَسْقُطُ  
مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٌ فِي  
ظُلْمٍ الْأَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَ لَا يَابِسٍ إِلَّا  
فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۵۹﴾

”اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس میں غیب کی کنجیاں (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے، جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ دریاؤں میں ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانا زمین کی تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز گرتی ہے، مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔“ [الانعام: ۵۹]

یہ بات امت مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے کہ اللہ رب العالمین ماکان مایکون سب کا علم رکھتا ہے۔

تیسرا شرکیہ عقیدہ شیعہ روافض کا یہ ہے کہ بشر کی الوہیت کے قائل ہیں۔ چوتھا شرکیہ عقیدہ یہ ہے کہ حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں یعنی اللہ رب العالمین بندے کے وجود میں اندر ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ پانچواں شرکیہ عقیدہ یہ ہے کہ قیامت سے انکار کرتے ہیں۔ چھٹا شرکیہ عقیدہ یہ ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ ساتواں شرکیہ عقیدہ یہ ہے کہ قبروں اور بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ آٹھواں عقیدہ یہ ہے کہ یہ اہل سنت کو بدکار لوگوں کی اولاد کہتے ہیں۔ نواں عقیدہ یہ ہے کہ اہل سنت کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کے مال اور جان ہمارے لئے حلال ہیں۔ دسواں عقیدہ یہ ہے کہ یہ اپنے ۱۲ اماموں کے لئے عصمت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور انہیں نبی ﷺ کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ جیسا کہ کلینی اصول الکافی کتاب الحجۃ میں لکھتے ہیں:

”ہمارے جو امام ہیں وہ نبی ﷺ کے مقام منزہ اور مرتبہ پر ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ انبیاء نہیں ہیں اور ان کے لیے اس کی طرح بیویاں جائز نہیں ہیں۔ باقی اس کے علاوہ ہمارے امام نبی ﷺ کے درجے تک پہنچ گئے ہیں۔“  
[اصول الکافی کتاب الحجۃ: ص ۱۶۵]

گیارہواں گندہ عقیدہ ان کا یہ ہے کہ یہ قرآن کی تحریف اور تبدیل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بارہواں گندہ عقیدہ ان کا یہ ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب اور اکثر صحابہ کو یہ کافر

کہتے ہیں۔ تیر ہواں گندہ عقیدہ ان کا یہ ہے کہ یہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھتے ہیں۔ چودھواں گندہ عقیدہ ان کا یہ ہے کہ صحابہ کرام کی گستاخی کرتے ہیں، ان کی بے ادبی کرتے ہیں۔ صحابیات کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں۔ اور تو اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عزت کے قائل ہونے کے باوجود ان کی بھی اس قدر بے ادبی کرتے ہیں، جس کا کوئی حساب نہیں۔

شیعہ کہتے ہیں کہ عمر اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما خلافت کے دور میں علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور وہ گھر میں بیچھے ہوئے تھے، باہر نہیں نکل رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے گھر کو جلایا تو دروازے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مارا، یہاں تک کہ اس کا حمل گر گیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو ذلت کے ساتھ گھر سے باہر نکالا۔ اللہ کی مار ہو ان شیعہ رافضیوں پر، یہ کس قدر بے ادبی کی باتیں ہیں۔ باقی تو چھوڑئیے، یہ جو علی رضی اللہ عنہ کی شان کے قائل ہیں، ان کی کس قدر گستاخی کرتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ تو ایک بہت بہادر اور شجاع انسان تھے۔ یہ باتیں صحابہ کے شان کے لائق نہیں، علی رضی اللہ عنہ جو بہادر انسان تھے، شجاعت والے انسان تھے، غیرت والے انسان تھے، ان کی زوجہ پر اتنا کچھ ہوتا ہے اور وہ وہاں پر بیچھے بیٹھا ہے اور کچھ نہیں کہتا، کسی قسم کا رد عمل ظاہر نہیں کرتا۔ اللہ کی مار ہو ان شیعہ رافضیوں پر۔ یہ ان کے خرافات ہیں۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو بیان کرنے کے قابل نہیں!

پندھرواں غلط عقیدہ ان کا تقیہ کا عقیدہ ہے۔ یعنی کھلا جھوٹ بولتے ہیں، دجل و فریب سے کام لیتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، ہر حق بات سے انکار کرتے ہیں اور اس تقیہ کے عمل کو یہ عبادت سمجھتے ہیں۔ کلینی نے اصول الکافی میں نقل کیا ہے کہ:

”تقیہ (جھوٹ بولنا، اپنے گندے عقائد چھپانا) یہ میرا بھی دین ہے، میرے باپ کا بھی دین ہے اور کہتے ہیں کہ جو کوئی تقیہ نہیں کرتا اس کے پاس ایمان نہیں ہے۔“

دوسری روایت کو لاتے ہوئے یہ صاحب کہتے ہیں:

”تقیہ مؤمن کی ڈھال ہے۔“

مؤمن یہ کسے کہتے ہیں؟ شیعہ کو کہتے ہیں۔ پھر اہل سنت سے خود کو کیسے بچاؤ گے؟ یقیناً تقیہ کرو گے، جھوٹی قسمیں ان کے سامنے کھایا کرو گے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ اس شخص کے لئے ڈھال ہے، ایک بچاؤ کا سبب ہے۔ ایک اور روایت میں یہ صاحب نقل کرتے ہیں:

”تقیہ ہر ضرورت میں کام آتا ہے۔ جس کسی کو بھی اس کی ضرورت پڑے اور وہ بہتر سمجھتا ہے کہ یہ تقیہ کا وقت ہے۔ اس وقت جھوٹ بول دے۔“

یہی وجہ ہے کہ جب شیعہ رافضی، سادہ سنی مسلمانوں سے ملتے ہیں

تو کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام کا اکرام کرتے ہیں۔ ہم ام المؤمنین کے متعلق یہ گندہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ چنانچہ وہ ان پر اعتماد کر لیتے ہیں، لیکن جب کوئی شخص ان کے اصول کا مطالعہ کر لیتا ہے اور ان کی کتابیں پڑھتا ہے تو ان کی اصل کو پہچان لیتا ہے کہ یہ جھوٹ بول کر اپنے عقائد چھپاتے ہیں۔

سولہواں گندہ عقیدہ متعہ کے جواز کا عقیدہ ہے۔ متعہ اسلام کے ابتداء میں تھا۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک قول منسوب ہے لیکن اس سے رجوع ثابت ہے، چونکہ یہ قول منسوخ ہو چکا تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ قول اب بھی ثابت اور رائج ہے۔ جبکہ یہ کافر اس متعہ کے جواز کے قائل ہیں۔ ایران میں اللہ کی اس نافرمانی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ عزتوں پر عزتیں لٹ چکی ہیں۔ ایران میں شیعوں کی نسلوں کا کچھ پتہ نہیں ہے کون کس کا بیٹا ہے؟ یہ سب اس لئے کہ یہ متعہ کرتے ہیں اور اسے عبادت سمجھتے ہیں۔ ایران میں باقاعدہ چینل بنائے گئے ہیں، جس سے ایران کے مختلف شہروں سے عورتیں رابطے میں ہوتی ہیں، ہزاروں کی تعداد میں اس چینل پر عورتیں موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک کارنگ، خصوصیت اور عمر نشر کی جاتی ہے اور پھر ایک شخص بیچ میں رابطہ ہوتا ہے، اس سے لوگ رابطہ کرتے ہیں، وقت اور جگہ طے کرتے ہیں، پھر کبھی پورا دن، یا کچھ گھنٹے یا پھر مہینے بھر کے لیے اور کبھی اس سے بھی زیادہ متعہ کے لیے مقرر کر لیتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کی



شریعت میں اسے زنا کہتے ہیں، اسے بدکاری کہتے ہیں۔ اس غلیظ کام میں چند پیسوں کے بدلے عورتیں اپنی عزت مردوں کو بیچتی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک! اور یہ گنہ اکام کرنے والوں کو شیعہ روافض بہت بلند مقام و مرتبہ دیتے ہیں۔

سید فتح اللہ کاشانی شیعوں کا معتبر عالم ہے۔ تفسیر منہج الصادقین میں روایت نقل کرتے ہیں، (اللہ کے نبی ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہوئے) کہتے ہیں کہ:

”نبی ﷺ سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ جس نے ایک بار متعہ کیا اس کا مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔ جس نے دوبار متعہ کیا اس کا مرتبہ ایک قدم اور بڑھ کر حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچ جاتا ہے۔ جس نے تین مرتبہ متعہ کیا، اس کا مرتبہ علی رضی اللہ عنہ جیسا ہو جاتا ہے اور جس نے چار بار متعہ کیا تو نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کا مرتبہ، درجہ اور مقام منزلہ میرے جیسے ہو جاتا ہے۔“

نعوذ باللہ! یہ شیعہ روافض کے خرافات ہیں کہ چار بار اس گنہ گارے کام کو سرانجام دینے پر انسان محمد رسول اللہ ﷺ کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک! یہ ہیں ان کے گنہ گارے عقائد۔ اللہ کی قسم! بہت مجبور ہو کر یہ کہہ رہا ہوں تاکہ امت مسلمہ ان روافض کا اصلی چہرہ دیکھ سکے۔ یہ خرافات

ہیں، یہی ان کا عقیدہ ہے۔ کیا اب بھی یہ مسلمان ہیں؟!؟

لہذا ان عقائد کی وجہ سے امت کے مشہور اماموں نے انہیں مرتد قرار دیا ہے۔ بلکہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شیعہ مرتد ہیں، اور اسلام سے خارج ہیں۔ امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ، امام احمد، امام طحہ بن مصرف، امام احمد بن یونس، امام عبدالرحمن بن مہدی، امام محمد بن یوسف، علامہ غزالی، امام ابن حزم، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، حافظ ابن کثیر، محمد بن عبد الوہاب، سلیمان بن سحمان، ابو حامد المقدسی، ابن عابدین الشامی الحنفی اور اسی طرح دین کے علمائے کرام نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیعہ روافض زنادقہ ہیں، یہ مرتدین ہیں، یہ ملحدین ہیں اور ان کے ساتھ مرتدین والا معاملہ کیا جائے گا یعنی ان کا سر کاٹنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

یہ غلیظ کافر جو اللہ رب العالمین کے حلال کو حرام ٹھہراتے ہیں، دن اور رات ان کفریات میں لگے رہتے ہیں، طالبان انہیں کافر نہیں کہتے۔ جبکہ کافر کو کافر نہ کہنے کی وجہ سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ ابو الحسین العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”تمام اہل قبلہ مسلمانوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس نے کافر کے کفر میں شک کیا، وہ کافر ہے اور ایمان سے خالی ہے، یہ اس لئے کہ

یہ کفر کو ایمان سے جدا نہیں کرتا۔“

تمام انبیاء اسی لئے بھیجے گئے کہ مشرکین اور کافروں کو مشرک اور کافر کہا جائے۔ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو کوئی مشرکین اور مرتدین کو کافر نہیں کہتے، ایسے لوگ قرآن کی تصدیق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے مشرکین کو کافر قرار دیا ہے اور ان پر کفر کا حکم لگایا ہے، ان سے دشمنی، بغض، حد اور ان کے خلاف قتال کرنے کا حکم دیا ہے۔“

لہذا اجماع سے ثابت ہے کہ کافر کو کافر کہنا لازم ہے۔ جبکہ طالبان کافر کو کافر نہیں کہتے۔ اس لئے امت کے اجماع سے یہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔

طالبان کا پسند ہر واں ناقض جو ہم یہاں بیان کریں گے، وہ یہ ہے کہ طالبان شیعہ روافض کو قاتلین مقرر کرتے ہیں، ان کو عہدے دیتے ہیں۔ جیسا کہ سرپل ولایت میں ایک رافضی مرتد کو نگران مقرر کیا، اس کا ویڈیو بیان بھی موجود ہے اور کافی مشہور ہوا ہے۔

• جس رافضی کو سرپل ولایت میں طالبان نے اپنا گورنر مقرر کیا، اس کی ویڈیو یہاں دیکھئے۔

اور اللہ رب العالمین سورۃ النساء میں فرماتے ہیں:

وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
سَبِيلًا ۚ

”اور اللہ کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب  
آنے کیلئے ہر گز کوئی راستہ نہیں دے گا۔“

[النساء: ۱۴۱]

کسی کو قیادت سوچنا یا اس کو کسی علاقے کا امیر مقرر کرنا یا اسے  
کوئی بڑا عہدہ دینا، یہ غالب آنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ اسلام میں  
امیر، حاکم اور بادشاہ کے لئے سب سے پہلی شرط اسلام ہے۔  
السیاستہ الشرعیہ کے نام سے جتنی بھی کتابیں علمائے کرام نے  
لکھی ہیں، ان میں سب سے پہلے شرط حاکم اور امیر کے لیے  
اسلام ہے یعنی حاکم اور امیر مسلم ہوگا، کافر نہیں ہو سکتا۔

سولہواں ناقض طالبان کا یہ ہے کہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین  
کے خلاف شیعہ روافض اور ہزارہ و ایران سے مدد لیتے ہیں۔  
طالبان اور شیعہ ہزارہ کے مابین سخت دشمنی تھی، لیکن خلافت  
اسلامیہ کے خلاف یہ متحد ہو گئے۔ کیونکہ عالم کفر کی خارجی

• اس خبر میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ ایران، روس، چین اور پاکستان کے انٹیلی  
جنس حکام نے دسمبر 2021 میں اسلام آباد کے اندر طالبان سے ملاقات کی  
اور افغان طالبان حکومت کو دولت اسلامیہ سے لڑنے کیلئے انٹیلی جنس فراہم  
کرنے پر اتفاق کیا۔

سیاست کا قاعدہ ہے کہ اس میں کوئی دائمی دوست اور دشمن نہیں ہوتا۔ جب کسی ملک کا کسی جماعت سے مفاد ملتا ہو تو اس کے ساتھ معاہدے کرنا، مدد کرنا، مدد لینا سب کچھ مشروع ہو جاتا ہے اور جیسے ہی مفاد ختم ہو جاتا ہے وہ اپنے معاہدے و تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔

طالبان کے تعلقات ایران سے محمود احمدی نژاد کے وقت سے شروع ہوئے۔ طالبان کے امیر ملا اختر منصور کے امیر بننے کے دو مہینے بعد یہ تعلقات مزید گہرے ہو گئے۔ ایران نے طالبان کو مشہد شہر میں مرکز تک دے دیا۔ اختر منصور اور بیت اللہ ان دونوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ آپس میں ان کے بہت گہرے تعلقات تھے اور ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اختر منصور ایران سے واپسی پر ہلاک ہو گیا۔ یہ بات معلوم اور مشہور ہے، ساری دنیا جانتی ہے کہ مارچ 2011 میں افغانستان کے حوالے سے برطانیہ کے میڈیانے یہ خبر شائع کی کہ ایران طالبان کو اسلحہ دے رہا ہے اور ان کے ساتھ تعلقات استوار کر رہا ہے۔ 2014 میں یہی دعویٰ امریکی میڈیانے بھی کیا اور کہا کہ ایران کئی سالوں سے ان کی مدد کر رہا ہے اور ان باتوں کی تائید ہر کسی نے کی کہ طالبان کو ایران سب کچھ دے رہا ہے۔ اسی طرح زاہدان شہر میں ان کے لیے معسکرات تک قائم کیے تھے، جس میں سنیوں کو جذب کر رہے تھے، (حتیٰ کہ اہل سنت کے قاتل قاسم سلیمانی رافضی نے افغانستان کا خفیہ

دورہ کیا، جس میں طالبان کے ساتھ ملاقات کر کے دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ ایران طالبان کو اسلحہ اور ٹریننگ دے گا اور طالبان ایران کو دولت اسلامیہ کے خطرے سے بچائے گا اور دولت اسلامیہ کے خلاف لڑ کر ایران کی سرحدوں کو محفوظ بنائیں گے) • شیعہ ہزارہ اور ایران، طالبان سے بہت گہرے تعلقات رکھتے ہیں۔ ان تعلقات کی وجہ ایران کے مختلف اہداف ہیں۔ ایران کا طالبان کی مدد کرنے میں ایک ہدف امریکہ کو افغانستان میں کمزور کرنا ہے۔ دوسرا ایران چاہتا ہے کہ افغانستان میں اپنا اثر و رسوخ پاکستان اور سعودیہ سے زیادہ رکھے۔ تیسرا ایران ان تعلقات کے ذریعے اپنا دفاع کرنا چاہتا ہے۔ چوتھا ایران اپنے شیعہ مذہب کا دفاع کرتا ہے۔ پانچواں ہدف ایران کا یہ ہے کہ ہزارہ شیعہ کے ذریعہ طالبان کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چھٹا ہدف یہ ہے کہ یہ سنیوں میں شیعہ مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ ساتواں ہدف خلافت اسلامیہ کو کمزور کرنا ہے۔ ایران نے یہ بات تسلیم بھی کی ہے کہ آنے والے وقت میں طالبان حکومت کا حصہ ہوں گے، اگرچہ پوری حکومت ان کی نہیں ہوگی، لیکن پھر بھی ان کو اپنی حکومت میں شامل ضرور کریں گے۔ اس لئے ایران طالبان میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا

• روس (ماسکو) اور ایران نے طالبان کو ہتھیار فراہم کیے تاکہ وہ دولت اسلامیہ سے لڑ سکیں۔۔۔ [ویڈیو رپورٹ دیکھیں۔]

ہے۔ خلافت اسلامیہ کی ولایت خراسان کے اعلان کے بعد ایران نے طالبان کے ساتھ اپنے تعلقات کا اعلاناً اظہار کیا۔ اس لیے کہ ایران خلافت اسلامیہ کو کمزور کرنے کے لیے عراق میں امریکی صلیبی اتحاد کا حصہ بن کر امریکہ کی قیادت میں مغربی طرف سے عراق میں داخل ہوا اور یہاں خراسان میں بھی اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ ایران کو اس بات سے بہت خوف تھا کہ ایک طرف سے اگر خلافت کا مرکز عراق مضبوط ہو جاتا ہے اور خراسان میں بھی خلافت اسلامیہ کے مجاہدین مضبوط ہو جاتے ہیں تو پھر ایران کے زوال کے دن قریب ہیں۔ اسی لیے خراسان میں ہزارہ کو طالبان کی صفوں میں شامل کیا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو کفری میڈیا نے علی الاعلان نشر کی ہیں کہ افغان طالبان نے داعش کو شکست دینے کے لیے ایران سے مدد لی ہے۔

اس کے بعد ایران نے ایک اور قدم اٹھایا کہ طالبان کے تعلقات روس سے بھی استوار کیے۔ اب روس طالبان کی مدد و نصرت کرنے لگا۔ اس میں ان کے بھی بہت سے اہداف ہیں، جس میں سب سے پہلا خلافت اسلامیہ کا راستہ روکنا تھا اور اسی وجہ سے روس نے طالبان کی مدد کی۔ روس نے اپنے جدید ہتھیار بھی طالبان کو بھیجے۔ کچھ وقت پہلے جب طالبان کا وفد ایران گیا تو ایران نے اپنے وزراء کو روس بھیجا، وہاں سے روس نے طالبان کو آنے کی دعوت دی اور پھر سب نے مل

کر کانفرنس منعقد کی۔ وہاں اس کانفرنس میں طالبان نے بہت کچھ کہا، جس میں سے ایک بات یہ بھی کہی کہ ہم اہل تشیع کے ساتھ کوئی مشکل نہیں رکھتے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ نہ ہم نے انہیں پہلے کچھ کہا ہے اور نہ اب کہیں گے۔ • پس مرتدین کو اپنا بھائی کہنے کی وجہ سے طالبان بھی اپنے مرتد بھائیوں کی طرح مرتد اور اسلام سے خارج ہیں۔

• طالبان نے حکومت میں آنے سے کچھ عرصہ پہلے ایک آفیشل ویڈیو جاری کی، جس میں طالبان کے دعوت و ارشاد کے سربراہ امیر خان متقی کا کہنا تھا کہ:

◆ ہم داعشی نظریات نہیں رکھتے۔

◆ شیعہ قابل احترام قوم ہے۔

◆ ہم شیعہ روافض کا تحفظ کریں گے۔

◆ افغانستان شیعہ، سنی اور دیگر اقلیتوں یعنی کافروں کا گھر ہے۔

◆ شیعہ اور سنی دونوں ہی اسلامی نظام، اتحاد، ترقی، خوشحالی اور اپنے بچوں کی اچھی تعلیم کے خواہاں ہیں۔

◆ طالبان، شیعہ کو اپنا ہم وطن مانتے ہیں اور جس طرح سے سنی مسلمانوں کی جان و مال اور عزت کا تحفظ کرتے ہیں اسی طرح اہل تشیع کا بھی تحفظ کریں گے۔

◆ افغانستان کے تمام لوگ ایک مضبوط اور جامع افغان حکومت کے زیر سایہ ہوں گے۔

◆ افغانستان کے بہت سے شیعہ اکثریتی علاقے طالبان کے قبضے میں ہیں۔ اس کے باوجود کسی ایک شیعہ پر بھی حملہ نہیں کیا گیا۔

طالبان کے ارتداد کھیلنے صرف یہ ایک ویڈیو ہی کافی ہے۔ کسی کافر کو اپنا بھائی کہنا کفر بواح اور اسلام سے خارج کرنے والا عمل ہے، جس کا ارتکاب طالبان آفیشل طور پر اس ویڈیو میں کر چکے ہیں۔ [ویڈیو دیکھئے۔]



خلاصہ یہ ہوا کہ طالبان شیعہ رافضیوں سے بہت گہرے تعلقات رکھتے ہیں، انہیں کافر نہیں کہتے ہیں، وہاں پر چکر لگاتے ہیں، شیعہ رافضیوں کو اپنی صف میں جگہ دیتے ہیں۔ انہیں قیادت اور عہدے بھی دیتے ہیں۔ لہذا طالبان ان افعال کی وجہ سے یہ دائرہ اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔ اسی گروہوں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

وإن امتی ستفترق علی ثنتین وسبعین  
فرقة، کلها فی النار، إلا واحدة وہی  
الجماعة۔

”میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی،  
سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے، اور وہ  
«الجماعة» ہے۔“

یعنی وہ جماعت جو خلیفہ کی جماعت ہوگی، جو میری اور میرے  
صحابہ کی روش اور طریقے پر ہوگی۔

• طالبان کے عبد القہار بلخ کا کہنا ہے کہ: ”ان کی کابینہ میں ایک شیعہ ہزارہ  
وزیر ہے۔“ [ویڈیو دیکھئے۔]

■ طالبان کارہنما ملاذکر ہاشمی جو کہ افغان چینل کے لیے ایک امدادی تنظیم  
کے ڈائریکٹر ہیں، کہتے ہیں کہ: ”ہم شیعوں کو حکومتی نظام میں عہدے دیں  
گے۔“ جبکہ سلفیوں اور اہل حدیثوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کی مساجد کو بند  
کرتے ہیں۔ [ذاکر ہاشمی کی ویڈیو ملاحظہ کیجئے۔]

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو خلیفۃ المسلمین کی بیعت پر استقامت  
نصیب فرمائے اور رب العالمین ہم سب کو طالبان کے ان  
نواقض سے بچائے رکھے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
 گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے، طالبان کے  
 نواقض بیان ہو رہے تھے، وہ اسباب اور وجوہات بیان کی جا رہی  
 تھیں، جن کی بناء پر طالبان اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ خلافت  
 اسلامیہ بغیر دلیل کے کسی پر ردت اور کفر کا حکم نہیں لگاتی۔  
 طالبان میں یہ خرابیاں اور یہ نواقض پائے جاتے ہیں۔ اس لئے  
 ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کی اصلاح ہو جائے، مسلمانوں کو ان کے  
 بارے میں معلومات ہو، اور وہ توبہ تائب ہو کر اللہ کے کتاب  
 قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان احادیث صحیحہ کی طرف  
 رجوع کریں۔ بے شک اللہ پھر معاف کرنے والا ہے اور اگر  
 یہ توبہ نہیں کرتے تو مسلمان ان کے نواقض کو جان لیں اور ان  
 کی گمراہی سے خود کو محفوظ کر لیں اور ان کے ساتھ مرتدین والا  
 معاملہ کریں۔

الحمد للہ اب تک طالبان کے ۱۶ نواقض بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں  
 ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طالبان کا ۱۷واں ناقض ذکر کریں  
 گے۔ ان شاء اللہ

ستھرواں ناقض طالبان کا یہ ہے کہ وہ حکومت پاکستان کی خفیہ

ایکجہنی آئی ایس آئی کے ساتھ موالات اور دوستی کرتے ہیں۔  
 کافر کے ساتھ اس طرح کی دوستی رکھنے اور موالات کرنے سے  
 آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ طالبان میں انحراف اور فساد  
 آنے کی وجہ پاکستان ہے، پاکستان سے دوستی ہے، آج یہ جتنے  
 نواقض میں گرے پڑے ہیں، آج یہ جتنا بھی ذلیل ہو رہے  
 ہیں، آج یہ جس غلط راستے پر چل پڑے ہیں، آج انہوں نے  
 صحیح منہج سے جو انحراف کر لیا ہے، اس سب کی وجہ پاکستان  
 سے دوستی اور موالات ہے۔ ♦

آج کافر بھی ان کے گن گار ہے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر کے

♦ طالبان کا ترجمان ذبیح اللہ اسپنے ایک انٹرویو میں کہتا ہے کہ: ”پاکستان  
 ہمارا پڑوسی بردار ملک ہے اور ہمارا دوسرا گھر ہے اور ہم کسی کو بھی یہ  
 اجازت نہیں دیں گے افغانستان سے کوئی پاکستان پر حملہ کرے۔“ [انٹرویو  
 دیکھنے کیلئے کلک کریں۔]

♦ پاکستان سے طالبان کی دوستی اور موالات کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں  
 رہی۔ البتہ بطور ثبوت ہم چند ایک ویڈیوز پر اکتفاء کرتے ہیں:

طالبان کے جنرل مبین کا کہنا تھا کہ: ”پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہ  
 ہمارے بھائی کی طرح ہے۔ یہ اسلام کا گڑھ ہے اور ہمارا (طالبان کا) دوسرا  
 گھر ہے۔ اس کا دفاع کرنا ہمارا فرض ہے، ہم پاکستان کے دفاع کے لئے  
 کوئی بھی قربانی دینے کو تیار ہیں کیونکہ اگر پاکستان جگڑتا ہے تب ہم جگڑ رہے  
 ہیں اور اگر ہم خراب ہوئے تو پاکستان خراب ہو رہا ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم  
 اس کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس کا دفاع کرتے ہیں۔“ [ویڈیو دیکھئے۔]

ایک اور جگہ پر یہی مرتد کہتا ہے: ”پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، جس نے  
 امارت کا بہت ساتھ دیا ہے۔“ [مکمل گفتگو کیلئے لنک کو کلک کیجئے۔]

امام بھی یہ کہنے لگے کہ آج کے طالبان وہ طالبان نہیں ہیں جو انیس سال پہلے تھے۔ آج طالب بدل گیا ہے۔ ■ کافر بھی اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ آج طالب بدل گیا ہے اور اس سب کی وجہ پاکستان کے ساتھ دوستی اور موالات ہے۔

پاکستان سے طالبان کی دوستی اور موالات دو طرح کی ہے۔ جب ہم تاریخ پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ طالبان کی بنیاد بھی پاکستان نے رکھی ہے۔ پاکستان کا کرنل امام، جس کا اپنا نام کرنل سلطان امیر تارڑ تھا۔ اس کے بشمول اور بھی کرنلز اور آفیسرز کو تحریک افغان طالبان بنانے کا وظیفہ دیا گیا۔ یہ کرنلز اور آفیسرز روس کے خلاف مزاحمت میں پیش پیش تھے، لوگوں کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا، جان پہچان تھی۔ یہاں پر انہوں نے ایک گروہ بنایا اور ان کو تربیت دی۔ ان لوگوں میں سے طالبان کے اہم لوگ جن میں ملا محمد عمر، ملا اختر منصور، ملا برادر، ملا بور جان، ملا ربانی اور اسی طرح بہت سے اہم امراء شامل تھے، جن کو خصوصی تربیت دی گئی اور پھر اس کے بعد پاکستان میں پڑھنے والے طالبان کو بھی ان کی طرف بھیجا گیا۔ جہاں سے طالبان اور پاکستانی حکومت کے تعلق کا پہلا حصہ شروع ہوتا ہے۔ دوسرا اہم حصہ تب شروع ہوا جب طالبان

■ امریکہ کی طرف سے طالبان کے ساتھ امن مذاکرات کے سفیر زلمی خلیلزاد کہتا ہے کہ: ”طالبان اب وہ طالبان نہیں رہے جو 19 سال پہلے کے طالبان تھے۔“ خلیلزاد نے مزید کیا کہا؟ [مکمل گفتگو سننے کیلئے یہ ویڈیو ملاحظہ کیجئے۔]

کی امارت سقوط کر گئی اور ان کے تمام قائدین پاکستان منتقل ہو گئے۔ اس طرح تمام کے تمام طالبان پاکستانی حکومت کے ہاتھ میں آ گئے، ایجنسیوں کے ہاتھوں میں جا گئے۔ امارت کے سقوط کا واقعہ ایک پراسرار واقعہ ہے، آج تک اس کے تمام جزئیات ظاہر نہیں ہوئے، البتہ دن بدن ایک ایک کر کے حقیقت سامنے آتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ طالبان کے پہلے امیر ملا محمد عمر کے بارے میں مختلف قسم کے واقعات مشہور ہیں۔ حقیقت اب اللہ رب العالمین کو ہی معلوم ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا؟ یا تو وہ پاکستان آئے تھے اور اختر منصور کو امارت دینے کے لیے انہیں قتل کر دیا گیا؟! یا پھر ایسا ہے کہ راستے میں ہی وہ بمباری میں قتل ہو گئے؟! کچھ اتنا پتا نہیں چلا! اور جو طالبان کی طرف سے بات بیان کی جاتی ہے کہ وہ افغانستان کے ایک گاؤں میں مریض تھے اور بیماری میں وفات پا گئے، تو یہ سب جھوٹ اور افسانے کے سوا اور کچھ نہیں! اس لیے کہ اس بات کا کوئی ثبوت، کوئی قرینہ نہیں ہے۔ حقائق تمام اس بات کے خلاف ہیں۔ تمام قائدین پاکستان آرہے تھے، یہاں تک کہ ملا صاحب کے بھائی اور بیٹے بھی پاکستان آرہے تھے۔ آخر انہوں نے کیا جرم کیا تھا کہ وہ افغانستان کے ایک سنان گاؤں میں پیچھے رہ جائیں!؟

الغرض! یہاں سے طالبان کے انحراف کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ جب امارت کی قیادت اختر منصور کے ہاتھ میں چلی گئی تو

طالبان کا رخ شریعت کے بجائے کفری سیاست کی طرف ہو گیا۔ قطر دفتر کے لئے کوششیں شروع ہو گئیں، ایران کے ساتھ روابط قائم کیے گئے، پاکستانی افواج سے بھی اپنے تعلقات مضبوط کیے اور افغانستان کے اقتدار تک پہنچنے کے لئے انہوں نے سیاسی راستہ اختیار کیا۔ اس وقت سے طالبان نے ارتداد کے دروازے پر قدم رکھا اور اسلام سے منہ موڑ کر کفر کے قریب ہوتا گیا اور اسلام سے دور ہوتا گیا۔ طالبان پر جب یہ سوالات اٹھائے جاتے ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ امیر کی سیاست پر ضرور اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر وہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو اور کفر بواح کا مرتکب ہو تو امیر کی اطاعت چھوڑ دی جائے گی۔ یہ باتیں اپنے بیانات اور کتابوں میں کرتے تو ہیں، لیکن کیا پھر اقوام متحدہ کے قوانین ماننا، ڈیموکریسی یعنی جمہوریت کو ماننا کفر بواح نہیں ہے؟! اگر یہ کفر بواح نہیں ہے تو پھر تو کابل انتظامیہ بھی مسلمان ہیں، پھر ان کو کیوں تنگ کرتے ہو؟! اور پاکستانی حکومت نے طالبان کے خلاف امریکہ کو اپنے اڈے دیئے، پاکستان سے امریکی طیارے افغانستان کے مسلمانوں پر بمباری کرتے تھے، جبکہ طالبان کے قائدین پاکستان میں بیٹھے تھے اور عام مسلمین ان بمباریوں کا سامنا کر رہے تھے۔ وہ کافر عام مسلمانوں کو پکڑ کر، ان کو طالب سمجھ کر طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے، ان کی عزتیں لوٹ رہے تھے، اسی طرح وہ مہاجرین مجاہدین جو عرب اور باقی ممالک سے آئے تھے، اسلام کے لیے خود کو قربان کر رہے تھے، وہ اس

مباری کے شکار ہو گئے، وہ ان کفار کے ہاتھوں میں چلے گئے، انہیں قید کر لیا گیا، طور خم کے راستے سے امریکہ کی سپلائی ہوتی تھی، پاکستان نے اپنا بحری راستہ بھی امریکہ کے حوالے کیا تھا۔ طالبان کے سفیر ملا عبدالسلام ضعیف کو بھی پکڑ کر ننگا کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا تھا۔ ہزاروں مہاجرین مہاجرات کو امریکیوں کے حوالے کیا۔ الغرض طالبان کی حکومت کو بھی پاکستان نے ختم کیا، پھر اپنے مقصد کے لیے دنیا پرست لوگوں کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ اس کے بعد جو قدم بھی طالب اٹھاتا، آئی ایس آئی کے حکم سے اٹھاتا۔ اس طرح طالبان آئی ایس آئی کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہے۔ پاکستانی حکومت کے ساتھ طالبان کی دوستی اور معاملات کے بہت سے دلائل ہیں، جن میں سے بعض کی طرف ہم اشارہ کریں گے۔

**پہلا ثبوت:** پاکستان کے ذریعہ سے طالبان نے ایران، روس اور چین کے ساتھ روابط قائم کیے اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ آئی ایس آئی کے ہی حکم پر شروع کی۔ کیونکہ خلافت اسلامیہ کا ایک اہم ہدف پاکستانی فوج اور پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی آئی ایس آئی کے خلاف جنگ کرنا تھا اور یہ باتیں آئی ایس آئی کے سابقہ چیف جنرل حمید گل نے میڈیا پر علی الاعلان کی تھیں کہ جس دن افغانستان میں طالبان کمزور ہو گئے، اس کے بعد پاکستان کے مستقبل کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا۔

**دوسرا ثبوت:** طالبان پاکستان کے مختلف شہروں میں پاکستانی



حکومت کے لیے جاسوسی کرتے ہیں۔ اگر ان کو کسی پر شک ہوتا ہے کہ یہ خلافت اسلامیہ کی طرف مائل ہے تو فوراً انٹیلی جنس ایجنسیوں کو خبردار کرتے ہیں۔ اس طرح یہ پاکستان کے حکم سے خلافت اسلامیہ کی تمکین والے علاقوں میں اپنے جواسیس بھیج دیتے، لیکن اللہ رب العالمین نے ان کو ذلیل کیا۔

**تیسرا ثبوت:** طالبان دراصل پاکستان کی غیر رسمی فوج ہیں۔ اب بھلا کیسے ان کے ساتھ موالات نہیں کریں گے؟! کیسے ان کے ساتھ دوستی نہیں کریں گے؟ پاکستان کے دفاع کے لیے وہ ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ان باتوں کا اقرار طالب علی الاعلان کرتے ہیں۔ جب ٹرمپ نے پاکستان کو دھمکی دی تو طالبان نے اکوڑا میں مفتی محمود ذاکری کی قیادت میں ایک مجلس کا انعقاد کیا اور رسماً اپنا موقف پیش کیا کہ امریکہ یا ہندوستان پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو افغانستان کی طرح اس کا دفاع کریں گے۔ پاکستانی میڈیا نے طالبان کا یہ موقف فخریہ نشر کیا: ”امریکا ہو یا بھارت اپنے دارالہجرت پاکستان کا دفاع افغانستان کی طرح کریں گے۔ (افغان طالبان کا اعلان)۔“ اور پاکستانی میڈیا نے پھر تفصیل سے تمام باتوں کا ذکر کیا، جن کا انہوں نے اعلان کیا۔

• 19 دسمبر 2021 کو پاکستان میں او آئی سی اجلاس میں شرکت کیلئے آئے طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ: ”ہم داعش کو افغانستان سے پاکستان میں داخل ہونے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ ہم اپنے خون اور گوشت سے پاکستان کی حفاظت کریں گے۔“ [ویڈیو ثبوت دیکھنے کیلئے کلک کریں۔]

**چوتھا ثبوت:** پاکستان بہت عرصہ سے طالبان کی مدد کرتا آ رہا تھا۔ اب پاکستان کے ساتھ ساتھ باقی ممالک بھی شریک ہو گئے ہیں۔ یہ ممالک طالبان کی صرف اتنی مدد کرتے تھے کہ طالبان ہمیشہ ان کے محتاج بنے رہیں اور اپنا مضبوط اقتصاد بنانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ طالبان کی اقتصادی اور انفرادی مدد پاکستان کر رہا تھا، کیونکہ اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ اکثر طور پر خم بارڈر پر افغان فوج نے طالبان کے بہت سے ٹرک پکڑے، جو بارود اور اسلحہ سے بھرے پڑے تھے۔ جبکہ وہ سیمنٹ کے نام پر افغانستان میں سپلائی کر رہے ہوتے تھے۔ پاکستان نے ان پیسوں میں بھی طالبان کے لیے ایک خاص حصہ مقرر رکھا تھا، جو وہ دنیا بھر کے کافروں سے مہاجرین کے نام پر لیا کرتا تھا۔ جبکہ افرادی قوت کے لیے حقانی نیٹورک جیسے کارخانے بنا کر رکھے ہوئے تھے۔

**پانچواں ثبوت:** طالبان کی پاکستانی حکومت کے ساتھ دوستی اور موالات ہیں۔ طالبان کے مذاکرات کو آپ دیکھ لیں۔ آج طالبان کے مذاکرات کہاں سے شروع ہوئے؟! کون ان کا اصل ہے؟! جب نام نہاد صلح اور مذاکرات کی باتیں شروع ہوئیں، امریکہ نے اپنا خصوصی سفیر برائے اقوام متحدہ زلمے خلیل زاد مرتد کو پاکستان بھیجا۔ وہاں اس نے چیف آف آرمی اسٹاف پاکستان اور آئی ایس آئی کے جنرل سے ملاقات کی۔ جب یہ آپس میں متفق ہوئے تو صلح اور مذاکرات کا ڈرامہ شروع ہوا۔ خلیل زاد باقی

پڑوسی ممالک کیوں نہیں گیا؟! وہ ہندوستان جو پہلے ہی سے طالبان کے خطرے سے لوگوں کو آگاہ کر رہا تھا، وہاں کیوں نہیں گیا؟ لیکن پھر بعد میں کافی اصرار کے بعد وہ وہاں گیا۔

ہر بار یہ پہلے پاکستان جاتا ہے، بعد میں افغانستان آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح کا اصل مرجع کون ہے؟! یقیناً پاکستان ہے اور اسی وجہ سے کابل ادارے نے یہ کوشش کی کہ پاکستان سے اپنا تعلق بہتر بنائے۔ اس لئے پاکستان کے وزیر اعظم کو آنے کی دعوت دی، وہ یہاں پر آیا اور ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن دو دن کے بعد کنڑ اور باقی جگہوں پر گولے برسائے گئے اور ان کا بڑا افسر یہاں آیا اور افغانستان کے منافق فوجی افسران نے اپنے مقاصد حاصل کیے اور کابل مرتد ادارے نے پاکستان کو خلافت اسلامیہ کے مطلوب قیدی بھائیوں سے تفتیش کی اجازت بھی دی۔ اسی طرح آپ دیکھیں کہ طالبان کی مذاکراتی ٹیم قطر میں کیسے پہنچے؟! پہلی بار جو ٹیم جارہی تھی تو ہم پوچھتے ہیں کہ طالبان کے قائدین کہاں سے آئے؟! کیا پاکستان سے قطر نہیں گئے؟! تو سارا نقشہ ان کو پاکستان نے بنا کر دیا ہے۔ اس سب پر آئی ایس آئی کے بڑے افسر بڑے خوش ہوتے ہیں اور دور سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ پلان کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

**چھٹا ثبوت:** طالبان کے تمام قائدین پاکستان میں رہتے ہیں۔

طالبان کا سابقہ امیر اختر منصور کوئٹہ میں دفن ہے۔ طالبان کا امیر استاد یا سر حیات آباد پشاور میں رہتے تھے، وہاں سے آئی ایس آئی نے انہیں گرفتار کیا۔ اسی طرح ملا برادر پاکستان میں گرفتار ہوئے، جلال الدین حقانی کا انتقال پاکستان میں ہوا۔ حافظ احمد اللہ، حبیب اللہ کے بھائی بھی کوئٹہ میں فوت ہوئے۔ طالبان کا سابق ترجمان عبدالحی مطہر بھی پاکستان میں مرے۔ پشاور تاج آباد میں ان کا جنازہ تھا اور طالبان نے جنازہ کے متعلق یہ اعلان کیا مولوی عبدالحی مطہر امارت اسلامیہ کے پرانے ترجمان بہت عرصہ سے بیمار ہونے کے باعث فوت ہو گئے ہیں۔ 23 جنوری 2021 ظہر کی نماز کے بعد دو بجے تاج آباد میں ان کا جنازہ ہے۔ اسی طرح طالبان کے بہت سے قائدین ملا محمد اللہ نانی، ملا سلیمان آغا، ملا محمد ثانی کوئٹہ میں گرفتار ہوئے۔ اب تک ان کا کوئی ایسا بڑا قائد افغانستان میں کبھی گرفتار نہیں ہوا ہے، نہ کبھی اختر منصور پکڑا گیا، نہ کبھی ملا برادر، نہ کبھی ہیبت اللہ، نہ کبھی یعقوب، نہ سراج الدین اور نہ ہی کوئی اور۔ یہ تمام کے تمام پاکستان میں رہتے ہیں۔ جیسا کہ لغمان کے والی مولوی عبدالہادی پشاور میں قتل ہوئے، اس سے پہلے مولوی عبدالصمد اور بہت سے قائدین پاکستان میں قتل ہو چکے ہیں، (چند ہفتے پہلے ان کا بڑا کمانڈر رہبر بھی پشاور میں قتل ہوا) یہاں تک تو بات یقینی ہے۔ ان تمام باتوں کے ثبوت بھی موجود ہیں۔

ملا محمد عمر کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ملا محمد عمر کو بھی کراچی کے ہی ہسپتال میں آئی ایس آئی نے قتل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ویسے تو یہ خبر درست نہیں لگتی۔ یہ حقائق بھی ایک دن ظاہر ہو ہی جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

**ساتواں ثبوت:** موالات کا آٹھواں سبب یہ ہے کہ طالبان کے امیر مقرر کرنے میں آئی ایس آئی کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بیت اللہ کے ساتھ تنظیم کے بہت سے قائدین اختلاف رکھتے تھے، ہم ان میں سے کچھ کے نام ذکر کرتے ہیں، جو کہ اس کے قائد بننے پر اختلاف کرتے تھے اور اسی کے بناء پر آئی ایس آئی نے انہیں گرفتار کر کے خفیہ جیلوں میں ڈال دیا، اس میں احمد اللہ نانی کو کوئٹہ میں گرفتار کیا، نانی رہبری شوریٰ کا ایک رکن تھا جلب و جذب کمیسوں کا رئیس تھا، سلیمان آغا، یہ کنڈی کا پرانا والی تھا، اقتصادی کمیسوں کا مسئول تھے، ملا محمد ثانی، یہ تینوں اختر منصور کے خاص آدمی تھے، اور لوگوں پر بھی چھاپہ مارا گیا تھا لیکن اتفاق سے اس وقت وہ وہاں موجود نہ تھے۔

• ملا محمد عمر کی ایک آڈیو بہت مشہور ہے کہ جس میں آپ اپنے ساتھیوں کو سخت الفاظ میں نصیحت کرتے ہیں کہ اختر منصور امریکہ اور آئی ایس آئی کا ایجنٹ ہے اور اس سے ایسی باتیں سننے کو ملی ہیں، جس کی بنا پر ہم اسے مرتد کہتے ہیں۔ وہ ایک فساد اور شریر شخص ہے۔ تمہارے لئے جائز نہیں کہ کوئی بھی اسے اپنا امیر مقرر کرے۔ اور یہ کہ اس جیسا فساد آدمی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ [مکمل آڈیو سننے کیلئے یہ [لنک](#) ملاحظہ کریں۔]

**آٹھواں ثبوت:** طالبان کا علاج پاکستان میں ہوتا ہے۔ پشاور، کوئٹہ، کراچی اور باقی علاقوں میں طالبان کے لئے خاص ہسپتال بنائے گئے ہیں۔ جیسا کہ کراچی کے ہسپتال میں آپ نے ملا برادر کو بھی دیکھا ہو گا، وہاں کھڑے ہو کر اپنے زخمی جنگجو کا حوصلہ بڑھا رہا ہے۔ (جس کی ویڈیو بھی ہم اوپر پیش کر چکے ہیں۔)

**نواں ثبوت:** پاکستانی حکومت نے پاڑا چنار، کرم ایجنسی، وزیرستان اور میرانشاہ میں طالبان کے حقانی نیٹ ورک کے لیے مراکز بنائے ہیں۔ ان کے تمام قاضیان پاکستان میں ہیں۔ پشاور اور کوئٹہ کے مدرسوں میں دوحہ کے معاہدے کے بارے میں پروگرام منعقد کیے گئے تھے۔ ان سب کی ویڈیوز موجود ہیں۔ یہ سب کچھ پاکستان میں منعقد ہوا ہے۔ اسی طرح افغانستان میں ان کے جو امراء قتل ہوتے ہیں، ان کی یاد میں پروگرام اور تعزیتیں کہاں پر ہوتی ہیں؟! کہیں نہیں بلکہ یہ سب پاکستان میں ہی ہوتا ہے۔

**دسواں ثبوت:** طالبان آئی ایس آئی کے پرانے ریس جنرل حمید گل کو اپنا دایاں ہاتھ کہتے ہیں اور اسے ملا محمد عمر جیسا سمجھتے ہیں۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ یہ کون ہوئے؟! کہتے ہیں کہ ہمارا ایک ہاتھ ملا محمد عمر تھا اور دوسرا ہاتھ جرئل حمید گل تھا۔ کہتے ہیں کہ حمید گل کی موت پر اتنے خفہ ہیں، جیسا کہ ملا صاحب کی موت پر خفہ تھے۔ اب اندازہ لگائیے کہ یہ کون ہیں اور کس کے ایجنٹ ہیں!؟

**گمیار ہواں ثبوت:** خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں پاکستانی حکومت ان کی بھرپور مدد کر رہی تھی۔ سپین غر (سفید پہاڑ) میں ایک طرف پاکستان کی پوسٹ ہوتی تو اس کے قریب طالبان کی چھاؤنی ہوتی تھی۔ خیمے لگائے ہوئے ہوتے تھے، آگ جلائی ہوئی ہوتی تھی، امریکی طیاروں کو بھی یہ نظر آرہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ خلافت اسلامیہ کے تمکین والے علاقوں میں گولے بھی برسا رہے ہوتے تھے اور خلافت اسلامیہ کے حملوں کو روک رہے ہوتے تھے۔ جبکہ طالبان اپنے زخمیوں کو پاکستان منتقل کر رہے ہوتے تھے۔ یہ تمام ویڈیوز موجود ہیں۔ انٹرنیٹ میں آپ باسانی دیکھ سکتے ہیں۔ خلافت اسلامیہ کے مناصرین نے یہ ویڈیوز شیئر بھی کی ہیں۔ ان سب ثبوتوں کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ موالات کوئی معمولی دوستی نہ تھی۔

**بار ہواں ثبوت:** طالبان کے تمام معسکرات پاکستان میں فعال ہیں۔ آپ طالبان کی یہ ویڈیوز دیکھ لیں، سینکڑوں لوگ ہوتے ہیں اور وہ بھی پاکستان کے علاقوں میں بلا کسی ڈرون کے خوف کے، بے فکر ہو کر معسکر لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ خلافت اسلامیہ کا ایک چھوٹا سا معسکر بھی امریکہ نہیں چھوڑتا، افغان حکومت نہیں چھوڑتی، پاکستانی حکومت نہیں چھوڑتی، لیکن طالبان ہزاروں سینکڑوں معسکرات میں کھلم کھلا تربیت کر رہے ہیں، انہیں کچھ نہیں کہا جاتا۔ یہ تمام کام پاکستان کے علاقوں میں ہو رہے ہیں۔ یہ تمام معاملات ثبوت کے ساتھ ثابت ہیں۔ یہاں

تک کہ حقانی نیٹ ورک کے لیے وزیرستان اور میرانشاہ میں مراکز فراہم کیے گئے ہیں، جہاں حقانی کے لوگ بغیر کسی خوف کے ہر قسم کی فعالیت کر سکتے ہیں۔

**تیر ہواں ثبوت:** طالبان پاکستانی حکومت کو کافر نہیں کہتے، مرتد نہیں مانتے۔ اب تک کوئی ایک کتاب ان کے ارتداد کے بارے میں نہیں لکھی گئی۔ وہ قلم جو خلافت اسلامیہ کے خلاف بہت کچھ لکھتا ہے، پاکستان کے ارتداد کے خلاف ایک حرف تک نہیں لکھتا۔ وہ پاکستان جس کی وجہ سے ان کی امارت سقوط کر گئی، وہ پاکستان جس نے ان کے قائدین کو قتل کیا، وہ پاکستان جو ان کے لوگوں کو گرفتار کرتا ہے، وہ پاکستان جس نے مسلمانوں کی عزت کافروں کو بیچ ڈالی، وہ پاکستان جس میں دین جمہوریت نافذ ہے، وہ پاکستان جس میں حقیقی اسلام پر پابندی ہے، وہ پاکستان جو کفر میں دنیا بھر سے زیادہ غلیظ کافر ہے، وہ پاکستان جو غلیظ ترین مرتدین میں سے ہے، لیکن کبھی بھی طالبان نے اس کے خلاف کوئی حرف نہیں لکھا، رسمی طالبان کی طرف سے کوئی بیان نشر نہیں ہوا۔ دوسری طرف خلافت اسلامیہ کے خلاف اور خلافت اسلامیہ سے محبت رکھنے والوں کے خلاف دن رات لگے ہوئے ہوتے ہیں، اپنی زبانیں بھی استعمال کرتے ہیں، اپنا قلم بھی استعمال کرتے ہیں، اپنا میڈیا بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ تمام باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ طالبان پاکستانی حکومت سے موالات رکھتے ہیں۔



یہ کچھ دلائل تھے، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں لیکن مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ طالبان کا اصل پاکستان ہے۔ لیکن طالبان کے کچھ جاہل جنگجو پاکستان میں اپنے قائدین کی موجودگی سے انکار کرتے ہیں۔ ان کا یہ انکار ایسا ہے، جیسے سورج کو ایک انگلی سے چھپانا۔ جو لوگ کفار اور مرتدین سے دوستی رکھتے ہیں، اللہ رب العالمین ایسے لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ط

”تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا، وہ بے شک انہی میں سے ہے۔“

[المائدہ:۵۱]

آج طالبان پاکستانی مرتد حکومت اور پاکستانی مرتد خفیہ اداروں سے دوستی کرتے ہیں، اس دوستی کی وجہ سے یہ بھی ان میں سے ہیں۔ جیسا کہ پاکستان کی حکومت کافر اور مرتد ہے، اس طرح کا حکم طالبان کا بھی ہے۔ اس حکم کی وجہ سے یہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”جس نے مسلمانوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ سے دوستی کی تو یہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یقیناً جس نے بھی مسلمانوں کے خلاف ان کافروں کی مدد کی تو یہ ان کے دین ماننے والوں میں سے ہیں۔ اس

لیے کہ کوئی کسی کی مدد نہیں کرتا مگر وہ شخص جو اس کے دین اور اس کے راستے سے راضی ہوتا ہے۔ جب یہ اس سے اور اس کے دین سے اور اس کے راستے سے راضی ہوا تو یقیناً اس کے مخالف دین سے اس نے دشمنی کی اور اس کا حکم بھی اس کا فر کی طرح ہے۔“

یہ دیکھیں اللہ رب العالمین کی کتاب اور امام عجل اللہ کی تفسیر اس بات پر دلیل ہے کہ طالبان اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ پاکستان کی نصرت کرتے ہیں، پاکستان کے ساتھ دوستی اور موالات رکھتے ہیں اور طالبان یہ تمام باتیں چھپانے کے لئے ایک دلیل سے کمزور استدلال کرتے ہیں کہ: ”ہم نے پاکستان کی طرف ہجرت کی ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔“ ہم انہیں جواب دیتے ہیں: ایک ہجرت ہے اور دوسرا موالات و دوستی ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ تم پاکستان کے ساتھ موالات رکھتے ہو، صحابہ کی ہجرت اور طالبان کے موالات میں مشرق، مغرب اور زمین و آسمان جتنا فرق ہے۔

کیا حبشہ میں مسلمانوں کو پورے دین پر عمل کرنے کی اجازت نہیں تھی؟! یہاں تک کہ ان کے رسمی دین یعنی نصرانیت کے خلاف جعفر رضی اللہ عنہ نے کلام کیا۔ کیا طالبان پاکستان میں پاکستان کے کفری قوانین کے خلاف بات کر سکتے ہیں؟! کیا

ڈیموکریسی، جمہوریت کا رد بیان کر سکتے ہیں؟! اسی طرح کیا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کے خلاف قریش کی مدد کی تھی؟! جیسے پاکستان نے طالبان کے خلاف امریکہ کو اپنے اڈے دیئے، امریکی جہازوں نے پاکستان سے افغانستان پر 75000 حملے کیے، کتنے مسلمان اس میں شہید ہو گئے، بے گناہ معصوم بچے، عورتیں اور بوڑھے اس میں شہید ہو گئے۔

کیا حبشہ کے بادشاہ نے کسی مسلمان کو شہید کیا تھا؟! پاکستان نے تو وہ تمام لوگ قتل کر ڈالے جو تم میں صحیح العقیدہ تھے۔ بہت سوں کو گرفتار کیا۔ جیسا کہ استاد یاسر، ملا محمد عمر، شیخ اسامہ وغیرہ وغیرہ۔ اور مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کو بیچ دیا۔ کیا حبشہ کے حاکم نے ایسا کیا تھا؟!؟

کیا حبشہ کے حاکم نے کسی مسلمان عورت کی بے عزتی کی تھی؟! پاکستان نے تو عرب، ازبک اور باقی مہاجرین کی عصمتیں تار تار کیں۔

کیا حبشہ کے حاکم نے کسی ایک مسلمان کو قریش کے حوالے کیا تھا؟! پاکستان نے تو بہت سے عرب اور عجم کے مجاہدین، بشمول تمہارے سفیر ملا عبد السلام ضعیف کو ننگا کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا۔ تو کیسے تمہاری ہجرت صحابہ کرام کی اس مبارک ہجرت کی طرح ہو سکتی ہے؟!؟

کیا حبشہ کے حاکم نے کسی مسلمان عورت کو قریش کے حوالے کیا تھا؟! پاکستان نے تو عافیہ صدیقی اور جامعہ حفصہ کے طالبات

کے بشمول بہت سی مسلمان بہنیں امریکہ کے حوالے کیں۔

کیا حبشہ کے حاکم نے مسلمانوں کے کسی شعائر کی بے عزتی کی تھی؟! پاکستان نے تو لال مسجد، باجوڑ مدرسہ، اسی طرح اور بہت سے مدارس، مساجد اور اسلامی شعائر، علماء کرام، قرآن کریم اور باقی شعائر اسلام کی بے عزتی کی ہے۔

کیا حبشہ کے حاکم نے مسلمانوں میں عقیدوی انحراف لانے کی کوشش کی تھی؟! جیسا کہ آج پاکستان میں رہنے کی برکت سے طالبان جمہوریت اور ڈیموکریسی کے دروازوں پر داخل ہو رہے ہیں۔

کیا مسلمانوں کی قیادت بھی وہاں پر منتقل ہو گئی تھی؟! نہیں نبی ﷺ تو مکہ میں تھے، جبکہ طالبان کے بیت اللہ سے لیکر نچلے طبقے تک تقریباً تمام قاعدین پاکستان میں رہتے ہیں۔ تمہارے تمام والی ادھر پاکستان میں رہتے ہیں، تمہارے قاعدین وہیں پر فوت ہوتے ہیں، وہیں پر ان کی تعزیت ہوتی ہے اور وہیں سے تمہارا سارا نظام چل رہا ہے۔

کیا حبشہ میں صحابہ کرام طالبان کی طرح ہمیشہ کے لئے وہاں منتقل ہو گئے تھے؟! یا وہ واپس دوبارہ مدینہ کی تمکین کی طرف آئے؟ یہاں تک کہ طالبان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ 70% پر ان کا کنٹرول ہے، پھر یہاں پر کیوں نہیں آتے؟ یہاں پر بیت اللہ کو کیوں نہیں لاتے؟! یہاں پر برادر کو کیوں نہیں لاتے؟! یہاں پر سراج الدین کو کیوں نہیں لاتے؟! اپنے

تمام قائدین کو یہاں پر منتقل کیوں نہیں کرتے؟! یہاں پر تمہیں آنا چاہیے کہ اسلام و شریعت کا نفاذ ہو سکے۔ لیکن تم نہیں آتے بلکہ دوحہ اور ماسکو کی طرف رخ کر لیا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ تم وہاں رہنے پر راضی ہو۔

کیا مسلمانوں کی ہجرت کے دوران اس وقت جہاد فرض تھا؟! نہیں اس وقت جہاد فرض نہیں تھا، اس لیے انہوں نے وہاں پر پناہ حاصل کی تھی۔

کیا اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد آج طالبان کی تعداد کی طرح تھی؟! نہیں کیونکہ اس وقت انگلیوں کے شمار کے برابر صحابہ کرام تھے، جو ہجرت کر کے گئے تھے۔ آج تو طالبان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی تعداد ایک لاکھ تک ہے۔

کیا وہاں حبشہ کے حکمران سے انہوں نے تربیت حاصل کی تھی؟ کیا وہاں پر معسکرات قائم کیے تھے؟! جیسے آج طالبان

• اب جبکہ افغانستان کی حکومت ان کو مل چکی ہے، تمکین حاصل ہو چکی ہے۔ لیکن ان کے امراء ابھی تک قطر میں موجود ہیں اور ان کا نام نہاد امیر المؤمنین بیت اللہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا اور نہ ہی شریعت کا نفاذ ہوا ہے۔ بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر جمہوریت کو نافذ کر رکھا ہے۔ اب جبکہ تمکین کی وجہ سے ان کی ہجرت بھی ختم ہو چکی، لیکن پاکستانی حکومت کو مرتد قرار دینے کے بجائے، اسے مسلمان کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کا دفاع کریں گے اور وہ ہمارا اپنا گھر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ طالبان سیدھے سادے لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اس طرح کے باطل استدلال گھڑتے رہتے ہیں۔

پاکستان میں کرتے ہیں۔

کیا صحابہ کرام نے حبشہ کا دفاع کیا تھا؟! جیسے پاکستان کو ٹرمپ کی دھمکی پر طالبان نے فوراً اعلان کیا کہ امریکا یا ہندوستان میں سے کوئی بھی پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو افغانستان کی طرح اس کا دفاع کریں گے۔ حال یہ ہے کہ امریکہ نے ساری جنگ پاکستان کے ذریعہ سے لڑی، امت مسلمہ کے تمام جہادی قائدین بشمول شیخ اسامہ پاکستان کی مدد سے امریکہ نے شہید کئے۔ مسلمان عورتوں کو کافروں کے حوالے کیا، مسلمانوں کو ڈالروں کے عوض بیچ ڈالا۔ درجنوں نواقض پاکستان میں موجود ہیں، جنہیں ہر دفعہ خلافت اسلامیہ نے بیان کیا ہے، اگر اب بھی طالبان اپنی ہجرت کو صحابہ کرام کی مبارک ہجرت کی طرح قرار دیتے ہیں، تو ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ آج بھی طالبان پاکستان کے خلاف لڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، پاکستان اور طالبان کے مابین ایک مضبوط اور گہرا تعلق ہے، جسے یہ ختم نہیں کرنا چاہتے۔ اس لیے کہ پاکستان نے طالبان کی قیادت، ان کے اقتصاد اور جل و جذب پر قبضہ کیا ہے، اب طالبان ان کے حکم کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

پاکستانی افواج، آئی ایس آئی اور ایم آئی غلیظ ترین کافر ہیں، ان کے خلاف قتال لازم ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ”جس نے اپنا دین تبدیل کیا، اس کو قتل کر دو۔“ اس لئے ان پاکستانی

مرتدین پر قدرت پاتے ہی سب کو قتل کر دینا چاہیے، لیکن طالبان ان سے موالات کرتے ہیں، ان کے ساتھ دوستی کرتے ہیں، اسی وجہ سے طالبان بھی اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔

یہ طالبان اور پاکستانی حکومت کی دوستی کے متعلق مختصر بحث تھی۔ اس کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ اسے تفصیل سے بیان کرنے میں بہت وقت چاہیے۔ ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں، تاکہ مسلمانوں کو یہ بات معلوم ہو کہ طالبان پاکستان کا ایک خصوصی لشکر ہے، غیر رسمی لشکر ہے، وہاں سے ان کی نگرانی کی جاتی ہے، وہاں سے ان کی مدد ہوتی ہے۔ آپ کو ہم یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ اب تک تم اندھیرے میں تھے، آج ہم نے تمہارے سامنے سب کچھ کھول کر واضح کر دیا ہے۔ اب تمہیں چاہیے کہ آج کے بعد طالبان کے ساتھ مرتدین والا معاملہ کرو اور وہ افغان جو طالبان کے آنے پر خوش ہیں، انہیں خوش نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان پر آئی ایس آئی کی حکومت آرہی ہے۔ موجودہ حکومت یعنی کابل ادارہ بھی ایک کفریہ نظام ہے، لیکن تم پر دنیا کا غلیظ ترین کفریہ حکومت آرہی ہے۔ وہ آئی ایس آئی جو کل پنجاب، کوئٹہ اور اسلام آباد سے تم پر حکومت کر رہی تھی، اب کل اپنے لوگوں کو یہاں بھیج دیں گے اور یہاں پر تمہاری قیادت سنبھال لیں گے۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ خلافت اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو جاؤ، خلافت اسلامیہ کسی بھی کافر کے ساتھ دوستی اور اس طرح کے موالات نہیں رکھتی۔

اللہ رب العالمین ہم سب کو طالبان کے ان نواقض سے بچائے رکھے اور اللہ رب العالمین ہمیں آخری سانس تک اسلام پر ثابت قدم رکھے اور اللہ رب العالمین ہمیں قوت اور توفیق دے کہ ہم پاکستانی حکومت پر ایسے خونریز حملے کریں کہ وہ کفریہ نظام اللہ رب العالمین ہمارے ہاتھوں اور ہماری کوششوں سے تہس نہس کر دے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



**میرے عزیز مسلمان بھائیو!** ہم طالبان کے نواقض بیان کر رہے تھے۔ اب تک ہم طالبان کے ۱۷ نواقض بیان کر چکے ہیں۔ ان کا ستر ہواں ناقض یہ تھا کہ وہ پاکستان کے ساتھ موالات کرتے ہیں، ان کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں، ان کی نصرت کرتے ہیں، ان کی تائید کرتے ہیں، ان کے جنگی نقشے اور سیاسی نقشے تمام پاکستان کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ کافر اور مرتد سے اس طرح کی دوستی اور موالات رکھنے کی وجہ سے مسلمان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

آج ہم طالبان کا ایک اور ناقض ذکر کرتے ہیں۔ طالبان کا ۱۸واں ناقض یہ ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کے دین کو نہیں سیکھتے! اس سے اعراض کرتے ہیں۔ جب ان کو کوئی بتاتا ہے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے، یہ ارتداد ہے، اس سے بندے کا اسلام ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وہ مسلمان نہیں رہتا! تو یہ اس کی بات نہیں سنتے، اس کے دلائل نہیں پڑھتے، اس کی نصیحت پر غور و فکر نہیں کرتے! بلکہ دن بدن کفر اور ارتداد میں مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ان تمام نواقض کی وجہ یہی جہل اور

دین سے اعراض ہے، دین کا علم بھی نہیں رکھتے اور اسے سیکھنا بھی نہیں چاہتے اور نہ ہی اس پر عمل کرتے ہیں! یہی وجہ ہے کہ جو کوئی بھی ان کو اپنی طرف بلائے، یہ بغیر دلیل اور بصیرت کے ان کے پیچھے چلے جاتے ہیں اور جو کوئی بھی ان کا قائد آئے، ان کا پخلا طبقہ اسی کے مذہب پر ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ دلیل نہیں دیکھتے، عقیدہ نہیں دیکھتے، قرآن سنت کو نہیں دیکھتے، نبی علیہ السلام کے ارشادات کو نہیں دیکھتے، سلف کے فرامین کو نہیں دیکھتے، ان کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔ ان کے دین سے اعراض کی بہت سی وجوہات ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

طالبان کا ایک ملا جو دن رات پاکستان سے لائیو پروگرام کرتا ہے، اس پروگرام میں سوالات کے جوابات دیتا ہے، عجیب بات یہ ہے کہ جب مغرب کو ہم اپنے درس انٹرنیٹ پر ڈال دیتے ہیں تو عشاء تک نہیں ٹکٹے اور ڈیلیٹ کر دیئے جاتے ہیں، جبکہ طالبان کے یہ پروگرام اور درس ان کے چینلز، جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ موجود ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی چینل بلاک نہیں ہوتا، نہ اس چینل والوں کو کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی آواز عام لوگوں تک پہنچتی ہے، جبکہ ہماری نشریات کو ان کفار نے روکنے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں، تاکہ ہماری آواز مسلمانوں کے کانوں تک نہ پہنچے!

الحمد للہ! خلافت اسلامیہ کے مناصرین نے پھر بھی اپنا کام جاری رکھا ہوا ہے اور ہر مناصر کے لئے یہ ضروری ہے کہ خلافت اسلامیہ کا منہج لوگوں تک پہنچائے، اس کا رسمی مواد لوگوں تک پہنچائے۔

اس ملا کے ساتھ کابل مرتد ادارے کا ایک بندہ لائیو پروگرام میں بحث کرتا ہے۔ وہ اس ملا کو کہتا ہے کہ افغانستان کے پرچم میں کیا مسئلہ ہے؟! ملا جواب دیتا ہے کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، کوئی مشکل نہیں ہے۔ جب کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ ”پھر تم کیوں ان کے خلاف لڑتے ہو؟!“ یہ ان کا ملا ہے، اس کو اتنا علم بھی نہیں ہے کہ یہ پرچم ڈیموکریسی یعنی جمہوریت کا ترجمان ہے، یہ کفری ڈیموکریسی کا نشان ہے، یہ یہود و نصاریٰ کی غلامی کی ایک واضح نشانی ہے۔ جب اس میں کوئی مشکل نہیں ہے تو پھر یہ تمام کام جائز قرار دیئے گئے۔ یہ ان کے ملاؤں کا حال ہے تو عوام کا کیا حال ہو گا؟! اگر بات کلمہ کے الفاظ لکھنے تک محدود ہوتی، تو پھر کیوں کابل مرتد انتظامیہ سے لڑتے ہو؟! یہ تو شیعہ رافضیوں کے گاڑیوں پر بھی لکھا ہوتا ہے۔ یہ تو پاکستانی فوج کی گاڑیوں اور ان کے پوسٹ پر بھی لکھا ہوتا ہے، سعودی عرب کے پرچم پر بھی یہ کلمہ لکھا ہوا ہے۔ آپ نے جو کہا ہے کہ کوئی مشکل نہیں ہے تو پھر تو یہ سارے مسلمان ٹھہر گئے، پھر تو قتال جہاد کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہی! پھر تو سب میں کوئی مشکل، کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ شیخ

الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”اگر تم مجھے تاتاریوں کی صف میں پاؤ اور میں نے سر پر قرآن کریم رکھا ہو (تم صرف ایک کلمہ کی بات کرتے ہو، شیخ الاسلام فرماتے ہیں اگر میرے سر پر قرآن کریم رکھا ہو) تو پھر بھی مجھے قتل کر دو۔“

سبحان اللہ یہ شیخ الاسلام ہیں، فرماتے ہیں اگر میں مرتدین کی صف میں کھڑا ہوں اور میرے سر پر قرآن بھی ہو، تو میرا قتل کرنا جائز ہے۔ آج کیسے اس پرچم میں کوئی مشکل اور کوئی مسئلہ نہیں ہے، جو ڈیموکریسی کے عقیدے، وطنیت، یہود اور نصاریٰ کی غلامی اور بہت سے کفریہ اور گندے سے گندے اعمال کی ترجمانی کرنے والا ہو۔ کیسے اس پرچم میں کوئی مشکل نہیں، کوئی مسئلہ نہیں؟ دھوکا دینے کے لیے ہمارے مقدس کلمہ کو بھی لکھ دیا ہے، کلمہ بہت مبارک ہے، کلمہ ہمارے لئے بہت محترم ہے، لیکن یہ پرچم جو ہے، یہ کفر کا ترجمان ہے اور کلمہ لکھنے سے یہ اپنے کفر کو نہیں چھپا سکتے! آج امت مسلمہ یہ جان چکی ہے صرف زبانی کلمہ کا اقرار کرنا اور پھر اس کے خلاف اعمال کرنا، یہ انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ہم بار بار یہ بیان کر چکے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسے بہت سے لوگوں کے خلاف قتال کیا ہے، مسیلمۃ الکذاب کا جو گروہ تھا اس میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جو دین کے تمام احکام کو

مانتے تھے، صرف اور صرف زکوٰۃ اسلامی بیت المال کو نہیں دیتے تھے، مسلمانوں کے خلیفہ کو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اس کام کی وجہ سے وہ صحابہ کرام کے اجماع سے مرتد قرار دیے گئے۔ کیا محض کلمہ کے الفاظ لکھنے سے کابل مرتد انتظامیہ کو مسلمان قرار دیا جائے گا!؟

اعراض اور جہل کی ایک اور مثال یہ ہے یہود و نصاریٰ کی طرف سے بنائے ہوئے سیکولر نظام کی تعلیم طالبان نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں قبول کی ہے۔ یہ لوگ اتنا بھی فہم نہیں

• طالبان نے اپنے رسمی میگزین ”ماہنامہ شریعت“ میں ایک مقالہ لکھا، جس میں یونیسیف صلیبی ادارے کے ساتھ 4000 سکولوں اور 200 طبی مراکز قائم کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔

اس مقالے میں یہ بتایا گیا ہے کہ طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں یونیسیف جو سکول کھول کر دے گا، ان کے اساتذہ کی تنخواہیں بھی یونیسیف ادا کرے گا۔ یونیسیف اسکولوں کے ساتھ ساتھ مدارس میں بھی طالبان کی امداد کرے گا۔

اس مقالے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نہ صرف یونیسیف صلیبی این جی اوز کام کریں گے، بلکہ دوسرے صلیبی ممالک کے مختلف این جی اوز بھی کام کر سکتے ہیں، بلکہ طالبان نے مختلف این جی اوز سے اس بارے میں بات کر کے دعوت بھی دی ہے۔ اسی طرح طالبان یونیسیف کے کارکنان کی حفاظت کی غرض سے سکیورٹی بھی فراہم کریں گے۔ یعنی اب جو جہاد کی نیت سے نکلے گا، وہ جہاد نہیں بلکہ صلیبیوں کی حفاظت کرے گا۔

اسی طرح اس مقالے میں یونیسیف کے معاہدے کی تفصیل بتاتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر مرکز میں مرد اور عورت دونوں پر مشتمل عملے کی ایک ٹیم ہوگی۔

رکھتے کہ جہاد کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ کفریہ مذاہب ختم ہو جائیں۔ الثانی ہماری تمام نسل کو جمہوریت میں داخل کروا دیا۔ جمہوریت کو ان کے سامنے اسلام بنا کر پیش کر رہے ہیں، جہاد کو ان کے سامنے دہشتگردی بنا کر پیش کرتے ہیں۔ صلح، انتخابات، دوست ممالک، جرگے، وطن، دوستی اور دشمنی کا معیار اور اسی طرح اور بہت سے کفریات کا زہر امت مسلمہ کے

اس مقالے سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ طالبان نہ صرف عاجز ہیں، بلکہ خود مختار بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ اقوام متحدہ نے طالبان کو اقتدار دینے کیلئے مختلف شرطیں ٹیبل پر رکھیں تھیں، جن میں تعلیم کی شرط بھی شامل ہے۔ آپ خود یونیسف صلیبی این جی او کے نصاب کا مطالعہ کیجئے، ان شاء اللہ سب کچھ عیاں ہو جائے گا۔

پھر آخر میں کالم نگار لکھتا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طالبان افغانستان کا اصل حاکم ہے، جبکہ شریعت نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور جو یہ بہانے بناتے تھے کہ ابھی تک پورا کنٹرول نہیں ہوا ہے یہ ہے وہ ہے۔۔۔ خود طالبان کے کالم نگار کا کہنا تھا کہ افغانستان کا اصل حاکم طالبان ہی ہیں۔۔۔ پھر شریعت نافذ کرنے سے کیوں کتراتے ہیں۔۔۔؟! اس کا آسان جواب یہ ہے کہ آج ملا بریڈلی کے طالبان پہلے کے طالبان نہیں ہیں۔

**نوٹ:** مندرجہ بالا سطور اس مقالہ کے اجراء کے وقت لکھی گئیں تھیں، جبکہ آج طالبان جمہوری کفری نظام نافذ کر چکے ہیں۔ آج انہوں نے تعلیم کے نام پر جو گل کھلائے ہیں، وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔۔۔ یونیورسٹیز اور کالجز میں مرد و عورت کی مخلوط محفلوں میں شاگردوں کو اسناد دینا اور اس طرح کی دوسری خرافات عام ہو چکی ہیں۔ اللہ ان کے شر سے اس امت کو محفوظ رکھے۔

ماہنامہ شریعت میں لکھے گئے مقالہ کا مطالعہ کرنے کیلئے [یہاں کلک کریں](#)۔

بچوں کو سکھا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ پاکباز مسلمان عورتوں کو بھی آفسز، جرنلسٹ اور ان جیسی چیزوں میں کفر کی خدمت میں لگا دیا۔ طالبان اس بات کو نہیں سمجھتے کہ یہ نصاب اور نظام، کفر کا نصاب اور نظام ہے۔ اس میں کفری مادے موجود ہیں، اسے خالص کرنا چاہیے، اپنے آنے والی نسل، اپنے بچوں کو اسلامی نظام کی تعلیم دینی چاہیے۔ آپ کو ان عورتوں اور بچوں کو اسلام کی تعلیم دینی چاہیے نہ کہ جمہوری نصاب کی۔

ہم نے تکرار ایہ باتیں بیان کی ہیں، ایک تعلیم ہے طبابت وغیرہ جس کے متعلق شریعت نے اجازت دی ہے، لیکن یہ مخلوط تعلیم نہ ہو، لڑکے اور لڑکیاں اس میں شریک نہ ہوں، اسی طرح نصاب صرف کسب کا ہو، اس میں کفری مادے موجود نہ ہوں، پردے کا نظام موجود ہو اور اسلام کے اصولوں کے خلاف نہ ہو تو پھر یہ جائز ہے۔

دین سے اعراض اور جہل کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اب تک طالبان کے مدارس سے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں شرکیہ اور کفریہ نظمیں نشر ہوتی ہیں۔ ان نظموں میں بہت سے گندے خطابات سے شیخ عبدالقادر جیلانی کو پکارا جاتا ہے۔ جیسا کہ ”غوث الاعظم دستگیر“ نعوذ باللہ۔ اللہ رب العالمین سے بھی اس کا مرتبہ بلند کیا، کیونکہ اعظم اسم تفضیل ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ ”اعظم من کل شیء“ یعنی ہر چیز سے وہ بڑا ہے، تمام مددگاروں میں سب سے بڑا مددگار ہے اور وہ کون ہے؟

یہ لوگ کہتے ہیں کہ عبد القادر جیلانی ہے۔ کچھ وقت پہلے طالبان کے مدارس سے یہ ترانے نشر ہوئے، طالبان کے بڑے چھوٹے سارے کے سارے دین سے اتنے لاعلم ہیں کہ یہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ان کا ہدف کیا ہے؟ ان کا مقصد کیا ہے؟ کس کے منہج پر چل رہے ہیں؟

چوتھی وجہ دین سے اعراض اور جہل کی یہ ہے کہ ان کی صفوں میں مختلف قسم کے مشرکین موجود ہیں۔ جیسے بریلوی، قبوری، شیعہ روافض، سیفیان، صوفی، یہ سب بہت بڑی تعداد میں ان کے اندر موجود ہیں۔ یہ گروہ غیر اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں، نبی ﷺ کے بارے میں غلط عقائد رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ سب وحدت الوجود، حلول اور وحدت الشہود کے عقائد رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے گمراہ گروہ، جو اسماء و صفات میں غلط عقائد رکھتے ہیں جیسے جہمیہ، ماتریدیہ، مرجئہ، اشاعرہ، طالبان میں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

پانچویں وجہ دین سے اعراض اور جہل کی یہ ہے کہ یہ کلمہ کے اجمالی علم سے اعراض کرتے ہیں۔ وہ فرض علم جس کا اللہ رب العالمین نے حکم دیا ہے: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

• اس کا ثبوت یہ ویڈیو ہے کہ جس میں طالبان کا ایک عالم کہتا ہے کہ: ”جو مٹی رسول اللہ کی قبر کو چھوئے، وہ کعبہ اور اللہ کے عرش سے بہتر ہے۔“ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔۔ یہ حال طالبان کے علماء کا ہے، ہم نے متعدد بار دیکھا ہے کہ ان کے عام لوگوں کو کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا۔



”پس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔“ اس کلمہ میں کفر بالطاغوت بیان ہوا ہے۔ یہ علم جس کسی کے پاس نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ اصول دین میں جہل معتبر نہیں ہے۔ یہ دو قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں جو کلمہ کی اجمالی اور مختصر معنی کو نہیں جانتے: ایک وہ آدمی جو کلمہ کا معنی تو جانتا ہے، لیکن قصداً اس کے خلاف اعمال کرتا ہے۔ یہ بالاتفاق مرتد ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کلمہ کا معنی ابھی تک نہیں جانتا، یہ ایسا شخص ہے جو ابھی تک اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔

اسی وجہ سے اصول الدین (دین کی بنیادی باتوں) میں یعنی توحید اور شرک میں کسی کے جہل کا عذر قبول نہیں ہے۔ یہاں پر اس بات کی بھی وضاحت کر دیں گے کہ ہماری اس سے مراد وہ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت نہیں ہے جو کفر اور اسلام کو جانتے ہوں، لیکن ترتیب سے عقیدہ بیان نہ کر سکتے ہیں۔ طالبان لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں، یہاں پر لوگوں نے جنگیں دیکھی ہیں، مرتد اور غلاموں کے کفر سے ایسے واقف ہیں جس طرح پہلے روس کے مرتد اور اس کے کٹھ پتلیوں اور مرتدین سے واقف تھے اور اس کے ساتھ ایسی سخت جنگ کی کہ اللہ رب العالمین کے مدد سے ان کو شکست سے دوچار کیا۔ وہ روس، برطانیہ، پاکستان اور افغانستان میں کوئی فرق نہیں کرتے اور نہ ان کی فوجوں میں کوئی فرق کرتے ہیں۔

چھٹی وجہ دین سے اعراض اور جہل کی یہ ہے کہ خلافت اسلامیہ

نے ان کو بار بار یہ تنبیہات دیئے ہیں کہ تمہارے یہ افعال اور اقوال اسلام کے خلاف ہیں۔ تم ارتداد میں واقع ہوئے ہو، لیکن یہ غور و فکر نہیں کرتے۔ اسی طرح دین سے اعراض کرنے والے لوگوں کے متعلق اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

”اور اس سے بڑا ظالم کون ہے، جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔ یقیناً ہم ان مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔“ [السجدة: ۲۲]

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”لوگوں میں وہ انسان کتنا بڑا ظالم ہے، خود پر کتنا ظلم کرنے والا ہے، جس کو اللہ رب العالمین نے دلائل بیان کئے ہیں، رسول بھیجے ہیں، ان سب کے ساتھ وعظ و نصیحت اور تنبیہ کی ہے، لیکن پھر بھی یہ اعراض کرتا ہے اور نصیحت حاصل نہیں کرتا، بلکہ تکبر کرتا ہے، خود کو بڑا سمجھتا ہے۔ یہ سب سے بڑا ظالم ہے اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے۔“

اسی طرح سورۃ الکہف میں اللہ رب العالمین کا فرمان میں:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ  
فَاعْرَضَ عَنْهَا

”اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے، جسے اس کے  
رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر ان سے  
منہ پھیر لے۔“ [الکہف: ۵۷]

اسی طرح سورۃ الاحقاف میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ۝  
”اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں،  
اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔“ [الاحقاف: ۳]

اسی طرح سورۃ لقمان میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ  
يَسْمَعْهَا كَأَن فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ  
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

”جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی  
ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا  
اس نے سنا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے دونوں کانوں  
میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں۔ آپ اسے دردناک  
عذاب کی خبر سنا دیجئے۔“ [لقمان: ۷]

**عزیز بھائیو!** طالبان میں اللہ کے دین سے اعراض آیا ہے۔ یہ لوگ تکبر کرتے ہیں، خود کو بڑا سمجھتے ہیں، اللہ رب العالمین کے دین کا علم حاصل نہیں کرتے اور ان تنبیہات پر عمل نہیں کرتے جو بار بار ان کے سامنے بیان ہوئیں۔ نہ دین کا علم حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی اس پر عمل کرتے ہیں۔

جو دلائل ہم نے بیان کئے، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی اللہ رب العالمین کے دین سے اعراض کرتا ہے، وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی لئے طالبان اس عمل کی وجہ سے دین اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔

اللہ رب العالمین ہمیں ان نواقض سے بچائے رکھے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
 گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے، وہ گروہ جن کے  
 متعلق اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت بہتر  
 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ تمام گروہ جہنم میں جائیں گے سوائے  
 ایک کے اور وہ ایک گروہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی، وہ ایک  
 گروہ خلیفۃ المسلمین کا گروہ ہوگا۔ باقی تمام گروہ جہنم میں داخل  
 ہوں گے۔ نعوذ باللہ۔

ہم طالبان کے بارے میں بیان کر رہے تھے۔ اب تک طالبان  
 کے ۱۸ نواقض اللہ کے فضل و کرم سے بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں  
 ہم طالبان کے ایک اور ناقض کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

طالبان کا ۱۹واں ناقض یہ ہے کہ وہ افغان حکومت کو مرتد نہیں  
 کہتے۔ افغان فوج (ملی اردو) کو اپنا بھائی کہتے ہیں۔ یہ ایک  
 ایسا فعل ہے، جس کی وجہ سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

• اس ویڈیو میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ طالبان کا ایک جنگجو افغان فوجیوں سے  
 گلے مل رہا ہے اور کہتا ہے کہ افغان فوجی ہمارے بھائی ہیں، وہ ہمارے ہم  
 وطن ہیں، ہماری ایک دوسرے کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔

طالبان کا سینکڑوں نواقض میں سے ایک ناقض یہ بھی ہے کہ وہ افغان مرتد حکومت کو مرتد نہیں کہتے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ افغان حکومت اور فوج کے وہ نواقض، جن کی بنیاد پر ہم انہیں مرتد کہتے ہیں، سارے خود طالبان میں بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالبان افغان حکومت اور اس کی فوج کی تکفیر نہیں کرتے اور اسی وجہ سے طالبان کے قائدین اپنے عام طالبان کو مرتدین کے احکام سے لاعلم رکھتے ہیں۔ اگر طالبان افغان مرتد حکومت پر ارتداد کا رسمی فتویٰ دے دیں، تو بعض عام طالبان کا خیال آئی ایس آئی کی طرف چلا جائے گا اور پاکستانی حکومت اس فتویٰ کے زد میں آجائے گی۔ کیونکہ یہ نواقض تو پاکستانی حکومت میں افغانستان کی حکومت سے زیادہ موجود ہیں۔ پس اپنے نواقض کو چھپانے کی خاطر اور پاکستانی حکومت کے دفاع کی خاطر یہ راستہ اختیار کیا ہوا ہے کہ کابل مرتد انتظامیہ کو مرتد نہیں کہتے، بلکہ انہیں مزدور وغیرہ جیسے نام دیتے ہیں۔ یہ ایک مبہم لفظ ہے اور اس سے حکم نہیں لگتا کہ

• طالبان نے رسمی طور پر مجلہ الصمود کے 128 ویں شمارہ کے صفحہ نمبر 11 پر "افغان فوج، پولیس اور سرحدی محافظوں کے بارے میں لکھا ہے: "سچ تو یہ ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں قابض انتظامیہ کے تحت کام کرنے والی سکیورٹی فورسز میں شامل ہونے والا ہر شخص وطن کو فروخت کرنے والا اور دشمن کا ایجنٹ اور حمایتی نہیں ہے۔ بلکہ دشمن نے علاقے میں کھیتوں اور نسل کی تباہی کے بعد اس کے لیے کوئی اور کام نہیں چھوڑا، اس لیے وہ سکیورٹی فورسز میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ پولیس، فوج اور سرحدی

وہ مسلمان ہیں یا مرتد ہیں؟ دو باتوں میں سے ایک تو لازم ہوگی یا تو مرتد ہوں گے یا پھر مسلمان ہوں گے۔ اگر تم انہیں مسلمان سمجھتے ہو تو اس کا اظہار کرو اور اگر انہیں تم کافر اور مرتد سمجھتے ہو تو واضح حکم کیوں نہیں لگاتے!؟

اگر مزدور کی اصطلاح لے لیں، تو یہ بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ مزدور کے قتل کرنے سے تو نبی ﷺ نے منع کیا ہوا ہے۔ اگر مزدور میں کچھ نہ ہو تو اس کا قتل کرنا ناجائز ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ”خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ عورتوں کو قتل مت کرو جو جنگ نہیں کرتیں۔ اجیر اور قوم کے مزدوروں کو بھی قتل نہ کرو۔“ اجیر، مزدور کے قتل کرنے سے تو منع کیا گیا ہے تو پھر کیسے تم انہیں قتل کرتے ہو؟ پھر کس دلیل کی بنیاد پر تم ان سے جنگ کرتے ہو؟! اس حدیث کی شرح میں امام خطابی اور امام بغوی رحمہما اللہ نے یہ وضاحت کی ہے کہ: ”دوسری کوئی وجہ نہ ہو تو مزدور کو قتل کرنا ناجائز ہے۔“

مخالفوں میں شامل اہل وطن کا ہے۔ اسے زبردستی (فوج میں) شامل کرنا کہا جاتا ہے، اور جب ان کو موقع ملتا ہے یہ مجاہد اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔“

[مجلد الصوم کا عکس ملاحظہ ہو۔]

یعنی طالبان کے نزدیک غدار و ایجنٹ وہی ہے جو وطن کا مخالف ہے۔ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اسلام و شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے۔ طالبان عوام کو فتویٰ دے رہے ہیں کہ مرتد فوج میں شامل ہو جاؤ، کوئی مسئلہ نہیں یعنی روٹی کمانے کے لیے مرتد ہو جاسکتا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی طالبان کے وطن پرست ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟

افغان حکومت مزدور اجیر تو نہیں ہیں۔ وہ تو جنگ کے میدان میں اتر چکا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ اجیر مزدور سے وہ مراد ہے، جو کسی قوم کی بکریاں چراتا ہے اور باقی جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیتا۔ کیا تمہاری مراد افغان مرتد حکومت سے وہی اجیر اور مزدور ہے؟! یا تم اس سے وہ اجیر مزدور مراد لیتے ہو، جو جنگ میں کفار یہود و نصاریٰ کا ساتھی ہوتا ہے اور کفری نظام کے نفاذ کے لیے لڑ رہا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو مرتد کہتے ہیں، اس کا قتل کرنا تو ضروری ہے۔

اسی طرح طالبان کا جلو جذب کا موصول ہے، انٹرنیٹ سوشل میڈیا پر بہت ایکٹیو رہتا ہے اور کابل مرتد انتظامیہ کی مرتد افواج کو دعوت دیتا ہے، ہر قسم کے افسر سے بات کرتا ہے، ہر فوجی کو کہتا ہے کہ تم میرے بھائی ہو، تمہارے ساتھ کوئی مشکل نہیں اور بار بار اسے بھائی کہتا ہے۔ یہاں تک کہ پارلیمان کا ایک وکیل اس سے بات کر رہا ہوتا ہے تو اس کو بھی کہتا ہے کہ تم میرے بھائی ہو، تمہارے ساتھ کوئی مشکل نہیں، میری مشکل اور مسئلہ صرف اور صرف خارجی لوگوں سے ہیں۔

دعوت کے یہ اصول نہیں ہیں، اسے حکمت نہیں کہتے۔ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کو جب اللہ رب العالمین فرعون کی طرف بھیج رہے تھے، انہیں حکم دیا کہ تم نرمی اختیار کرو، تم توحید نرم لہجے سے بیان کرو۔ اس کا یہ معنی نہیں کہ تم اس کے شرک کو چھپاؤ، تم اس کے کفر کو اسلام کا نام دو۔ نہیں نہیں، بلکہ نرم



الفاظ میں، نرم لہجے میں اس فوجی، اس کافر کو تم اس کا کفر بیان کرو کہ دیکھیں جمہوریت کفر ہے، یہود و نصاریٰ کے مفادات کی خاطر جنگ کرنا کفر ہے، اسی طرح مسلمان کے خلاف کافر کی مدد حاصل کرنا کفر ہے، یہ انتخابات شرکیہ نظام ہیں اور اسی طرح یہاں پر جو بین الاقوامی قوانین نافذ ہیں، یہ تمام شرکیہ اور کفریہ قوانین ہیں۔ یہ اسلامی قوانین نہیں ہیں اور تم اس نظام کے محافظ ہو۔ لہذا اس سے توبہ کر لو۔ اچھے احسن طریقے سے اور نرم انداز میں اس کا کفر بیان کرو، اس کا جو مرض ہے اس کا علاج کرو۔ اس کے بعد یہ ٹھیک ہو جائے گا اور جب یہ لوگ اپنے مرض کے بارے میں جان جائیں اور توبہ کر لیں تو یہ مسلمانوں میں سے شمار کئے جائیں گے اور پھر ہمارے بھائی ہیں۔ اللہ رب العالمین نے سورۃ التوبہ میں توبہ کی شرط لگائی ہے:

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑤

”ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“ [التوبہ: ۵]

اللہ عز و جل نے توبہ کی شرط یہ لگائی ہے۔ پھر آگے آیت نمبر ۱۱ میں اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوْا الزَّكَاةَ  
فَأَخَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۖ

”اب بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند  
ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو تمہارے دینی  
بھائی ہیں۔“ [التوبہ: ۱۱]

تو دیکھئے دوستی اور بھائی چارگی کا معیار اللہ عز و جل نے کیا مقرر کیا  
ہے؟! توبہ ذکر کی ہے۔ اسی طرح باقی نصوص میں بھی توبہ لازم  
قرار دی گئی ہے۔ اس کفر، نظام اور جس نے جتنا بھی کفر کیا، سے  
توبہ کر لو گے تو مسلمانوں کے بھائی بن جاؤ گے۔ معلوم ہوا ہے کہ  
افغان حکومت اور طالبان ایک جیسے ہیں۔ کابل مرتد انتظامیہ اور  
طالب ایک جیسے ہیں۔ یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، اسی وجہ سے  
طالبان افغان حکومت کی تکفیر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ 18 مارچ 2021 میں ماسکوروسیا میں جو  
کانفرنس منعقد ہوئی تھی، مختلف ممالک نے اس میں شرکت  
کی تھی۔ اس کانفرنس میں تانگزی مرتد طالبان کا رسمی موقف  
کچھ اس طرح بیان کرتا ہے:

”ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، ٹیبل ٹاک کرتے  
ہیں اور اپنا امیر، اپنا قائد خود مقرر کرتے ہیں۔“

کابل انتظامیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

”ہم اور یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خارجی

لوگوں کو ہمارے آپسی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے۔ ہماری جو ٹیمیں ہیں، کابل انتظامیہ کی مذاکراتی ٹیم اور افغان طالبان کی مذاکراتی ٹیم، ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم ایک ٹیبل ٹاک مقرر کریں گے اور اپنا امیر و قائد خود منتخب کریں گے۔“

بحان اللہ کتنی عجیب بات ہے کہ ان کے پرچم میں تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہیں، ان کے فوجیوں کے ساتھ تمہارا کوئی مسئلہ نہیں۔ افغان فوجی تمہارا بھائی ہے، پارلیمان کے وکیل کے ساتھ تمہاری کوئی مشکل نہیں اور اس کو بھائی کہتے ہو۔ مذاکراتی ٹیم کے ساتھ تمہیں کچھ مشکل نہیں، تمام حکومتی اداروں کے ساتھ تمہارا کچھ مسئلہ نہیں، ان کو اپنے بھائی کہتے ہو تو پھر تم ان کے خلاف جنگ کیوں کرتے ہو؟! •

• طالبان نے اپنے امیر ملاہیت اللہ کے نام سے ایک بیان جاری کیا تھا، جس میں افغان مرتد فوج اور اس کی ملیشیا کو جنگ نہ کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس بیان میں تین بڑے نقطوں کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، جس کی طرف ہر کسی کی توجہ نہیں جاتی۔ اگرچہ اس اعلامیہ کا مقصد دشمن کو اپنے صفوں میں شمولیت کی دعوت دینا تھا یا کم از کم ان کے راستے میں رکاوٹ بننے سے اجتناب کی دعوت دی گئی تھی۔

✦ اس اعلامیہ میں سب افغان مرتد فوج کو دعوت دی گئی، لیکن توبہ کرنے کا مطالبہ تک نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس لفظ کو استعمال کیا، بس صرف دشمن کی صفوں کے چھوڑنے کی دعوت دی گئی۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ یہی طالبان پھر خلافت اسلامیہ کے خلاف کابل مرتد انتظامیہ سے مدد لیتے ہیں۔ جیسا کہ اچین کے شڈل علاقے میں ان کے پوسٹ ایک دوسرے کے سامنے تھے، لیکن دونوں کو ایک دوسرے کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ دونوں مشترکہ خلافت اسلامیہ کے خلاف عملیات کرتے تھے۔

پنجیرگان علاقے میں مجاہدین کے خلاف حکومتی افواج اور مقامی باغی لوگ اور طالبان دونوں ایک جگہ سے خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کر رہے تھے۔ اس وقت کے کفری میڈیا نے بھی اس کو نشر کیا۔

ایک ویڈیو منظر عام پر آتی ہے، جس میں طالبان کا ایک قائد

✦ اس اعلامیہ میں شرعی مصطلحات کے بجائے محترمہ مصطلحات استعمال کئے گئے، حتیٰ کہ اس اعلامیہ میں نہ توبہ کا لفظ ہے اور نہ کفر یا ردت کا لفظ مذکور ہے۔

✦ اس میں ملا ہیبت خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ ہماری جنگ افغان مرتد فوج کے خلاف ان کے کفر اور ردت کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف ہمارے خلاف کھڑے ہونے کی بنیاد پر ہے اور ہم سب ایک ہی ملک کے باسی اور افغان بھائی ہیں۔ [اعلامیہ کے متن کا عکس ملاحظہ کیجئے]

• طالبان مرتدین افغان مرتد فوج کے ساتھ مل کر دولت اسلامیہ کے خلاف لڑتے ہوئے۔ [ویڈیو دیکھئے۔]

✦ ایک دستاویزی فلم کا کلپ جس میں اعتراف کیا گیا ہے کہ افغان فوج، امریکی فضائیہ اور طالبان نے مل کر خراسان میں دولت اسلامیہ کے خلاف لڑنے کے لیے تعاون کیا۔

افغان فوج کے ساتھ کھڑا ہے۔ (یہ خوگیاؤں اور وزیر تنگی کے ارد گرد کے علاقوں میں نشہ آور کارخانوں کی حفاظت کے لیے طالبان کی طرف سے مقرر کیا گیا ان کا ایک قائد ہے، جو کہ افغان حکومت کا جاسوس بھی ہے۔ جب کبھی طالبان کے ساتھ اس کا اختلاف ہو جاتا ہے تو یہ طالبان کے لوگوں کو حکومت سے مروا تا ہے۔) یہ آیا ہوا ہے، افغان فوج کے ساتھ کھڑا ہے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوتا ہے اور خلافت اسلامیہ کے خلاف اشعار بولتا ہے۔ طالبان افغان فوج کے ساتھ کھڑے ہیں، خلافت اسلامیہ کے خلاف ان کے ساتھ اتحاد کیا ہوا ہے۔ اسی طرح خلافت اسلامیہ کے تمکین والے علاقے تھے: وزیر تنگی، واڈسار، مرکی خیل، زاوہ، سلیمان خیل تنگی، تورابورا۔ ان علاقوں پر طالبان کے آخری مشترکہ آپریشن میں طالبان نے افغان حکومت سے مدد لی تھی۔ طالبان کا کابل مرتد انتظامیہ کی افواج کی پوسٹوں پر گزر ہوتا اور افغان افواج ان کو کچھ بھی نہیں کہتی بلکہ ان کو آوازیں بھی دی جا رہی ہیں کہ طالبان جا رہے ہیں، طالبان جا رہے ہیں۔ ان ویڈیوز کو خلافت اسلامیہ کے مناصرین نے نشر بھی کیا تھا۔

اسی طرح چپری ہار کی بھی ویڈیوز نشر ہوئیں، چپری ہار کی طرف کابل مرتد انتظامیہ کے افواج ایم بی گاڑیوں میں جا رہے ہوتے ہیں اور طالبان ارد گرد کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سلام کیا کرو، سلام کیا کرو اور پھر سڑک کے کنارے رک جاتے

میں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔

کنٹر میں جب ان امارتی ملیشیاؤں نے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف عملیات شروع کیں تو اللہ رب العالمین کی توفیق اور فضل سے یہ ٹوٹ کر بکھر گئے، ان کے اندر استقامت باقی نہیں رہی۔ بالآخر کابل مرتد ادارے سے مدد حاصل کرنے پر مجبور ہوئے۔ کابل مرتد حکومت کے کنٹر کے والی نے رسماً میڈیا پر یہ بات کی کہ ہم نے ایم بی گاڑیوں میں طالبان کو منتقل کیا۔ یہ باتیں صراحتاً ریکارڈ پر موجود ہیں اور ان کی ویڈیوز بھی موجود ہیں۔

اسی طرح جوزجان میں طالب ملیشیا ایک طرف سے اور کابل مرتد حکومت دوسری طرف سے مجاہدین پر حملہ آور ہوئے تو ہر جگہ انہوں نے خلافت اسلامیہ کے خلاف کابل مرتد ادارے سے مدد لی ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ان تمام حقائق کو وہ چھپاتے ہیں اور پھر خلافت اسلامیہ کے پاکیزہ مجاہدین پر یہ گندے لوگ الزام لگاتے ہیں کہ ان کا تعلق کابل مرتد حکومت کے ساتھ ہے۔ اس شبہ کا جواب آنے والے صفحات میں پڑیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اسی طرح مرتد طالبان افغان حکومت کے ساتھ بیٹھتے ہیں تاکہ مشترکہ نظام بنایا جائے۔ طالبان کے رسمی میڈیا سے یہ بات نشر ہوئی ہے، قطر میں بھی یہ باتیں کر چکے ہیں، ماسکو میں بھی یہ

• اس ویڈیو کو یہاں دیکھا جاسکتا ہے۔

باتیں کر چکے ہیں، ایران میں بھی یہ باتیں کر چکے ہیں اور اب تک یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم مشترکہ نظام بنائیں گے، ایک متحدہ نظام ہم سامنے لائیں گے۔ کہتے ہیں کہ کابل مرتد انتظامیہ اور افغان مرتد طالبان کی مذاکراتی ٹیم آمنے سامنے بیٹھیں گیں اور جس نظام پر اتفاق ہوا، پس وہ آنے والے دنوں میں افغانستان کا نظام ہو گا۔

اگر طالبان افغان مرتد حکومت کو مرتد کہتے ہیں تو کس طرح وہ افغان حکومت کے ساتھ ایک نظام بنانے کی بات کریں گے؟! کیا مسلمان یہودی سے یہ کہہ سکتا ہے کہ آؤ ہم اپنے ملک کے لیے ایک ایسا نظام منتخب کریں؟ یہ مرتدین تو یہود اور نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں۔ مجموع الفتاویٰ میں شیخ الاسلام کا فرمان ہے:

”ردت کا کفر امت کے اجماع سے اصلی کفر سے زیادہ غلیظ اور زیادہ خطرناک ہے۔“

• طالبان کے رسمی میڈیا سے نشر ہونے والی وہ ویڈیو، جس میں عباس ستانگزیٰ اقرار کر رہا ہے کہ: ”بین الافغان مذاکرات میں جس نظام پر اتفاق ہوا، اس کا احترام یعنی اس کو نافذ کیا جائے گا۔“

■ نوٹ: نظام بنانے یا منتخب کرنے کی اجازت کسی انسان کو نہیں ہے اللہ نے ایک نظام اتارا ہے پس بندے پر لازم ہے کہ وہ اس کا نفاذ کرے نہ کہ کوئی اور قانون بنائے یا اللہ کے اتارے ہوئے نظام کو لوگوں کا محتاج بنائے پس جو کوئی بھی ایسا کرتا ہے تو وہ مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں۔

اس لئے طالبان اپنے مفادات حاصل کرنے کی خاطر افغان حکومت کو مرتد نہیں کہتے، بلکہ ان کے فوجیوں کو اجیر اور مزدور کہتے ہیں۔ اسی طرح ان کے فوجیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور اس کا اقرار بار بار کرتے ہیں۔ • مذاکراتی ٹیم کو اپنا بھائی کہتے ہیں، خلافت اسلامیہ کے خلاف ان سے مدد حاصل کرتے ہیں اور مستقبل کے لیے ایک ایسا وضعی نظام اور قانون بنانا چاہتے ہیں جو آئندہ میں افغانستان کا نظام ہو گا۔ ان نواقض کی بناء پر طالبان اسلام سے خارج ہو چکے ہیں، کیونکہ افغان مرتد حکومت کو مرتد نہ کہنا اور ان کو اپنا بھائی کہنا نواقض اسلام میں سے ایک ناقض ہے۔ تکفیر کرنا یعنی کسی کو کافر کہنا یہ اصول دین میں سے نہیں ہے لیکن واجبات دین میں سے ہے اور تکفیر ایک شرعی حکم ہے، جس کا اللہ رب العالمین نے حکم دیا ہے۔ اللہ عز و جل نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱﴾ ”آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!“ یہ امر وجوب کے لئے ہے اور طالبان اس وجوبی امر کے خلاف کرتے ہیں۔ کافروں کو

• اس ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طالبان اور افغان فوج ایک ساتھ ڈانس کر رہے ہیں۔ اور اس ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ افغان فوجی اور طالبان خوشگوار موڈ میں ہیں، ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کر رہے ہیں اور زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے ہیں۔ پس یہ ایسے ثبوت ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان اور افغان فوج کے آپس میں گہرے تعلقات ہیں، یہ جو جنگ چل رہی ہے، یہ مفادات کی جنگ کے سوا کچھ بھی نہیں۔



کافر کہنا، یہ اللہ رب العالمین کی عبادت کرنا ہے۔ اس کا اصل اور ماخذ قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ عقل کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے، جس نے کافر کو کافر نہیں کہا یا اس کے کفر میں شک کیا یا اس کے مذہب اور دین کو صحیح سمجھا تو یہ امت کے اجماع سے کافر ہو گیا۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ ناقض طالبان میں موجود ہے یا نہیں؟! وہ افغانستان کی فوجوں کو اپنا بھائی کہتے ہیں، ان کے فوجیوں کو اجیر اور مزدور کہتے ہیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر مستقبل کیلئے ایک وضعی نظام اور قانون بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو ایسا کرتا ہے وہ امت کے اجماع سے کافر ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة  
المسلمین من الملل، أو وقف فیہم، أو شک،  
أو صحح مذہبہم، وإن أظهر مع ذلك  
الإسلام واعتقدہ واعتقد إبطال کل  
مذہب سواہ، فهو کافر بإظهارہ ما أظهر  
من خلاف ذلك۔

”ہم اس شخص کی تکفیر کرتے ہیں، جو مسلمانوں کی ملت کے ماسوا دیگر ملتوں کے دین کو اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرے، یا اس میں توقف کرے، یا شک کرے، یا ان کے مذہب کو صحیح

گردانے، اگرچہ وہ اس کے ساتھ اسلام کو بھی ظاہر کرے اور اس کا عقیدہ بھی رکھے اور یہ بھی عقیدہ رکھے کہ اس کے ماسوا تمام مذاہب باطل ہیں۔ پس جو کچھ اس نے اسلام کے خلاف ظاہر کیا تو وہ اس کے اظہار سے ہی کافر ہے۔“ [الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ۲/۲۸۶]

افغان حکومت یا کسی کافر کو کافر نہ کہنے سے کوئی کافر کیوں ہو جاتا ہے؟ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ قاضی ابو بکر قلانی سے نقل کرتے ہیں کہ:

”یہ اس لئے ہے کہ قرآن اور سنت اور اجماع اس پر متفق ہیں کہ جو کوئی بھی ان کے کفر میں توقف کرے یا خاموشی اختیار کرے تو اس نے قرآن اور سنت کے نصوص کی طرف جھوٹ کی نسبت کی یا اس نے ان نصوص میں شک کیا۔ اور کافر کے سوا قرآن اور سنت میں شک یا تکذیب میں کوئی اور واقع نہیں ہوتا۔“

دیکھیے اللہ رب العالمین نے کافر کو کافر کہنا لازم قرار دیا ہے، اس پر امر کیا ہے۔ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ اب جو کوئی کافروں کو کافر نہیں کہتا یا اس میں شک کرتا ہے یا اس میں خاموشی اختیار کرتا ہے باوجود اس کے کہ یہ تمام اسباب ان لوگوں میں موجود

ہیں، جسے قرآن و سنت میں کفر کہا گیا ہے، تو یہ قرآن سنت کی تکذیب ہے، یہ قرآن و سنت میں شک کرنا ہے۔ اس وجہ سے انسان دین سے خارج ہونے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابن وزیر صنعانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اس کی اور کوئی وجہ نہیں ہے، مگر یہ وجہ ہے کہ اس کا کفر دین کے اتفاقی دلائل سے ثابت ہے۔“

اس سے یہ ثابت ہوا کہ کافر کو کافر نہ کہنے والا ایک جھوٹا انسان ہے۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جو مشرکین کی تکفیر نہ کرے یا ان کے کفر میں شک کرے تو یہ کافر ہے۔ اس لئے کہ یہ بات کرنے والا اصل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اجماع کی تکذیب کرنے والا اور اس کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے والا ہے۔“

اب جبکہ طالبان افغانستان کی مرتد فوج کو مرتد نہیں کہتے بلکہ اجیر، مزدور اور اپنے بھائی کہتے ہیں، خلافت اسلامیہ کے خلاف ان سے مدد لیتے ہیں اور مستقبل کے لیے نظام بنانے کے لیے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو اس وجہ سے مسلمانوں کے اجماع سے

طالبان اسلام سے خارج ہوئے۔ اللہ رب العالمین ہمیں ان کفریات اور شرکیات سے بچائے رکھے اور اللہ رب العالمین ہمیں توفیق دے کہ ہم کابل مرتد حکومت اور طالبان مرتدین کے خلاف تابڑ توڑ حملے کریں اور اللہ رب العالمین ہم سب کی کوششوں سے ایک صاف اور خالص اسلامی نظام اس دنیا میں نافذ کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم الفرق الضالۃ یعنی**  
گمراہ گروہوں کے متعلق بیان کر رہے تھے، طالبان کا بیان  
جاری تھا۔ یہاں تک طالبان کے (۱۹) انیس نواقض بیان کئے  
جا چکے ہیں۔ آج ہم ایک اور ناقض ذکر کریں گے یعنی طالبان  
کا وہ کام جس کی وجہ سے طالبان اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔

طالبان کا ۲۰ واں ناقض یہ ہے کہ اسلام کا سفید لبادہ اوڑھ کر یہ  
قومیت اور وطنیت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ طالبان کی  
جدوجہد اسلام کے لئے نہیں ہے، بلکہ اپنے وطن اور اپنی قوم کے  
لئے ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وطن اور اس قوم کے لوگ  
مسلمان ہوں یا کافر، صلیبپوں کی غلامی کی وجہ سے وہ اسلام سے نکل  
گئے ہوں یا ملحد شیعہ رافضی ہوں، ہندو اور سکھ ہوں یا اسماعیلی  
ہوں، بس صرف ان پر افغان نام چسپاں ہو یعنی کہ افغانستان کے  
رہنے والے ہوں تو ان لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرنا، طالبان  
اپنا فریضہ سمجھتے ہیں اور ان کو اپنا بھائی کہتے ہیں۔

• طالبان کے ایک عہدیدار مفتی لطیف اللہ حکیمی کہتے ہیں کہ: ”افغانستان میں  
صرف سنی، شیعہ، سکھ اور ہندو رہ سکتے ہیں۔ افغانستان میں یہودیت یا  
عیسائیت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔“ [ویڈیو دیکھئے۔]

یہ وہ نعرہ ہے جو اسلام سے پہلے جاہلیت میں لوگوں نے بلند کیا تھا اور آج عصر حاضر کے طواغیت یہی فتنہ اور کفری زہر مسلمانوں کے مابین پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کام کے لئے مختلف تدابیر بنائی ہیں، بہت سے لوگوں کو اس نام پر ورغلا یا۔ یہاں تک کہ اس بیماری کا شکار طالبان بھی ہو گئے اور اس سب کی خاطر طالبان اقوام متحدہ بین الملل کے لئے ایک موثر آلہ بنے۔ افغانستان کی زمین پر اس کفر کو پھیلانے کے لیے طالبان ہمہ وقت تیار ہیں۔ ان کا ہر بیان، ہر تحریر، ہر مجملہ، ہر مجلس، ہر مشاعرہ قومیت، وطنیت اور عصبیت کی خاطر ہے۔

طالبان نے خارجی مسلمانوں سے اعلان برائت کیا، اگرچہ وہ کتنا ہی نیک انسان کیوں نہ ہو، چاہے مجاہد ہو، چاہے اللہ رب العالمین کا بڑا ولی ہی کیوں نہ ہو۔ چاہے وہ مظلوم ہی کیوں نہ ہو، لیکن طالبان اس کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے، اس کے باوجود کہ اسلام نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ مسلمان کی مدد و

مفتی لطیف اللہ جیکی سنی اور شیعہ کو ”ایک ہی افغان“ کہتے ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کو یقینی بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان سب کو کسی دوسرے افغانی کی طرح آزادانہ طور پر رہنے اور کام کرنے کا حق ہے۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کو شریعت کے تحت جزیہ دینا ہے تو ہندوؤں، سکھوں اور شیعوں کو مساوی حقوق کیسے حاصل ہیں؟

• قطر میں طالبان کے سیاسی دفتر کا ترجمان ڈاکٹر محمد نعیم اس ویڈیو میں جہاد کا صریح انکار کرتے ہوئے بار بار بلدنا، شعبنا اور الشعب کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طالبان ایک قوم پرست اور وطن پرست جماعت ہے۔ ان کا اسلام، جہاد اور اسلامی نظام سے کچھ لینا دینا نہیں۔

نصرت کرنا یہ مسلمانوں پر لازم ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا لازم کیا ہے۔ مسلمانوں کی مثال نبی ﷺ نے ایک جسم کی مانند دی ہے، اگر ایک انگلی درد کرے تو پورا جسم اس درد کی وجہ سے آرام نہیں کر سکتا۔ لیکن طالبان ان نصوص پر عمل نہیں کرتے اور خارجی مسلمانوں کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے اور نہ ہی خارجی مسلمانوں کی نصرت کرتے ہیں۔

اس پر بہت سے ثبوت موجود ہیں۔ طالبان کی عصبیت، قومیت اور وطنیت اظہر من الشمس ہے، بلکہ سورج سے زیادہ واضح اور روشن ہے۔

• طالبان کا کمانڈر خیر خواہ فخر سے کہتا ہے کہ: ”ہم نے دو دن اس بات پر مشاورت کی کہ افغانستان سے غیر ملکی (مسلمان) چلے جائیں۔“ مزید کہتے ہیں کہ: ”کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ افغانستان کی زمین کسی کے خلاف استعمال کریں۔“ [ویڈیو دیکھئے۔]

■ عصبیت، قومیت اور وطن پرستی کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ طالبان حکام اور منہبہ الجہاد اسٹوڈیو میڈیا کے عملے نے کابل میں سکھ کمیونٹی سینٹر اور عبادت گاہ کا دورہ کیا۔ منہبہ نے وہاں سے ایک ویڈیو جاری کی اور کابل میں سکھ مشرکین کو سکیورٹی کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ [ویڈیو ملاحظہ کیجئے۔]

افغانستان میں شیعہ، سکھ، ہندو اور قبوری مشرکین کو اپنے اپنے شرکیہ افعال کے ساتھ رہنے کی مکمل آزادی ہے، بشرطیکہ وہ افغانی ہوں۔ اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کا عقیدہ کیا ہے؟ چاہے وہ مشرکین ہی کیوں نہیں ہوں، چاہے وہ مرتدین ہی کیوں نہیں ہوں۔ بس فقط قومیت اور وطنیت کی بنیاد پر وہ افغانستان میں رہ سکتے ہیں۔ اور جو افغانی نہ ہو، چاہے وہ پکا موحد اور مجاہد ہی کیوں نہ ہو، اسے افغانستان میں رہنے کی اجازت نہیں۔

**پہلی دلیل:** طالبان کی تحریک کا جو نام ہے وہ ہے: ”افغانستان اسلامی امارت“ یہ اس کا نام ہے۔ نام سے ہی انہوں نے یہ بات واضح کر دی کہ صرف افغانستان کا اقتدار چاہتے ہیں۔ انہیں باقی مسلمانوں کا کوئی غم نہیں۔ طالبان کی جو جدوجہد ہے، وہ ان سرحدوں تک محدود ہے، جن کو اقوام متحدہ نے مقرر کیا ہے، جن کو انہوں نے رسمی قرار دیا ہے۔ ان سرحدات کے آگے مسلمانوں کی نصرت، ان کی مدد کی خاطر ایک قدم بھی نہیں بڑھاتے۔ ■

■ اس بات کا ایک اور واضح ثبوت [اس ویڈیو](#) میں ہے، جس میں ایک صحافی سہیل شاہین سے سوال کرتا ہے کہ: صحافی: چائینز کو ایغور کے ساتھ کافی مسئلہ ہے، جو کہ آپ کے بھائی بہن ہیں بحیثیت اسلامی امت کے۔ کیا مستقبل میں طالبان کی حکومت چین کے ساتھ ان مسائل کو اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے یا آئیشی اس پر کوئی قدم اٹھائے گی؟ سہیل شاہین: بے شک ہماری پالیسی بالکل واضح ہے کہ ہم افغانستان کی زمین کو کسی بھی ملک کے خلاف استعمال نہ ہونے دیں گے۔ اور چین میں رہنے والے مسلمان چین کے باشندے ہیں، وہ ان ہی کے لوگ ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں چین میں تمام باشندوں کو برابر کے حقوق، برابر کے مواقع اور برابر کے رویے ملنے چاہیے۔

صحافی: لیکن کیا آپ ایغور کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟ سہیل شاہین: جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ چین کے ہی باشندے ہیں ان کا ایک قانون ہے، جس میں خود درج ہے کہ سب کے سب قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ صحافی: لیکن یہ واضح ہے کہ ان لوگوں کو برابری کے حقوق نہیں ملتے۔ سہیل شاہین: قانون کی نظر میں سب برابر ہیں، یہ ان کا قانون ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ان کا قانون ہے۔



**دوسری دلیل:** طالبان نے انٹر کاسٹینینٹل ہوٹل پر حملے میں نعرہ بلند کیا تھا کہ افغانی خارجی لوگوں سے جدا ہو جائیں۔ پھر اس پر فخر کرتے ہیں اور اپنے رسمی میڈیا سے اس کی نشر و اشاعت بھی کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ اصلی کفار سے پہلے مرتدین کو قتل کرنا افضل ہے۔ مرتد کو کافر اصلی سے پہلے قتل کیا جائے گا۔

جہاد میں رہنے والے شیخ الاسلام جو جہاد کے اصول کو جاننے والے ہیں۔ اللہ رب العالمین نے ان کو فقاہت عطا کی ہے، محدث ہیں، اصولی ہیں، اکثر علم فنون اللہ عزوجل نے انہیں عطا کئے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ”مرتد کو قتل کرنا یہ اصلی کافر سے بڑا فریضہ ہے۔“ اور طالبان یہ کام نہیں کرتے بلکہ وہ خارجی کو الگ کرتے ہیں اور افغانوں کو الگ یعنی ان دونوں کے لیے الگ الگ حکم رکھتے ہیں۔

**تیسری دلیل:** طالبان کے رسمی ترجمان اور پاکستان کے وفادار ذبیح اللہ نے امریکہ کے نام ایک پیغام جاری کرتے ہوئے امریکہ کے سامنے اپنا موقف پیش کیا، جس میں اس نے کہا ہے کہ ہم صلح کے بعد چاہتے کہ اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ ساتھ باقی دنیا بھر کے ممالک کے ساتھ بھی تجارتی سرگرمیاں جاری رکھیں اور افغانستان کی ترقی میں یہ ممالک اپنا کردار ادا کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن کی خاطر ہم بھی اپنا کردار ادا کریں۔

دیکھئے کس طرح قومیت اور وطنیت کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اپنی قوم میں ہم اقتدار تک پہنچ جائیں تو یہ ہمارے لیے کافی ہے۔

**چوتھی دلیل:** ذبح اللہ ایک پیغام میں لکھتا ہے:

”دنیا کے کسی ملک میں ہمارا کوئی جنگی ایجنڈا نہیں اور نہ ہم نے پہلے کبھی جنگ کی ہے۔ اور یہ ثابت شدہ ہے کہ ہم نے ماضی کے ۷۷ سالوں میں کسی بھی ملک میں تخریب کاری نہیں کی۔“

انا للہ وانا الیہ راجعون! جہاد کو تخریب کاری کہا۔ ایسا کہنا ایک ناقض ہے، دوسری بات یہ کہ قومیت کا ثبوت دیا کہ ہم نے افغان قوم کے علاوہ دنیا کے باقی مسلمان کی کبھی فکر ہی نہیں کی۔ بلکہ ہم تو صرف اپنے وطن میں اقتدار چاہتے ہیں۔

**پانچویں دلیل:** امریکہ اور خلیل زاد کا ملا برادر کہتا ہے کہ:

”دونوں طرفہ یعنی افغان طالبان اور امریکا کے فاصلے کو کم کرنے کی خاطر مقابل طرف کو چاہیے کہ ان افغانوں کو رہا کریں جو اسلامی امارت کے مجاہدین ہیں یا جنہوں نے مجاہدین کی مدد کی یا مجاہدین کی طرف منسوبیت کی بناء پر گرفتار ہوئے ہیں۔“

دیکھئے! کن قیدیوں کی بات کر رہے ہیں؟ افغان قیدیوں کی! خارجی قیدیوں کی بات نہیں کر رہے ہیں۔

**چھٹی دلیل:** آنے والی حکومت کے بارے میں کہتے ہیں:

”افغانستان پر قدرت حاصل کرنے کے بعد امارت اسلامی اپنے لئے قدرت منحصر نہیں کرتی، بلکہ تمام افغانوں کے باہم مشورے سے تمام افغانیوں پر مشتمل ایک اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔“

دیکھئے! پھر انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ افغانستان کا اقتدار چاہتے ہیں اور اس میں صرف اور صرف افغانی شامل ہوں گے اور یہ کہ اسلامی نظام بھی ایسا اسلامی نظام ہوگا، جو افغان لوگوں کو قابل قبول ہو اور افغانیوں کی اکثریت جس بات پر متفق ہوں گی، وہی اسلامی نظام ہوگا۔ خارجی مسلمان، عرب مسلمان یا باقی جتنے بھی مسلمان ہیں، طالبان کی حکومت میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

• ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں ویڈیو پیش کر رہے ہیں، جس میں طالبان کے مذاکراتی ٹیم کے ذمہ دار عباس شانگونی سے سوال کرنے والا سوال کرتا ہے کہ: ”کیا آپ کے لیے یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ مستقبل کی حکومت کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا جائے، جب وہ امن معاہدے پر راضی ہوں تاکہ دیگر ممالک کے ساتھ اس کے روابط بہتر ہوں؟ اب تک تو صرف گنے چنے ممالک نے ہی طالبان کو تسلیم کیا ہے۔“

عباس شانگونی: ”ہم یہی چاہتے ہیں۔ اگر مستقبل میں افغانستان کی حکومت آتی ہے اور عوام کی اکثریت اسے قبول کرتی ہے تو مجھے یقین ہے کہ اسے پوری دنیا تسلیم کرے گی۔ اور ہم اپنے پڑوسی ملک کے ساتھ، اور دوسرے ملکوں کے ساتھ بھی اچھے تعلقات قائم کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم امریکہ

**ساتویں دلیل:** طالبان کے پانچ سالہ دور حکومت میں کبھی کوئی غیر افغان مجاہد والی نہیں رہا ہے، باوجود اس کے کہ وہ اس کی قابلیت اور اہلیت رکھتے تھے اور ان کا عقیدہ اور ایمان طالبان سے زیادہ مضبوط تھا، وہ طالبان سے زیادہ مہارت رکھتے تھے اور وہ طالبان سے زیادہ مخلص اور متقی تھے۔ ان شاء اللہ۔

مثال کے طور پر شیخ اسامہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت پورے امارت میں نہیں تھی، لیکن اسامہ کو کبھی کوئی وزارت نہیں ملی۔ کیا شیخ زر قاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخص کبھی طالبان کے والیوں میں سے تھی؟؟ نہیں! اسی طرح باقی عرب مجاہدین جو بہت اہلیت اور قابلیت رکھتے تھے، کہیں بھی، کبھی بھی، کسی بھی جگہ پر انہیں اجازت نہیں دی گئی۔ یہ قومیت، عصبيت اور وطنیت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔

**آٹھویں دلیل:** 18 مارچ 2021 کو ماسکو روس میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں تانگوئی کہتا ہے کہ ہم افغانی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہاں صرف افغانوں کی بات کر رہا ہے کہ ہم افغان بھائی بھائی ہیں اور یہ کہ ہم ٹیبل ٹاک کرتے ہیں اور

کے ساتھ بھی اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں! ہم نے خلیل زاد صاحب کو کہا ہے کہ ہم امریکہ کے ساتھ دوست ہونا چاہتے ہیں! ہم چاہتے ہیں کہ وہ عسکری طور پر افغانستان سے نکلے لیکن پھر امریکہ واپس افغانستان آئے اور افغانستان کو دوبارہ ترقی دینے میں ہمارے ساتھ کام کریں۔“ [انٹرویو ملاحظہ کریں۔]

اپنا امیر خود مقرر کرتے ہیں۔ باقی تمام خارجی مسلمانوں سے اعلان براءت کرتے ہیں۔

**نویں دلیل:** بعض لوگ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تم صرف ان کی افغانیوں کے ساتھ بھائی چارگی ذکر کر رہے ہو، باقیوں سے طالبان نے تو انکار نہیں کیا۔ جواب میں ہم انہیں کہتے ہیں کہ انکار کے ثبوت بھی بہت زیادہ ہیں۔ ایک ثبوت ہم یہاں پر پیش کرتے ہیں، طالبان نے اپنے چھوٹوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ خارجی مسلمانوں کو اپنے صفوں سے نکال دیں۔ کہتے ہیں:

”تمام ولایت کے مسؤ لین کے نام پیغام! تمام مسؤ لین اور مجاہدین کو یہ ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ وہ یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے ذمہ پر باہر کے لوگوں کو اپنی صفوں میں جگہ دیں یا ان کو پناہ دیں یا خاموشی سے ان کو اپنے پاس رکھیں۔ جس کسی نے بھی ایسا کیا اور ولایت کے مسؤ لین کو معلوم ہوا تو مسؤ لین کو چاہئے کہ وہ انہیں معزول کر دیں اور سزا کے لئے محکمہ کے حوالے کر دیں۔“

دیکھئے! قومیت کے داعیان کتنی صراحت اور بے شرمی سے یہ اظہار کر رہے ہیں کہ ہماری صفوں میں کوئی مہاجر خارجی مسلمان

• اس کی ویڈیو ہم اور پہلے ہی پیش کر چکے ہیں۔

■ اس حکم نامہ کے اصل متن کا عکس [یہاں](#) دیکھا جاسکتا ہے۔

نہ ہو۔ وہ مجاہد جو اللہ کے دین کی خاطر اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑ کر یہاں آیا کہ طالبان اسلام کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ یہ محبت اور شوق تھا کہ وہ طالبان کے ساتھ کفر کے خلاف لڑ سکے، اور جہاد کر سکے۔ لیکن طالبان اس مہاجر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا باقی بچا ہے تو کوئی بھی اس کو جگہ دینے یا اس کو چھپانے یا اس کو پناہ دینے کا حق نہیں رکھتا! اگر کسی نے ایسا کیا اور ثابت ہوا تو وہ شخص مجرم ہو گا۔ اس کے گروپ کو ختم کر دیا جائے گا اور سزا کے لئے محکمہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ مسلمانوں سے براءت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس سے مراد عرب مجاہدین ہیں کہ کہیں اگر کوئی عرب مہاجر بچا ہو یا ازبک مجاہد بچا ہو اگر چیچن مجاہد بچا ہو، اسی طرح باقی خارجی جتنے بھی مسلمان ہیں، اگر وہ آپ کی صفوں میں ہیں تو ان کو نکال دو اور ان کے متعلق قائدین کو آگاہ کر دو، تاکہ وہ انہیں آئی ایس آئی کو بیچ ڈالیں، امریکہ کو بیچ ڈالیں۔ کس قدر صراحت کے ساتھ انہوں نے یہ باتیں کی ہیں۔

**دسویں دلیل:** طالبان کفر اور جہالت کے اندھیروں میں اس طرح سے ڈوب چکے ہیں کہ وہ القاعدہ جو طالبان کی وجہ سے انحراف کی حد تک پہنچی، اس سے بھی انہوں نے اعلانِ براءت کر لیا، وہ القاعدہ جو زبردستی خود کو طالبان کی طرف منسوب کرتی ہے، جب انہوں نے حق خلافت کو جھٹلایا اور خود کو ان مشرکین کی طرف منسوب کیا اور ان کے کفر کا دفاع کیا تو اللہ رب العزت نے انہیں ذلیل کیا۔ آج ان کا حال یہ ہے کہ طالبان ان سے اعلان

برائت کرتے ہیں اور جب کبھی کفار طالبان کو کہتے ہیں کہ تمہاری صفوں میں القاعدہ کے لوگ ہیں تو طالبان انکار کر دیتے ہیں کہ القاعدہ والے ہماری صفوں میں نہیں ہیں، ہم نے القاعدہ کو رخصت کر دیا ہے۔ القاعدہ سے بھی انہوں نے انکار کر دیا ہے۔

• طالبان کے رسمی لیڈر سہیل شاہین نے امریکی صحافی کو انٹرویو میں القاعدہ سے اعلان برائت کیا تھا۔ ہم یہاں انٹرویو کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ اس انٹرویو کی ویڈیو دیکھنے کیلئے [یہاں کلک کریں](#)۔

امریکی صحافی: ”کیا طالبان واقعی یہ یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے عسکری طور پر امریکہ کو شکست دی ہے؟“

سہیل شاہین: ”ہم بات چیت کے ذریعے حل تک پہنچے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جب آپ بات چیت کے ذریعے حل تک پہنچیں تو یہ دونوں فریقین کے لیے ایک اچھی حالت ہے۔“ [مطلب یہ کہ ہم نے امریکہ کو عسکری شکست نہیں دی]

امریکی صحافی: ”امریکہ کے لیے اب کیوں ضروری ہے کہ وہ طالبان پر بھروسہ کرے جب طالبان نے کہا کہ اب ہم داعش اور القاعدہ کے ساتھ جنگ کریں گے؛ کیونکہ طالبان پچھلے 20 سالوں سے القاعدہ کو اپنی زمینی حدود میں رہنے دے رہے ہیں؟“

سہیل شاہین: ”یہ ہماری پالیسی (سیاست) ہے کہ جو بھی افغانستان کی سرزمین کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے دیگر ممالک کے خلاف استعمال کرے گا اور ہمارے ملک اور ہمارے لوگوں کو نقصان پہنچائے گا تو ہم اسے ایسا کرنے نہیں دیں گے۔“ [اس لیے امریکہ کو اب ہم پر اعتماد کرنا چاہیے]

امریکی صحافی: ”اگر القاعدہ کی بات کریں؛ تو کیا تم اپنے برسوں کے اسلامی بھائیوں کی طرف؛ امریکہ جو کہ ایک صلیبی عیسائی ریاست ہے کی قومی سلامتی کی حفاظت کی خاطر بند و قوں کا رخ موڑ رہے ہو؟“

سہیل شاہین: ”ہم افغانستان سرزمین کسی کو بھی استعمال نہیں کرنے دیں گے۔“

**گیارہویں دلیل:** جب افغان مرتد حکومت ان پر یہ الزام لگاتی ہے کہ تمہاری صفوں میں خارجی لوگ موجود ہیں، پنجابی موجود ہیں تو طالبان اس بات کو رد کرتے ہیں کہ ہماری صفوں میں یہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ نہ ہی پنجابی ہماری صفوں میں ہیں اور نہ ہی خارجی لوگ۔ یہ قومیت کا ثبوت ہے، اس لئے کہ پنجابی اگر مسلم ہو تو وہ ہمارا بھائی ہے۔ جو بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے لڑتا ہو، جو پاکستانی حکومت کے خلاف لڑتا ہو، افغان حکومت کے خلاف لڑتا ہو، امریکہ کے خلاف لڑتا ہو، روس کے خلاف لڑتا ہو، شیعہ اور روافض کے خلاف لڑتا ہو، عقیدہ اور نظریہ اس کا برابر ہو تو وہ ہمارا بھائی ہے۔ چاہے پنجابی ہو، سندھی ہو، بلوچی ہو، عربی ہو، پختون ہو، رومی ہو، فارسی ہو، افریقی ہو، غرض کسی بھی قوم سے اس کا تعلق ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو تو وہ پلاشک ہمارا بھائی ہے۔ چاہے جس زبان، جس رنگ سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ ”بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“ معیار ایمان ہے۔ قوم اور وطن نہیں! طالبان ایسا نہیں کرتے بلکہ جلدی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان میں سے نہیں ہیں، یہ ہم سے

ایک اور ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے سہیل شاہین کا کہنا تھا: ”ہمارے ساتھ القاعدہ کی بیعت نہیں ہے۔ ہم ان سے بری ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ القاعدہ کی بیعت ہے وہ اپنے اہداف کی وجہ سے کہتے ہیں۔“ مکمل انٹرویو ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ کس طرح طالبان کا رسمی لیڈر القاعدہ کو دھتکار رہا ہے۔



جدائیں یہ خارجی ہیں، اعلان برائت کرتے ہیں۔ یہ وہی طالبان ہیں جو کل تک جنرل حمید گل کے لئے یہی دلیل دیتے تھے کہ قومیت و عصبيت نہیں چاہتے۔ جنرل حمید گل آتا تھا اور طالبان کے قائدین ان کے پاس جاتے تھے، ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے، طالبان کے مسائل حل کرتے تھے، طالبان کے لئے نقشہ وغیرہ وہ دیتے تھے، جب کبھی کوئی مسئلہ درپیش آتا تو وہ حل کرتے، جب کبھی نچلے درجے کے جنگجو اعتراض کرتے کہ ایسا کیوں کر رہے ہو تو وہ کہتے تھے کہ یہ بات صحیح ہے کہ یہ پنجابی ہے، لیکن ہم قومیت ماننے والے نہیں اور دلیل دیتے تھے کہ دیکھیں نبی ﷺ کے ارد گرد کیسے کیسے لوگ جمع ہوتے تھے۔ کوئی رومی تھا، کوئی فارسی تھا، کوئی حبشی تھا، کوئی غلام تھا، کوئی رنگ کا کالا تھا تو کوئی گورا، کوئی عجمی تھا تو کوئی عربی۔ ہر قسم کے لوگ جمع تھے، لہذا جنرل حمید گل ایک مسلمان ہے، اگر یہ آتا ہے کوئی بات نہیں۔

دیکھیں نبی ﷺ کی مبارک سیرت سے جنرل حمید گل کے لئے دلیل پیش کر رہے ہیں۔ لیکن آج بے بس مہاجرین کے لیے کہتے ہیں کہ ہماری صفوں میں خارجی لوگ نہیں ہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ تمہارے گلے میں ڈالی گئی رسی پاکستان کے ہاتھ میں ہے، اور یہ بات سو فیصد درست ہے۔ چاہے وہ استخبارات (انٹیلی جنس ایجنسی) والے پنجابی ہوں یا پختون، بلوچی ہوں یا سندھی۔ جو کوئی بھی ہوں، کافر جس جگہ کا بھی ہو،

کافر کافر ہے۔ وہ ہمارا دشمن ہے، چاہے وہ افغانی ہو پاکستانی ہو، وہ جو کوئی بھی ہو، جو اللہ کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ جو قرآن کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ جو نبی ﷺ کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ جو صحابہ کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ جو خلافت کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ وہ کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو، وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو، وہ ہمارا دشمن ہے۔ لیکن مسلمان اور مؤمن ہمارا بھائی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی قبیلہ، کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی رنگ و نسل کا ہو، وہ ہمارا بھائی ہے، وہ ہمارا دوست ہے۔

**بارہویں دلیل:** طالبان اس کفری عقیدے کی وجہ سے اس حد تک تجاوز کر گئے کہ افغان مرتدین سے افغانستان میں نئے آنے والے نظام بنانے کی بات کرتے ہیں۔ طالبان نے ان کے ساتھ اس لئے اٹھنا بیٹھنا اور تعلق قبول کر لیا ہے کہ وہ بھی افغانی ہیں۔

**تیسرہویں دلیل:** طالبان بھی قومیت اور وطنیت کی برکت تھی کہ برادر نے ہر کفر کو امن کی گارنٹی دے دی۔ افغانستان کی سر زمین کسی بھی ملک کے خلاف استعمال نہیں ہوگی، ہم افغانستان میں خود مختار اسلامی نظام چاہتے ہیں کہ ہم خود بھی آرام کی فضا میں زندگی گزاریں اور باقی دنیا بھی افغانستان سے بے خوف ہو، کون سی دنیا؟! کفری دنیا، کفری

ریاست، کفری ممالک مطمئن ہوں۔

یہ بھی قومیت اور وطنیت کی برکت ہے کہ طالبان نے جہاد کو ختم کر ڈالا۔ کہتے ہیں کہ ہم کسی کے داخلی امور میں مداخلت نہیں کرتے اور نہ ہی کسی اور کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے داخلی مسائل، داخلی امور میں مداخلت کرے۔ اسی طرح کے اور بہت سارے دلائل ہیں۔ لیکن ہم ضرورت کی بنیاد پر انہی چند دلائل پر اکتفاء کرتے ہیں۔

پھر طالبان مذکورہ بالا دلائل اور وطن پرستی کے دفاع میں یہ جواب دیتے ہیں کہ فی الحال انسان اپنی فعالیت کسی علاقے تک محدود رکھے۔ اس میں شرعی لحاظ سے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ایک ہے فعالیت کو محدود کرنا اور دوسرا ہے قومیت اور وطنیت کی عقائد رکھنا۔ تم نے تو خارجی مجاہدین سے اعلان برائت کیا، تم نے تو افغان مرتد حکومت کے تمام لوگوں کو اپنا بھائی کہا۔ تم نے تو کہہ دیا کہ ہماری طرف سے ہمارے پڑوسی ممالک کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ تم نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ ہم فقط اشغال (خارجی قوتوں) کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ تم نے تو ملت کفر کو امن کی گارنٹی دے دی۔ تم نے تو ڈیموکریسی کو مان لیا۔ تم نے تو بین الملل کے قوانین مان لیے۔ کیا یہ فعالیت محدود کرنا ہے؟! یا یہ کفر بواح کا اظہار ہے!؟

بعض جاہل دوسرا شبہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ طالبان کے اقتدار کے وقت خارجی تحریکوں اور جماعتوں نے طالبان کے ساتھ خود کو منسوب کیا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طالبان قومیت کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ • ہم انہیں کہتے ہیں کہ ہم بار بار یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ سابقہ اعمال کے لیے تب اعتبار ہوتا ہے، جب تمہاری موجودہ حالت ٹھیک ہو۔ پہلے کا ہم کیا کریں جب آج تم نے مسلمانوں سے اعلان برائت کر لیا اور کفر کے ہر دروازے میں داخل ہوئے۔ تمہارے سابقہ اعمال کا ہم نے کیا کرنا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مجاہدین خود کو طالبان کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن کیا طالبان نے رسمی طور پر کسی تنظیم کی رکنیت مان لی ہے؟ فقط ایک ثبوت پیش کیجئے کہ عالمی جہادی سوچ رکھنے والے کسی ایک مجاہد تنظیم کی رکنیت انہوں نے قبول کی ہے؟ اگر تم نے ثبوت نہ دے

• اس شبہ کا ایک مدلل جواب یہ بھی ہے کہ جن تحریکوں اور جماعتوں نے خود کو طالبان کی طرف منسوب کیا اور ان کی بیعت کر رکھی تھی۔ طالبان علی الاعلان ان سے برائت اختیار کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم القاعدہ اور ٹی ٹی پی کی بات کرتے ہیں۔ القاعدہ اور ٹی ٹی پی والے زبردستی طالبان کی بیعت میں پڑے ہوئے ہیں۔ طالبان نے عالمی پلیٹ فارم پر ان کی اس بیعت کا رد کر دیا ہے۔ بطور دلیل ہم یہاں ثبوت پیش کرتے ہیں:

اس ویڈیو میں طالبان کا رہنما سہیل شاہین ٹی ٹی پی سے برائت کر رہا ہے اور یہاں ایک اور انٹرویو میں سہیل شاہین ٹی ٹی پی سے برائت کا اظہار کر رہا ہے۔ اس انٹرویو میں جب امریکی صحافی نے سہیل شاہین سے القاعدہ کے متعلق پوچھا تو سہیل شاہین نے القاعدہ کو دھتکار دیا۔

دیا تو ہم کہیں گے کہ چلیں اس وقت ان میں قومیت نہیں تھی، لیکن اب ان میں قومیت آچکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طالبان نے اس وقت میں بھی عالمی جہادی تحریکوں کی رسمی طور پر بیعت قبول نہیں کی۔ تیسری بات یہ ہے اس وقت شیخ اسامہ اور عرب مجاہدین تھے، وہ عالمی جہاد کی سوچ رکھتے تھے اور عالمی جہادی سوچ رکھنے والے جہادی شیخ اسامہ کے گرد جمع ہو گئے تھے، طالبان کی طرف جمع نہیں ہوئے تھے۔ پس یہ شبہ بھی فضول ہے۔

ایک اور شبہ بھی لوگ پیش کرتے ہیں کہ امریکہ میں حملہ شیخ اسامہ نے کیا تھا اور شیخ اسامہ طالبان کا ایک معصور تھا۔ اس طرح یہ حملہ طالبان کے حصے میں آئے گا۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ یہ بات ہم تب مان لیتے، جب طالبان رسمی طور پر اس حملہ کی ذمہ داری قبول کرتے۔

طالبان نے رسمی طور پر قبول نہیں کیا تو کیسے آپ اسے طالبان کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں؟! یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں تھی

• بلکہ طالبان کے رہنماؤں نے تو یہ ماننے سے بھی صریح انکار کر دیا ہے کہ وہ حملہ اسامہ نے کیا تھا۔ طالبان کے وزارت دفاع کا ترجمان سعید خوستی کا کہنا تھا کہ: ”اگر امریکہ اسی وقت ثبوت فراہم کر دیتا کہ نائن الیون حملہ کے پیچھے اسامہ بن لادن ہے تو طالبان اسے جیوری کے فیصلہ کے مطابق مجرم قرار دیتے ہوئے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کو تیار تھے۔“

[ویڈیو دیکھیں۔]

اور نہ ہی کوئی چھپی بات تھی کہ جس کو طالبان نے ری ایکٹ نہیں کیا۔ یہ تو عالمی سطح پر ایک مسئلہ بنا تھا۔ دنیا بھر کے کفار بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے تھے۔ طالبان کم از کم دو جملے رسمی خط میں لکھ دیتے کہ یہ حملہ ہم نے کیا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ حملہ شیخ اسامہ نے کیا تھا اور شیخ اسامہ نے مجبور ہو کر طالبان کی بیعت کی تھی۔ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا، دوسری کوئی زمین نہیں تھی۔ حال یہ تھا کہ وہ مبتدعین طالبان شیخ صاحب کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتے تھے، کیونکہ وہ کہتے کہ یہ عربی ہیں اور سارے کے سارے وہابی ہیں، نماز میں

• وہابیوں اور سلفیوں سے طالبان کی دشمنی اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ طالبان نے افغانستان کے اندر سلفیوں اور وہابیوں پر ذمیوں سے بھی بدتر شرائط عائد کر رکھی ہیں کہ اہل حدیث کا کوئی بھی فرد نہ دعوت دے سکتا ہے اور نہ کوئی مسجد کا امام بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی قرآن کریم کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ (ثبوت کیمائے طالبان کی طرف سے جاری کئے گئے اعلامیہ کا عکس ملاحظہ کیجئے۔) سلفیوں کے 3 درجن سے زائد مساجد و مدارس بند کر دیئے گئے، جن کی تفصیل ہمارے پاس موجود ہے، جسے طوالت کی وجہ سے ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ ان کا امیر غائب ملا ہیبت اللہ سلفیوں اور پنج پیروں کو زبان حال اور زبان قال سے قتل کرنے کے احکامات صادر کرتا ہے۔ [ثبوت کیمائے ہیبت اللہ کا آڈیو پیغام سماعت فرمائیں] سلفیوں اور پنج پیروں کو دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ [ویڈیو ملاحظہ فرمائیں] شیعہ روافض کو کافر کہنے کی وجہ سے سلفیوں کو سے دشمنی رکھی جاتی ہے۔ [ویڈیو ملاحظہ کیجئے] سلفیوں کو سلفیت سے توبہ کرائی جاتی ہے، توبہ نہ کرنے کی صورت میں قتل کی دھمکی دی جاتی ہے۔ [ویڈیو دیکھئے]۔

غرض طالبان کی اسلام اور اہل اسلام سے عداوت، بغض، حسد اور دشمنی کے دلائل اس قدر ہیں کہ اگر ہم ان پر لکھنا چاہیں تو ایک الگ سے ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ ہم یہاں پر چند دلائل کو پیش کرنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔

اشارے کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ! جن کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان عرب مجاہدین کو وزارت دینا اور ان کو اپنا قائد تسلیم کرنا بہت دور کی بات ہے، یہ ناممکن تھا! وہ عملیات شیخ اسامہ نے سرانجام دیئے تھے، اس میں طالبان کا کوئی حصہ اور دخل نہیں تھا۔ • طالبان کی یہ قومیت ہم کتاب اللہ کے ترازو میں تولتے ہیں۔ سورۃ المجادلہ میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا  
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ  
”آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت  
کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی  
دوستی رکھتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت  
کرتے ہیں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا  
کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔“ [المجادلہ: ۲۲]

اسی طرح سورۃ التوبہ میں اللہ عز و جل کا فرمان ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَ  
إِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى

• بلکہ اب تو طالبان عرب مجاہدین سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم دوبارہ مجاہدین والا تجربہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور وہ جو کچھ ہوا تھا وہ ہماری بہت بڑی غلطی تھی کہ ہم نے ان کو یہاں رکھا۔ [ویڈیو دیکھئے۔]

الْإِيمَانِ ۖ وَ مَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾

”اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ! اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں، تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ ظالموں میں سے ہے۔“ [التوبہ: ۲۳]

سورہ الممتحنہ میں اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَ الَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُكُمْ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَ الْبُغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ

”(مسلمانو!) تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے بر ملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی۔“ [الممتحنہ: ۴]



اسی طرح اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ احادیث میں بھی یہ بات بہت بار ذکر ہوئی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصْبَةٍ  
أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ  
فَقِتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ

”جو کوئی اندھے پرچم تلے لڑے (عصبیت، قومیت اور وطنیت) کی خاطر غصہ کرے اور اسی عصبیت کی طرف بلاتا رہا اور اس میں قتل ہوا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔“

دوسری روایت میں ہے فلیس من امتی یعنی وہ میری امت میں سے نہیں!

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ طالبان کی موت جاہلیت کی موت ہے اور یہ نبی ﷺ کی امت میں سے نہیں ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے اور ان کی سیرت ہمارے سامنے واضح ہے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے باپ کو قتل کیا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کیا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا۔ یہ ہمارا اسلام ہے، اس کے علاوہ قوم و وطن کو محبت و دوستی کا معیار بنانا کفریہ عقیدہ ہے۔ اس لئے کہ اس حال میں وطن اور قوم طاغوت بن جاتا ہے، یہ اللہ کا شریک بن جاتا ہے اس لیے کہ اس

طرح اللہ کے مقابل اس وطن و قوم کی عبادت ہوتی ہے۔ وطن قوم کی خاطر لڑنا، جھگڑنا اور غصہ ہونا، یہ سب کفر ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کا حق ہے کہ اللہ کے لیے غصہ کیا جائے اور اللہ کے لیے جھگڑا کیا جائے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھی جائے اور اللہ کے لئے دوستی رکھی جائے اور اللہ کے لیے محبت کی جائے۔ باقی جو لوگ وطن اور قوم کی خاطر یہ سب کرتے ہیں تو انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک مقرر کئے ہیں اور یہ قوم و وطن سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جو رب کا حق ہے۔ ایسی محبت اپنے رب سے کرنی چاہیے تھی۔

قومیت کے نعرہ کو رسول اللہ ﷺ نے بدبودار نعرہ قرار دیا ہے۔ اس سے نفاق اور اختلاف کی بدبو آتی ہے۔ یہ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول کا نعرہ تھا، جو مہاجرین اور انصار کو الگ الگ سمجھتا تھا۔ قومیت و وطنیت و عصبیت کے کفر ہونے کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اس سے دوستی، دشمنی، جھگڑا اور دفاع اللہ کے لیے نہیں بلکہ قومیت اور وطنیت کے لئے ہوتا ہے۔ اس میں قوم اور وطن کو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا ہے اور اس میں قوم اور وطن طاغوت بن جاتا ہے۔ اس قوم اور وطن کی وجہ سے شریعت کی حدود سے تجاوز ہوا جاتا ہے۔ لہذا اس وجہ سے یہ عقیدہ اور نظریہ کفریہ ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قومیت و وطنیت کی وجہ کلمہ کے لازم عقیدہ ”الولاء والبراء“ یعنی اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی حرام قرار دی جاتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ قومیت اور وطنیت سے دیار کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ دارالاسلام اور دارالکفر۔ اسی کے ساتھ ہجرت کے احکام بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ وطنیت اور قومیت کے عقیدے سے کافر اور مسلمان کا فرق ختم ہو جاتا ہے، اور یہ فرق ختم کرنا کفر ہے، اس لیے کہ کافر و مرتد کو اپنا بھائی سمجھنا یا اس کو بھائی کا خطاب دینا کفر ہے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ وطنیت اور قومیت میں جہاد معطل ہو جاتا ہے۔

چھٹی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے مابین بھائی چارگی، اتحاد اور اتفاق ختم ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی نصرت کرنا حرام ہو جاتا ہے، قومی اختلافات حلال ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ بات صرف اپنی قوم اور وطن تک محدود ہو جاتی ہے۔

ساتویں وجہ یہ ہے کہ وطنیت و قومیت اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا نعرہ تھا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اور ہر کوئی جو قرآن سنت کے نعرے (دعوت) سے باہر ہو گیا، نسب، وطن، ملت، مذہب یا کسی

اور طریقے کی طرف گیا (بلایا) تو اس نے جاہلیت  
والوں کے نعرے کی طرف بلایا۔“

آٹھویں وجہ یہ ہے کہ وطنیت کا عقیدہ رکھنا، کفار کی جانب سے  
بنائے گئے خود ساختہ سرحدات کو ماننا ہے، جس قوم کے لئے  
جہاں تک اقوام متحدہ نے جغرافیائی حدود مقرر کی ہیں، وہ ماننا  
لازم ہوتا ہے اور زمین کی ملکیت اور اسے بانٹنے کا حق اقوام  
متحدہ کو دیا جاتا ہے اور حال یہ ہے کہ یہ سب اللہ رب العالمین کا  
حق ہے۔ ”وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ اور اللہ رب  
العالمین کے ساتھ اقوام متحدہ کو شریک کرنا یہ کفر ہے، اسی  
طرح اور بہت سے اسباب ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ  
قومیت اور وطنیت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

آج طالبان قومیت، وطنیت، عصبیت اور ڈیموکریسی پر ہر قسم  
کے کفار، سکھ، ہندو، شیعہ روافض، دین کا استہزاء اور مذاق  
اڑانے والے اور باقی جتنے بھی مرتدین ہیں، سب کے ساتھ ایک  
پلیٹ فارم پر جمع ہوتے ہیں اور یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ اگر یہ  
کرنے والے موحدین ہیں تو پھر تو مکہ کے مشرکین بھی طالبان  
کی طرح موحدین ہوئے، نعوذ باللہ! اور اگر یہ توحید نہیں ہے تو  
طالبان بھی مکہ کے مشرکین کی طرح ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک!

**میرے عزیز بھائیو!** یہ طالبان کا بیسواں ناقص تھا کہ طالبان قوم  
اور وطن کی عبادت کرتے ہیں، قوم اور وطن کی خاطر دوستی

کرتے ہیں، قوم اور وطن کا دفاع کرتے ہیں، اسلام کی کوئی فکر نہیں کرتے، افغانیوں کو اپنا بھائی کہتے ہیں اگرچہ افغانی کافر ہی کیوں نہ ہو، اگرچہ افغانی مرتد اور رافضی مشرک کیوں نہ ہو، اور خارجی مسلمان چاہے وہ اللہ کا بڑا ولی کیوں نہ ہو، بڑا مجاہد کیوں نہ ہو، اس کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے، اس کے ساتھ دوستی نہیں رکھتے، اس کے ساتھ موالات نہیں کرتے، اس کے حقوق کی بات نہیں کرتے، اس کے دشمنوں سے جنگ نہیں کرتے۔ یہ عقیدہ اور نظریہ رکھنا کفر ہے، یہ دین جمہوریت کا اصل ہے جو اس عصر کا سب سے بڑا طاغوت ہے۔ طالبان بھی اس عقیدے کے حاملین ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو تمام طواغیت اور ان کے گندے نظریات اور گندے عقائد سے بچائے رکھے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

میرے عزیز مسلمان بھائیو! ہم باطل گروہوں میں طالبان کا ذکر کر رہے تھے۔ یہاں تک ہم نے طالبان کے بیس ۲۰ نواقض ذکر کئے ہیں، آج ہم طالبان کا ۳۱ واں ناقض ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

طالبان کا ۳۱ واں ناقض یہ ہے کہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف انہوں نے امریکہ کی مدد کی اور اس ناقض کے ضمن میں ہم طالبان کا یہ شبہ بھی رد کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

کہتے ہیں کہ تم امریکہ کے لوگ ہو۔ اوپر ہم نے پاکستان، روس اور کابل مرتد ادارے کے بارے میں بات کی تھی کہ طالبان نے ان سے خلافت اسلامیہ کے خلاف مدد لی تھی۔ آج ہم یہ بات ذکر کریں گے کہ طالبان نے مسلمانوں کے خلاف، خلافت اسلامیہ کے خلاف امریکہ سے مدد لی ہے۔ • خلافت اسلامیہ کے خلاف ابتدائی جنگ جب طالبان

---

• 31 جنوری 2021 کو طالبان نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ اگر امریکہ ان سے معاہدہ کر لیتا ہے تو افغانستان سے ایک ماہ میں داعش کا صفایا کر سکتے ہیں۔ یہ خبر یہاں اور یہاں پڑ ہی جاسکتی ہے۔

نے شروع کی وہ پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے حکم پر شروع کی تھی۔ جب اتنے سارے لاؤ لشکر اور اتحاد کے باوجود انہوں نے شکست کھائی۔ روس، ایران، چین، پاکستان اور کابل مرتد انتظامیہ کی مدد کے باوجود یہ اس پر قدرت حاصل نہیں کر سکے کہ خلافت اسلامیہ کے علاقوں پر کنٹرول حاصل کر سکیں تو آخر انہوں نے امریکہ کے ساتھ صلح اور مذاکرات کے نام پر دوستی شروع کی اور انہوں نے اس اتحاد میں صلیبی اتحاد کو بھی شامل کر لیا۔ • پھر وہی ہوا کہ سپین غر کی طرف سے پاکستانی فوج نے جنگ شروع کی۔ پاکستان اپنے علاقوں سے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر حملے کر رہا تھا اور اپنے ساتھ طالبان کے جنگجوؤں کو بھی مورچے دے تھا، پاراچنار اور کرم ایجنسی میں انہیں مراکز دیے تھے۔ یہاں تک کہ طالبان کے معسکرات کو جب خلافت اسلامیہ کے مجاہدین نے فتح کیا، تو اس میں کرم سے

• دوحہ میں طالبان کے سیاسی دفتر کا ترجمان افغانستان میں طالبان کا داعش کے ساتھ جنگ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ: ”ہم نے امریکہ اور افغان حکومت کو تین ماہ کیلئے جنگ بندی کی پیشکش کی تھی تاکہ داعش کے خلاف جنگ کرنے کیلئے ہم سب فارغ ہو جائیں اور اس طرح داعش کے خلاف جنگ شروع ہو گئی اور امریکہ نے طالبان کے ساتھ اتحاد کر کے ہوائی حملے شروع کئے۔ اس اتحاد کے بہت سے فوائد سامنے آئے کیونکہ دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ بہت مشکل تھی اور ان کا بہت وسیع علاقوں پر کنٹرول تھا۔“ یہ تھا طالبان کے رہنما ڈاکٹر محمد نعیم کا ٹویٹ، جو انہوں نے عربی چینل کی ایک بات کا رد کرتے ہوئے دیا تھا۔ [ٹویٹ ملاحظہ کیجئے۔]

آئی ہوئی روٹی اور باقی چیزیں موجود تھیں۔ پلان کے مطابق نیچے سے کابل مرتد انتظامیہ نے خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ شروع کی، اور فضائی حملے امریکا اور صلیبی اتحاد کے حصے میں آئے۔ اس طرح صلیبی اتحاد نے اپنا کام شروع کیا اور وہ مسلسل مسلمانوں کی مساجد، مدارس اور ہسپتالوں پر بمباری کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ عامۃ المسلمین پر بھی بمباری کر رہے تھے، کیونکہ وہ کہتے تھے کہ خلافت اسلامیہ کی ساری زمین جس پر وہ کنٹرول رکھتی ہے، خالی ہو جائے۔ ہمارا ہر بم، ہر کروڑ اور ہر گولی جب لگے تو مجاہدین کے گھر پر لگے، مجاہدین کے بچوں پر اور ان کی بیوی پر اور مجاہدین کے زیر کنٹرول علاقوں میں رہنے والے سفید داڑھی والوں پر لگے، سفید داڑھی والے رہنماؤں کو بھی انہوں نے شہید کیا، خصوصاً ”ہسکی مینی“ علاقے کے عوام اور سفید داڑھی والے مشران اور عورتوں کو بھی نشانہ بنایا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سب کے سب کئی دنوں تک ندی میں پڑے تھے، کوئی گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تھا، کیونکہ ڈرونز اور ان کے بی باون طیارے باہر چکر لگاتے تھے، جو کوئی باہر نکلتا تو اس پر بمباری کرتے۔ یہاں تک کہ شہداء کے جسموں کو کوئے اور دیگر جانور کھانے لگے۔ اس کا جواب طالبان اللہ رب العالمین کے دربار میں دیں گے۔ اور دنیا میں بھی مجاہدین ان سے ایک ایک ظلم کا حساب لیں گے۔

ان شاء اللہ۔



دولت اسلامیہ کے خلاف طالبان کی امریکہ کے ساتھ دوستی، تعلقات اور معاملات کے بہت سارے دلائل ہیں اور یہ مامند کے وقت سے شروع ہو چکا تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، شڈل کے علاقے میں طالبان گردی پہاڑ پر بھاری اسلحہ نصب کیے ہوئے تھے اور وہاں پر اپنے بڑے بڑے پرچم بلند کیے تھے، امریکہ کے جہاز آتے تھے، کابل مرتد ادارے کی مرتد ملی اردو فوج اور کرائے کے جنگجو طالبان وہاں پر ایک ساتھ ہوتے۔ اسد آباد، کرکنے، اچین میں مجاہدین کے معسکرات کی نشاندہی کرتے اور پھر صلیبی کفار اندھا دھن بمباری کرتے۔ اسد آباد، کرکنے اچین وہ علاقے ہیں، جن کو اللہ رب العالمین کے فضل سے مجاہدین نے طالبان سے بالکل صاف کر دیا تھا۔ طالبان کو ان علاقوں سے بھگایا تھا۔ کابل مرتد انتظامیہ کی مدد سے طالبان پھر آگئے، لیکن دوبارہ بھی اللہ رب العالمین کے فضل سے ٹوٹ گئے۔ ان کی ایم بی گاڑیاں اور اسلحے مجاہدین کو غنیمت میں ملے۔ جب ان کو یہاں شکست ہوئی اور یہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے تو آخر میں امریکہ نے دنیا کے سب سے بڑے بم جسے بموں کی ماں کہا جاتا ہے، خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر گرایا۔

ان علاقوں میں طالبان کی مدد سے، طالبان کی جاسوسی سے امریکا خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر بمباری کرتا، رمضان کی ایک رات کو کرکنے کے ایک معسکر پر امریکہ نے 7-8 بم گرائے، جس میں 9 مجاہدین شہید ہوئے اور چار زخمی بھی ہوئے اور

طالبان جو مخابرے میں اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم آرہے ہیں، تم پر حملہ کر رہے ہیں اور عین اس موقع پر جب اوپر سے بمباری ہو رہی تھی، طالبان بھی اس پہاڑ سے مجاہدین پر گولے برسا رہے تھے۔

بہت تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جب صبح کو عام لوگ شہداء کے جسموں کو اٹھانے کیلئے آئے تو انہوں نے عوام پر بھی فائر کھول دئے۔ یہ وہی طالبان ہیں، جو خود کو عوام کے نمائندے بھی کہتے ہیں۔ یہ ہے ان کا حقیقی چہرہ۔ اس پر بہت سارے دلائل موجود ہیں۔ طالبان کی امریکا سے دوستی میں سب سے اہم شرط یہ تھی کہ خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کرنی ہوگی۔ یہ باتیں امریکہ کے سابقہ وزیر نے بھی کی تھیں اور امریکا کے سابقہ صدر نے بھی کی تھیں۔ اس کے بعد طالبان جاسوسی کے لیے کمر بستہ ہوئے، وہ پیشمانی جو پانچ سالوں سے طالبان کے ماتھے پر چسپاں تھی، اب چاہ رہے تھے کہ یہ موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اس طرح خلافت اسلامیہ کے ایک ایک معسکر کی جاسوسی کرتے۔ وزیر تنگی میں بغدادی معسکر خلافت اسلامیہ کا ایک معسکر تھا، جس پر قبضہ کرنا طالبان کے بس سے باہر تھا۔ جب ڈرونز اور بمباریوں کی نتیجے میں مجاہدین شہید ہوئے، تو طالبان اس معسکر کے پاس گئے اور ویڈیوز بناتے ہوئے نعرہ لگانا شروع کیا کہ ہم نے بغدادی معسکر پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کی تو امریکا سے بات ہوئی تھی، اس لئے وہ بالکل بے فکر

تھے اور صف بہ صف، قطار بہ قطار چل رہے تھے۔ ویڈیوز موجود ہیں، انٹرنیٹ پر آپ سب نے دیکھی ہوں گیں اور اگر کسی نے نہیں دیکھیں تو انٹرنیٹ پر سرچ کرنے مل جائیں گیں۔ بہت بڑی تعداد میں طالبان قطار بہ قطار چل رہے ہوتے ہیں، لیکن ان پر کوئی فضائی حملہ نہیں ہوتا، نہ ان پر کابل مرتد انتظامیہ کے مورچے سے فائرنگ ہوتی، نہ پاکستان کی طرف سے اور نہ ہی امریکی فضائیہ ان پر بمباری کرتی۔ اللہ کی شان دیکھو بغدادی معسکر پر قبضہ کرنا اور اس میں داخل ہونا طالبان کے لیے ایک ڈراؤنا خواب اور موت کا سبب بن گیا تھا۔ اس میں سینکڑوں طالبان ہلاک ہوئے۔ واللہ الحمد علی ذالک۔ اسی طرح تورابورا میں دو دن کے اندر 17 ڈرون اٹیک ہوئے۔ سلیمان خیل تنگی، میلوی علاقہ میں عرب مجاہدین کی پناہ گاہیں تھیں، وہاں معسکرات میں مجاہدین تھے، جو تمام کے تمام طالبان کی جاسوسی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ مجاہدین کی شہادت کے بعد جب طالبان ان معسکرات میں گئے تو مخابرے میں اپنے قائدین کے ساتھ رابطہ کیا کہ یہاں پر بہت سارے جسد پڑے ہوئے ہیں۔ ایک ایک مورچے میں دس تک جسد پڑے ہوئے ہیں اور جلے ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کو تم نے قتل کیا؟ تو طالبان یہاں سے جواب دیتے کہ ہم نے قتل نہیں کیا، بلکہ طیاروں نے ان پر بمباری کی ہے۔

جب ان بمباریوں کی وجہ سے تورابورا کا سقوط ہوا اور مجاہدین

وہاں سے نکلے تو راستے میں بھی مجاہدین پر ڈرون کے حملے ہوئے۔ طالبان کو جب مجاہدین کہتے کہ یہ کیا چل رہا ہے کہ تم پر تو صلیبی طیارے حملہ نہیں کرتے تو وہ بڑے فخر سے یہ کہتے کہ ظالموں پر ظالم مسلط ہوا ہے۔

بی 52 طیاروں کے حملوں اور ڈرون بمباریوں کی وجہ سے جب وہ علاقہ سقوط کر گیا تو طالبان اس علاقے کی طرف اوپر کی طرف چڑھ کر آئے، لیکن اندر جانے سے ڈرتے تھے۔ بغدادی معسکر کے سقوط کے دو تین دن بعد جب یہ اس معسکر میں داخل ہونا چاہتے تھے تو اس وقت بھی خوف کی وجہ سے کوئی بھی اندر داخل نہیں ہو رہا تھا، کسی میں بھی یہ جرات نہیں تھی کہ معسکر کے اندر داخل ہو۔ طالبان نے مختلف دستے بھیجے تھے، شام تک خوگیاؤں کی پہاڑوں اور سپین غر کی چوٹیوں پر بیٹھے طالبان کے قائدین کی طرف سے منت و سماجت کا سلسلہ شروع تھا، لیکن کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہو رہا تھا کہ اس معسکر میں داخل ہو۔ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ ان کے انغماسی مجاہدین معسکر میں چھپے ہوئے ہیں اور پھر ایک ساتھ ہم پر حملہ شروع کریں گے۔ آخر میں ”دیر“ سے آنے والے کچھ لوگ آگے آئے، ان کے نام بھی اس مخبرے پر لیے جا رہے تھے اور وہ نام اس وقت بھی ہمیں یاد ہیں، لیکن وہ اس لائق نہیں ہیں کہ ہم ان ناموں کو ذکر کریں۔ ان کے داخل ہوتے ہی ایک بہت بڑا دھماکا ہوا۔

جب خلافت کے مجاہدین نے ان کے مخابرے کو کشف کیا تو طالبان کہہ رہے تھے کہ بم بلاسٹ ہوا ہے اور جو شخص داخل ہوا تھا، اس کے دونوں پاؤں کٹ گئے ہیں اور وہ شدید زخمی ہے۔ انگلیوں کے شمار کے برابر کچھ لوگ اس کے اندر داخل ہوئے۔ کچھ ہی وقت میں کچھ بم بلاسٹ ہوئے۔ طالبان نے معسکر میں سر داخل کیا اور کہا کہ اس کے اندر انغماسی مجاہدین موجود تو نہیں ہیں اور پھر وہاں سے بھاگ نکلے۔ اس معسکر میں انہوں نے 30 منٹ بھی نہیں گزارے۔ واللہ الحمد علی ذالک۔ اس کے بعد پنج کوڑی، موسیٰ کندو، مرغا تمام معسکرات پر بمباری کی گئی۔

جب جنگ انگور کلاشیٹا کی حدود میں شروع ہوئی تو وہاں پر بھی بڑی شدت کے ساتھ بمباری کی گئی۔ وہاں پر کتیبتہ الفتح کے اور باقی مجاہدین ساتھی شہید ہوئے۔ اسی طرح اوغر، کمو، ڈاگو مینے، خروا، تختو، سلخو، باغ دری، ان تمام معسکرات پر صلیبی اتحاد نے بمباری کی۔ بمباری کے بعد طالبان وہاں پر پیش قدمی کرتے۔ یہ سب باتیں طالبان بخوبی جانتے ہیں، جو وہاں پر خلافت اسلامیہ کے خلاف لڑنے آئے تھے، لیکن وہ اپنے تعصب کی وجہ سے اس حقیقت سے پردہ نہیں اٹھاتے۔ اسی طرح کنڑ میں چلس سر اور دیگر علاقوں میں پہلے امریکی صلیبی بمباری کرتے، اس کے بعد طالبان وہاں پر آجاتے اور معسکرات پر قبضہ کر لیتے۔

لیکن اللہ رب العالمین نے انہیں ایسے نہیں چھوڑا، اللہ رب العالمین کے فضل سے اکثر مجاہدین کے حملے کی زد میں آتے اور

کبھی کبھار یہ ایک دوسرے سے لڑتے، کبھی ان کو دوسرے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا۔ جیسے چلس میں تھوڑے وقت کے لیے طالبان نے قبضہ کیا تھا، وہاں پر عام مسلمانوں کے گھروں کو جلا رہے تھے، ایک گھر میں طالبان نے زخمیوں کو رکھا ہوا تھا، طالبان آئے اور اس گھر کے نیچے والی منزل کو آگ لگا دی۔ اس طرح اپنے تمام زخمیوں کو اپنے ہاتھوں سے جلا ڈالا۔ مجاہدین سے جو علاقے طالبان نے قبضہ کیے، یہ طالبان کے بس کا کام نہیں تھا، اس لئے کہ طالبان میں ایمان نہیں ہے، طالبان میں شجاعت نہیں ہے، طالبان جنگ میں پیچھے پیچھے رہتے ہیں، لیکن کفار نے ان کو بہت زیادہ اطمینان دیا، امریکی فضائی عملیات کر رہے تھے، روس ان کو جدید اسلحہ دے رہا تھا، پاکستان مرتدین ان کو اطمینان دے رہا تھا، کابل مرتد انتظامیہ ان کو اطمینان دے رہا تھا، ان سب کی شاباش اور بیک سپورٹ کی وجہ سے انہوں نے وہ علاقے مجاہدین سے اور مسلمانوں سے چھین لینے۔

ان کا داخلی نظم بالکل کمزور تھا۔ ہلمندیوں اور کندھاریوں کے مابین اختلاف شروع ہوا تھا، پشاور والوں کے مابین اختلاف شروع ہوا تھا، عمومی نمبر میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے، ہلمند کے مختلف قائدین کو بے عزتی کے ساتھ عمومی طور پر معزول کیا گیا اور ان سے کہا کہ تم جہاں سے آئے ہو وہاں پر واپس چلے جاؤ، ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی کہتا کہ فلاں مرکز میں فلاں علاقے کے لوگ

زیادہ ہیں اور ہمارے پشاور والوں کے مرکز میں لوگ کم ہیں، ہمیں رات کو تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ رب العالمین نے ان کے دلوں میں ان پر ایسا خوف طاری کیا کہ رات کو جب کوئی معمولی سی آواز سنتے تو اپنے قائدین کو آہ زاریاں کرتے۔ جب ان کے قائدین ان سے پوچھتے کہ کیا ہوا ہے تو یہ کہتے کہ یہاں سے کوئی آواز آئی ہے۔

الحمد للہ خلافت اسلامیہ کے مجاہدین نے رات کی جنگ میں کوئی بھی ایک گولی فضول نہیں چلائی۔ طالبان اس جنگ سے اتنے تنگ تھے کہ جب کوئی ایک زخمی ہوتا تو ان کا امیر کہتا کہ دو بندے یہاں سے اس کو گدھے پر لے جائیں تو اس زخمی کے دوست کہتے کہ نہیں ہم اس کو گدھے پر نہیں، بلکہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ سپین غر کے اوپر ہم انہیں کندھے پر لے کر جائیں گے گاڑی تک۔ ان کا مقصد فقط اس جگہ سے نکلنا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ طالبان نے اسپین غر کے اوپر بھاگنے والے طالبان کے لیے ایک چیک پوسٹ، چیک پوائنٹ جسے پشتو میں پاٹک کہا جاتا ہے بنایا ہوا تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ وہ اپنے قائد سے رابطہ کر رہے تھے کہ دو بندے ہم سے بھاگ رہے ہیں، ہم انہیں منع کر رہے ہیں لیکن وہ منع نہیں ہو رہے۔ یہاں تک کہ ہم سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ان کے قائد نے کہا کہ میرے آنے تک ان کو روکے رکھو۔ اس چیک پوسٹ والے نے کہا کہ تب تک اگر

میں ان کو روک سکتا تو لازم رو سکتا، لیکن یہ لوگ تو گولی چلانے کے لیے بھی تیار ہیں۔ پھر انہیں چھوڑ دیا گیا اور وہ سپین غر کے ڈھلوان سے اپنے مراکز کی طرف چلے گئے۔

عید قریب آرہی تھی، ان کے قائدین مطالبات کر رہے تھے اور عام جنگجو بھی یہی مطالبات کر رہے تھے کہ عید قریب ہے، ایک مہینہ ہو گیا ہے، کوئی کہتا ہے کہ دو مہینے ہو گئے ہیں، ہمارے بس سے باہر ہے، ہمیں اجازت دے دیجئے۔ یہ لوگ اتنے نا سمجھ اور جاہل تھے، دین کا علم نہیں رکھتے تھے، انہیں صرف اس نام پر جمع کیا گیا تھا کہ دولت اسلامیہ والے خوارج ہیں۔ ہمارے ساتھی ان سے پوچھتے کہ تم خلافت اسلامیہ کے خلاف لڑنے یہاں کیوں آئے ہو؟ وہ کہتے اس لئے کہ تم خوارج ہو۔ ساتھی ان سے کہتے کہ خوارج کسے کہتے ہیں؟! خوارج کو جانتے ہو؟ تو پھر نہ ان کے ملاؤں کے پاس جواب تھا اور نہ ان کے عام جنگجوؤں کے پاس۔ ان کے نہ عام جنگجوؤں کو پتا تھا اور نہ ہی ان کے خواص کو۔ بس صرف اتنا کہہ رہے تھے کہ تم خوارج ہو۔ عجیب لوگ تھے، ان کے پاس نہ تو کوئی دلیل تھی نہ کوئی حوالہ۔ بس ہم سے اختلاف رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ تم نے ظلم کئے ہیں، تم نے عوام کو گھروں سے نکالا ہے اور لوگوں کو قتل کیا ہے۔ ساتھی ان سے کہتے: کیا ایسے لوگ خوارج ہیں؟! اور اگر بالفرض یہ کام ہم نے کیے ہیں جو تم ہماری طرف منسوب کر رہے ہو۔ تو کیا تم جس جگہ سے



ٹریننگ کر کے آئے ہو، جس کے حکم پر تم نے ہمارے خلاف جنگ شروع کی ہے، جس پاکستان کی گاڑیوں میں تم آئے ہو، جس پاکستان کا اسلحہ تمہارے ہاتھ میں ہے، جس پاکستان سے تمہارے لئے روٹی آتی ہے، جس پاکستان کی نسوار تمہارے منہ میں ہے، اس پاکستان کے ہزاروں مظالم کے بارے میں تمہیں نہیں معلوم؟! جس ظلم کی نسبت تم ہماری طرف کرتے ہو، اس سے 100 فیصد زیادہ مظالم پاکستانی حکومت نے نہیں کیے؟! ہمارے بارے میں تو تم محض شکوک و شبہات رکھتے ہو، سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہو کہ انہوں نے یہاں پر یہ کام کیا اور وہاں پر وہ کام کیا۔ لیکن پاکستان کے مظالم پر تو رسمی ثبوت موجود ہیں۔ اگر تم لوگوں کے قتل عام کا کہتے ہو تو اس میں پاکستان تو نمبر ون ہے۔ اگر تم مساجد کی شہادت کی بات کرتے ہو تو سب سے زیادہ مساجد انہوں نے شہید کی ہیں۔ یہ سب تو پاکستان نے کیا ہے۔ کیا ہم نے امت مسلمہ کی ماں اور بہنوں کو اس طرح ڈالروں کے عوض بیچا ہے؟ جس طرح پاکستان نے بیچا ہے۔ تم کیوں پاکستان کو چھوڑ کر اسی کے مشورہ اور مدد سے ہمارے خلاف جنگ کرتے ہو؟ الحمد للہ! وہ ایسے چپ ہو جاتے اور اف تک نہ کرتے جیسے پتھر ہوں۔

اسی طرح کنڑ میں کنڑی اور لغمانی اور باہر کے طالبان کے مابین شدید اختلافات تھے۔ یہاں تک کہ بہت بار آپس میں بھی لڑ پڑتے تھے۔

الغرض طالبان کبھی بھی یہ نہیں کر سکتے تھے کہ مجاہدین سے یہ علاقے قبضہ کر سکیں، لیکن امریکی فضائی مدد کی وجہ سے انہوں نے علاقے چھینے۔ امریکہ کی اندھا دھند بمباری میں مجاہدین کو قدم قدم پر نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ کوئی معسکر، کوئی گھر، کوئی جگہ امان میں نہیں تھا۔ ہمارے بچے، عورتیں، بوڑھے کوئی بھی امن میں نہیں تھا۔ معسکرات اور مورچوں پر امریکا سب سے پہلے بمباری کرتا، اس کے بعد طالبان قبضہ کرتے۔ طالبان نے امریکہ کے ساتھ اس جنگ میں مسلمانوں اور اسلامی خلافت کے خلاف مضبوط تعلقات قائم کر رکھتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کا شرعی حکم ہم بار بار بیان کر چکے ہیں۔

اللہ رب العالمین کافر مان ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمْ  
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَیْنٌ اُخْرِجْتُمْ  
لَنُخْرِجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نَطِيْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا  
وَ اِنْ قُوْلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ  
اَنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱

”کیا تو نے منافقوں کو نہیں دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم جلا وطن کئے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہیں مانیں گے اور

اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔“ [الحشر: ۱۱]

اللہ رب العالمین نے ان منافقین پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو اہل کتاب یہودیوں سے نصرت کے جھوٹے عہد کر رہے تھے۔ اللہ خود فرماتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔“

اللہ رب العالمین نے اس بات پر ان لوگوں کو یہود اور اہل کتاب کا بھائی قرار دیا اور ان لوگوں کو کافر قرار دیا تو اب طالبان کو چاہیے کہ خود کو قرآن کے ترازو میں تولیں! یہ خلافت اسلامیہ کے خلاف امریکہ کی کتنی بڑی نصرت کر رہے تھے، پاکستان کی مدد کر رہے تھے، کابل انتقامیہ کی مدد کر رہے تھے، روس کی مدد کر رہے تھے، ایران کی مدد کر رہے تھے، چین کی مدد کر رہے تھے، دنیا کے تمام کفار کی مدد کر رہے تھے۔

اسی طرح سورۃ محمد میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيعُكُمْ فِىْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾

”یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ کی نازل کردہ وحی کو برا سمجھا یہ

کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا  
کہا مانیں گے اور اللہ ان کی پوشیدہ باتیں خوب  
جانتا ہے۔“ [محمد: ۲۶]

دیکھیں! یہاں پر بھی ارتداد کا فتویٰ ان لوگوں پر لگایا، جنہوں  
نے کفار کو کہا تھا کہ ہم بعض کاموں میں، بعض باتوں میں  
آپ کی اطاعت کریں گے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا کہ یہ  
منافقین مرتد ہیں، اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔

اسی طرح اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَ  
النَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ  
مَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ

”اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یار و  
مددگار نہ بناؤ۔ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار و  
مددگار ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا  
دم بھرے گا، تو پھر وہ انہی میں سے ہو گا۔“

[المائدہ: ۵۱]

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اس کا معنی یہ کرتے ہیں: وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ  
مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔

اللہ رب العالمین کا یہ فرمان اپنے ظاہر پر بنا ہے کہ وہ شخص

کفار میں سے ایک کافر ہے اور یہ ایسی حق بات ہے، ایسی صحیح بات ہے کہ دو مسلمان بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتے!

اسی طرح امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت وہی لکھا ہے، جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔ انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ یہ کام کفر ہے۔

شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمن بن حسن آل الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اس شخص کا کیا حکم ہو گا جس نے کفار کی مدد کی ہو یا کفار کو مسلمانوں کے علاقے میں لے آیا ہو یا ان کی صفات ذکر کرتا ہو یا ان کفار کو مسلمانوں سے زیادہ عدل والا سمجھتا ہو یا ان کی زمین میں ان کے ساتھ رہنے اور دوستی کو پسند کرتا ہو، ان کا غلبہ پسند کرتا ہو۔ یقیناً یہ مسلمانوں کے اتفاق سے صریح ارتداد پر ہے۔“

طالبان بھی امریکی صلیبی اتحاد میں سے ہیں، یہ بھی ان کا حصہ ہیں، یہ بھی انہی میں سے ہیں، ان کا حکم وہی ہے جو فرانس، اٹلی، جرمنی، آسٹریلیا اور برطانیہ کے فوجیوں کا ہے۔ کیونکہ یہ بھی خلافت اسلامیہ کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف امریکی صلیبی اتحاد کا حصہ ہیں۔ امریکہ کے لیے زمینی جاسوسی بھی کرتے تھے

اور گولی بھی ان کیلئے چلا رہے تھے۔ ان کا اتفاق اسی بات پر ہوا تھا کہ یہ خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کریں گے۔ آپ سب نے آیت پڑھ لی اور علماء کرام کی طرف سے وضاحت بھی پڑھ لی کہ ”یہ کام صریح ارتداد ہے۔“ تو کیا اب طالبان کے اس شبہ کا کوئی جواز بنتا ہے جو ہمیں کہتے ہیں کہ تم امریکہ کے لوگ ہو۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم امریکہ کو صلح، مذاکرات اور افغانستان کے اقتدار کی خاطر منت سماجت کر رہے تھے، ان کے ساتھ بیٹھتے تھے، کھاتے پیتے تھے، کانفرنس کا انعقاد کرتے تھے، کیا تم امریکہ کے لوگ نہیں ہو!؟ کیا تم امریکی ایجنٹ نہیں ہو!؟ کیا تم امریکی بلیک واٹر نہیں ہو!؟

اور ہمارے بارے میں صرف شبہ ہے، شک میں ہو، بغیر دلیل کے، بغیر ثبوت کے بات کرتے ہو۔ ہم پر بے جا اعتراضات کرتے ہو اور الزامات لگاتے ہو۔ یہ الزام طالبان ہم پر اس لیے لگاتے رہے کہ خود کو ان کفریات کو چھپا سکیں، جو انہوں نے سرانجام دیئے۔ پورا ننگر ہار اس بات پر گواہ ہے کہ خلافت اسلامیہ پر کتنے بم برسائے گئے، کیا طالب پر اب وہاں بمباری ہوتی ہے!؟ خلافت اسلامیہ پر بی باون طیارے، ڈرونز اور ہر قسم کا جدید اسلحہ استعمال کیا گیا۔ وہ بم جسے بموں کی ماں کہا جاتا ہے، وہ استعمال کیا گیا۔ کوئی گھر نہیں چھوڑا گیا، کوئی بستی نہیں چھوڑی گئی۔ ہر جگہ بم گرائے گئے، مسلمانوں کا قتل عام ہوا، فاسفورس برسا، گولیوں کی برسات ہوئی، نہ کوئی مسجد چھوڑی گئی

اور نہ ہی کوئی خیمہ، بے تحاشہ بم گرائے گئے اور گولیوں کی برسات ہوئی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ طالبان پر اب بمباری ہوتی ہے؟! یہی علاقے اب طالبان کے کنٹرول میں ہیں ان پر گولی نہیں چلائی جاتی۔

**اے طالبان کے پیروکارو!** اگر ہم امریکی لوگ ہوتے تو ہم پر اتنے مظالم نہیں ڈھائے جاتے۔ تم اپنے قرار گاہوں میں آگ جلاتے رہے، لیکن تمہاری قرار گاہیں انہیں نظر نہیں آئیں۔ تمہاری 20 سالہ جنگ میں کبھی تم پر نیوکلیر ہتھیار بموں کی ماں استعمال نہیں کیا گیا۔ امارت اسلامیہ کے سقوط کے وقت جو تم پر بمباری ہوئی تھی، وہ مخلص مجاہدین کی وجہ سے تھی۔ تمہاری صفوف میں بڑے بڑے شیر موجود تھے۔ ملاداد اللہ، ملا عمر اور اسی طرح اور بہت سے مجاہدین جو کفار کے لیے خطرہ تھے، جن کا مقصد اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنا تھا۔ اسی لیے وہ جیٹ طیاروں سے فضائی بمباری کر رہے تھے، لیکن جب انہیں علم ہوا کہ آج کے طالبان جو کرسی اور اقتدار کے پیاسے ہیں، جن کا مقصد اقتدار تک پہنچنا ہے تو انہوں نے کبھی بھی تم پر فضائی حملے نہیں کیے اور انہوں نے تمہیں ایسے ہی کھلا چھوڑ دیا اور جب تمہاری خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ شروع ہوئی تو تم پہاڑوں کی چوٹیوں پر آگ جلاتے تھے اور اعلان کر کے کہتے تھے کہ ظالموں پر ظالم مسلط ہوئے ہیں۔ ہمارے اوپر بمباریوں کو تم ایسے ہی دیکھتے تھے،

جس کا انکار تم نہی کر سکتے۔ کیونکہ سب کچھ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو رہا تھا، اس لئے اس کا اظہار اور اقرار کر رہے تھے، لیکن جب تم ان علاقوں سے نکل کر شہروں اور باقی علاقوں کی طرف گئے تم نے یہی پروپیگنڈا شروع کیا کہ امریکی طیارے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین کی مدد کر رہے تھے۔ جب کہنے والے طالب کو تم ایسا کہتے سنو تو ان سے کہو کہ کہاں پر انہوں نے مدد کی ہے؟! کس جگہ پر کی ہے؟! پھر ان کے پاس راہ فرار کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہوگا! یا بعض ایڈٹ کی ہوئی وڈیوز ہوتی ہیں، جس کے ذریعے اپنے جاہل جنگجوؤں کو گمراہ کرتے ہیں۔ بموں کی ماں کو گراتے وقت ہماری کون سی مدد ہوئی تھی؟! فاسفورس سے ہمارے بچوں، بڑوں کو جلاتے وقت ہماری کون سی مدد ہوئی تھی؟! ہم تم سے پوچھتے ہیں کیا ہم نے کبھی تمہاری طرح امریکہ کے آگے منت سماجت کی ہے اور یہ تم بہتر جانتے ہو کہ ہم تلوار کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ ہمارا قول ”قول سدید“ ہوتا ہے۔

کیا ہم نے تمہاری طرح امریکہ سے سیاسی دفتر بنانے کی اجازت مانگی؟! کیا ہم نے طالبان کی طرح امریکہ سے طالبان کے خلاف مدد لی؟! کیا طالبان کی طرح امریکہ کے وزیر خارجہ اور ان کے وزراء سے بات چیت کی؟! طالبان کی طرح ان کے ساتھ عہد کیے؟! اگر ہم امریکہ کے لوگ ہوتے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ امریکہ کیوں ہمارے خلاف تم سے اتحاد



کر رہا تھا؟! اگر ہم امریکہ کے لوگ ہوتے تو تمہاری خاطر ہم پر بمباری کیوں کر رہے تھے؟! اگر ہم امریکہ کے لوگ ہوتے تو خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین شیخ ابوبکر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کو اس صدی کا عظیم کارنامہ اور عظیم فتح قرار دیتے؟! طالبان کے امیر ملا اختر منصور کے مرنے پر امریکہ نے عظیم کارنامہ اور عظیم فتح قرار دیا؟! نہیں....! کیا امریکا ہمارے بارے میں یہ اقرار کر رہا ہے کہ ہم بدل گئے ہیں؟! جیسا کہ طالبان کے بارے میں امریکہ کے نمائندوں نے یہ اظہار کیا کہ وہ بدل گئے ہیں اور اب وہ پہلے والے طالبان نہیں رہے؟ کیا ہم طالبان کی طرح امریکہ سے کسی چینل کے ذریعہ رابطہ رکھتے ہیں؟! جبکہ طالبان اس کا اظہار علی الاعلان کر رہے ہیں، عجیب ہے! پھر ہمیں یہ کہتے ہیں کہ تم امریکہ کے لوگ ہو۔ خود ایک ہی چینل میں ان کے ساتھ رابطہ میں رہتے ہیں۔ کیا طالبان کے رہنما ملا برادر کی طرح ہمارے قائدین نے امریکہ کے ساتھ 35 منٹ کاں پر بات کی؟ جس پر یہ فخر بھی کرتے ہیں (کمٹل الحمار)۔

ظاہر سی بات ہے، جواب ان کا نفی میں ہے۔ لیکن پھر بھی ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کیا ہمارے قائدین اور امراء کے نام امریکی بلیک لسٹ سے نکالے جا رہے ہیں یا اس کی کوشش ہو رہی ہے؟! کیا امریکہ نے ہمارے ہزاروں قیدی رہا کیے ہیں؟! کیسے ہیں؟! کیسے ہیں!؟

**پیارے مومن بھائیو!** طالبان نے اب امریکہ کے ساتھ دوستی کے وہ ثبوت دے دیئے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ ان کے تعلقات سورج کی مانند واضح اور روشن ہیں۔ یہ اب اپنی حقیقت کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے خلافت اسلامیہ پر الزامات لگاتے ہیں۔ طالبان کے قائدین بند کمروں میں امریکیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، ان کو منت سماجت کرتے ہیں، ان کی شرائط کو قبول کر رہے ہیں، لمبی داڑھی ہونے کے باوجود بھی ان کے آگے آہ و زاریاں کرتے ہیں۔ اس سب کے باوجود آج بھی خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر الزام، بہتان لگاتے ہیں کہ یہ امریکی لوگ ہیں۔ طالبان کی حقیقت تو اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ الحمد للہ۔

تو یہ شبہ بھی طالبان کا بیت العنکبوت سے زیادہ کمزور ہے، اسی طرح امریکہ کے اتحادی گروہوں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ کا قول بہت اچھی طرح سے تطبیق ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”میری امت بہتر ۷۲ گروہوں میں تقسیم ہوگی، یہ تمام جہنم میں داخل ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ خلیفۃ المسلمین کا گروہ ہوگا۔ وہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی۔“

**میرے عزتمند مسلمان بھائیو!** آپ نے طالبان کی امریکہ کے

ساتھ دوستی، موالات، اتحاد، مسلمانوں کے خلاف مدد کرنا، ڈیموکریسی کا ماننا، بین الملل کے قوانین کا ماننا، دوست مملت کے قوانین کا ماننا، اسی طرح باقی تمام کفریات پڑھ اور دیکھ چکے ہیں۔ طالبان کی حقیقت آپ جان چکے ہیں، لہذا طالبان سے اعلان براءت کیجیے، اور خلیفۃ المسلمین سے بیعت کیجیے اور اگر بیعت نہیں کر سکتے تو طالبان کی ہر قسم کی مدد سے اپنا ہاتھ روک لیجئے اور ان کے ساتھ غلیظ مرتد والا معاملہ کریں۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو ان نواقض سے بچائے رکھے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**میرے عزیز مسلمان بھائیو!** ہم طالبان کے نواقض بیان کر رہے تھے۔ یہاں تک اللہ رب العالمین کے فضل سے طالبان کے ۲۱ نواقض طالبان کے بیان ہو چکے ہیں۔ ان ۲۱ کاموں کی وجہ سے طالبان اسلام سے خارج ہوئے ہیں اور یہ ارتداد کی صف میں داخل ہو چکے ہیں۔

آج ہم طالبان کا ۲۲ بائیسواں ناقض ذکر کریں گے یعنی وہ کام اور وہ چیز جس کی وجہ سے طالبان اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔

بائیسواں ناقض اور کام جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہوئے ہیں، وہ یہ کہ اللہ رب العالمین کے حلال کردہ چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے حرام کردہ نشہ آور چیزیں جیسے چرس، افیون، نسوار، کوکناں وغیرہ۔ طالبان اسے جائز اور حلال کہتے ہیں اور اس میں عشر لیتے ہیں اور یہ طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں مشہور اور معروف بات ہے۔ • ننگرہار کے مختلف علاقوں جیسے لال پورہ، تورابورا، خوگیا نو،

• طالبان کے علاقہ میں چرس و افیون کی خرید و فروخت آزادانہ جاری ہے۔

[ویڈیو دیکھیں۔]

مامند، پچین ان تمام علاقوں میں کوکنار کا فصل اُگایا جاتا ہے اور اس میں طالبان عشر لیتے ہیں۔ اسی طرح چرس اور باقی نشہ آور چیزیں بھی کارخانوں میں موجود ہیں۔ بلکہ طالبان کے علاقے نشہ آور چیزوں کے مراکز ہیں۔ باقی ولایات سے تاجر ان علاقوں میں آتے ہیں اور یہاں سے مواد منتقل کرتے ہیں۔ امریکہ اور افغان فوج جب طالبان پر چھاپے مارتے تھے تو ان کا ایک مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس چیز کو روکیں۔ کیونکہ اس سے طالبان کی آمدنی آتی ہے اور طالبان ان کارخانوں کے حفاظت کرتے تھے، اسی لئے وہاں پر چھاپے مارے جاتے تھے۔

طالبان کی بڑی آمدنی اسی سے آتی ہے۔ اس لیے وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حرام چیزیں طالبان نے حلال قرار کر دی ہیں۔ ننگرہار کے علاوہ کنڑ میں بھی یہی قصے ہیں اور اسی طرح باقی ولایت میں بھی یہ بات مشہور اور معروف ہے۔ طالبان خود بھی یہ مواد اُگاتے ہیں اور باقی لوگوں سے بھی اس میں عشر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے جنگی اخراجات کے لئے ہر تجارتی مرکز پر اپنا ایک شخص مقرر کیا ہے۔ جبکہ یہ کام اللہ رب

• آج مورخہ 13 دسمبر 2021 کو تازہ خبر کے مطابق افغانستان کے منشیات فروشوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب سے طالبان نے ملک آزاد کیا ہے، ہم بھی آزاد ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اشرف غنی کے کرپٹ اہلکار ہم سے رشوت لیا کرتے تھے۔ جبکہ آج ہم طالبان کے ہوتے ہوئے آزادی سے منشیات کے اٹال لگاتے ہیں۔ [خبر کا مصدر - اور اس خبر کی ویڈیو یہاں دیکھیں۔] ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طالبان پولیس کی موجودگی میں لوگ کھلے عام منشیات کا کاروبار کر رہے ہیں۔

العالمین کی شریعت میں حرام ہیں۔

جب طالبان دنیا کے سامنے آتے ہیں تو کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ طالبان کی اس منافقت پر بھی بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ عالمی کانفرنس میں کہتے ہیں: ”امارت اسلامیہ کے گزرے ہوئے وقت میں (امارت کی حکومت وقت میں) کوکنار کی فصل اگانا صفر تک پہنچ گئی تھی۔“ یہ ہوا ماضی (اب دیکھئے کہ مستقبل کے بارے میں کیا کہتے ہیں) ”آنے والے افغانستان میں دنیا بھر کے ممالک کی مدد سے بدیل معیشت کے برابر کرنے سے کوکنار کی کاشت تجریداً صفر تک پہنچ جائے گی۔“

اسی طرح مختلف مجالس اور مختلف کانفرنسوں میں نشہ آور چیزوں کا موضوع بار بار بیان کرتے ہیں۔ لیکن ہم یاد دہانی کراتے ہیں طالبان جنگجوؤں کے مصارف اسی نشہ آور چیزوں سے پورے ہوتے ہیں۔ کیونکہ آئی ایس آئی کے پیسوں سے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ طالبان کے قول کے مطابق ماضی میں بھی یہ چیزیں حرام تھیں اور مستقبل میں بھی حرام ہوں گی اور مقدار صفر تک آئے گی۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ آئی ایس آئی کے کرنل امام کے فتوے سے کیسے ان کے لئے یہ سب چیزیں حلال ہو گئیں؟!

کتاب و سنت ان اشیاء کو حرام قرار دینے والی نصوص سے بھرے پڑے ہیں کہ یہ نشہ آور چیزیں حرام ہے، اس کی کمائی

حرام ہے، اس میں عشر لینا حرام ہے، ایسی چیزوں کی حفاظت کرنا حرام ہے، ایسے پیسے جہاد میں استعمال کرنا حرام ہیں، ایسے پیسوں سے کھانا پینا صحیح نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں کتاب و سنت میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہاں ہم کچھ نصوص کو آپ کے سامنے ذکر کرتے ہیں۔

متفق علیہ روایت میں نبی ﷺ کا فرمان ہے: **کل مسکّر حرام یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔** ابن حبان اور دارقطنی میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

اللہ رب العالمین نے جب کسی چیز کو حرام قرار دیا تو اس کی کمائی، اس کی قیمت اور اس کا پیسہ بھی حرام ہوتا ہے۔ پیسے غلط طریقے سے کمانا یہودیوں کا کام تھا۔ وہ بہانے تراشتے، مکر و فریب کرتے اور حرام کو اپنے لئے حلال قرار دیتے۔

اسی طرح صحیح مسلم کی روایت میں ہے: **إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا۔** ”بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے۔“

اسی طرح بہت سی نصوص میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ نشہ آور چیزیں حرام ہیں اور ہر وہ چیز جس کی زیادہ مقدار انسان کو نشہ دیتی ہو، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام اور ناجائز ہے۔ حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینا کفر ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کا فتویٰ پڑھئے:

”جب کوئی انسان اللہ رب العالمین کے حلال کردہ کو حرام ٹھہرائے، وہ حرام جو اجماعی حرام ہو یا کوئی اجماعی حلال چیز حرام قرار دے، یا اللہ رب العالمین کی شریعت تبدیل کرے، جس پر اجماع ہو، تو یہ انسان فقہاء کے اتفاق سے کافر اور مرتد ہے۔“

آپ نے نصوص پڑھ لیں۔۔۔!!! اللہ رب العالمین نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا ہے۔ ہر وہ چیز جو عقل پر پردہ لائے، اسے اللہ رب العالمین نے حرام قرار دیا ہے اور طالبان اسے حلال قرار دیتے ہیں۔ • ایسے لوگوں کے بارے میں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فقہاء کے اتفاق سے کافر اور مرتد ہیں۔ لہذا طالبان فقہاء کے اتفاق سے کفار اور مرتدین ہیں۔

یہ طالبان ۲۲ واں ناقض تھا۔ اسی طرح ۲۳ واں ناقض طالبان کا یہ ہے کہ کفار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں۔

• طالبان کے امراء کی طرف سے اللہ کی حرام کردہ کو حلال کرنے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے موسیقی کو مشروط جائز قرار دیا ہے۔ جب پاکستانی صحافی حسن خان نے طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی سے سوال کیا: ”موسیقی اور ثقافت کے بارے میں آپ کی کیا پالیسی ہے؟ خاص طور پر پشتو موسیقی؟“ تو طالبان کے وزیر خارجہ ملا امیر متقی نے کہا: ”اگر موسیقی Kyber TV پر نشر ہوتی ہے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔“ (پھر دانت نکال کر ہنستا بھی ہے۔) [ویڈیو ملاحظہ کیجئے۔]



اللہ رب العالمین کی آیات اور نبی ﷺ کے فرامین پر استہزاء ہوتی ہے، لیکن یہ اس پر رد نہیں کرتے۔ یہ اس پر خفاء نہیں ہوتے، یہ اس مجلس سے نہیں اٹھتے، پھر بھی اسی ملک جا رہے ہوتے ہیں، پھر بھی اسی مجلس میں شرکت کر رہے ہوتے ہیں، اس میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ کام بھی اللہ رب العالمین کی کتاب سے ثابت شدہ کفر ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝

”اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔“ [النساء: ۱۴۰]

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اور باقی علماء کرام نے یہ بات ذکر کی ہے کہ

بغیر کسی رد کے کفار کے ان کفری مجالس میں بیٹھنے سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

ثابت ہوا کہ طالبان میں یہ ناقض اعلیٰ درجے میں موجود ہیں۔ کفار کی ان تمام کانفرنسوں میں ایسی باتیں ہوتی ہیں، ایسا کام ہوتا ہے جو اللہ رب العالمین کے ساتھ صریح کفر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک مثال وضع قانون کی ہے، طالبان بجائے اس کے کہ اس بات کو رد کریں، اس کے خلاف اپنا موقف پیش کریں، الٹا طالبان ان کے اس فعل کو خوش آمدید کہتے ہیں، طالبان کفار کی یہ باتیں مانتے ہیں اور انہیں قناعت دیتے ہیں کہ تم بے فکر رہو، ہم آپس میں بیٹھیں گے اور وضع قانون کر لیں گے۔

ایسی مجالس میں بیٹھنا انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس سے انسان ارتداد کی صف میں واقع ہو جاتا ہے۔ لہذا طالبان بھی اس کام کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اور ارتداد کے صف میں واقع ہو چکے ہیں۔

• اس ناقض کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ طالبان مرتدین کا ترجمان ذبیح الشیطان مرتد فرانس کی نجس حکومت کے ساتھ تعلقات بنانا چاہتا ہے، باوجود اس کے کہ فرانس کی نجس حکومت ہمارے نبی ﷺ کی علی الاعلان توہین کرتی ہے۔

ذبیح الشیطان مرتد نے اپنے انٹرویو میں کہا: ”ہم فرانسیسی حکومت کے ساتھ عام ممالک کی طرح بین الاقوامی قانون کے مطابق سفارتی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔“ [انٹرویو ملاحظہ کیجئے۔]

طالبان کا ۲۴ واں ناقض یہ ہے کہ یہ لوگ خلافت اسلامیہ سے شریعت کی وجہ سے جنگ کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”کوئی شریعت کی وجہ سے مسلمان سے لڑتا ہے تو یہ یہود اور نصاریٰ سے زیادہ بدتر کافر ہے اور ان کے خلاف قتال کرنا یہود اور نصاریٰ سے قتال کرنے سے پہلے ہے۔“

اسی طرح طالبان کے اور بھی بہت سے نواقض ہیں، لیکن ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ •

• طالبان کی مزید کفر و ارتداد اور گمراہیوں کو جاننے کیلئے اس مختصر کتابچہ کا مطالعہ کریں۔

طالبان کے ۲۴ نواقض ہم نے اللہ رب العالمین کے فضل سے بیان کئے ہیں۔ جو کوئی بھی انصاف اور عدل کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دے گا، وہ اس بات پر پہنچ جائے گا کہ طالبان ان افعال اور کاموں کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ان ۲۴ نواقض میں، جو ہم نے بیان کئے ہیں، متقین اور ہدایت کے طلبگاروں کیلئے کفایت اور نصیحت ہے۔ اگر کوئی انسان تعصب کی آنکھوں سے یہ پڑھتا ہے یا تعصب کی آنکھوں سے اس مواد کو دیکھتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

شیخ الاسلام امام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ:

”اگر اس کے سامنے پہاڑوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا دوں، لیکن پھر بھی وہ تمہاری بات ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔“

طالبان کے اندر ان کے علاوہ بھی بہت سارے برے افعال ہیں۔ ان کا ہدف صرف اور صرف دنیا ہے اور اللہ رب العالمین نے انہیں اس قدر ذلیل کیا اور ان کا حقیقی چہرہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کفار نے بھی دیکھ لیا۔ کفار کی آنکھوں میں بھی یہ محض دنیا کے لیے لڑنے والے کرائے کے جنگجو ہیں۔

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ ہجری کو طالبان کے امیر کے دفتر سے ایک اعلامیہ نشر ہوا ہے کہ طالبان کے جو قائدین اور مسؤلین ہیں، وہ دوسری، تیسری اور چوتھی شادی نہ کریں، اس لیے کہ اس پر بہت خرچہ ہوتا ہے، بیت المال سے پیسے خرچ ہوتے ہیں اور بہت بدنامی بھی ہوتی ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ طالبان کے قائدین پاکستان کے علاقوں حیات آباد، کوئٹہ، اسلام آباد اور باقی علاقوں میں بیٹھ کر بے فکر ہو کر زندگی کی سہولیات سے مزے لے رہے ہیں۔ گاڑیوں میں گھومتے ہیں، بنگلوں میں رہتے ہیں، دو، تین اور چار بیویاں رکھتے ہیں۔ جس پر طالبان کا امیر مجبور ہوا کہ ایسا کوئی اعلامیہ جاری کرے کہ سارے لوگ یہ جان جائیں کہ طالبان کے قائدین کا کام صرف اور صرف یہی دنیا ہے۔ باقی اللہ رب العالمین کے دین کی کسی بھی خدمت کے لیے یہ لوگ تیار نہیں ہیں۔ باقی رہی تین چار شادیاں کرنے کی بات تو یہ تو نبی ﷺ کی سنت ہے۔ لیکن طالبان نے جو اعلامیہ جاری کیا ہوا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے طالبان کے قائدین نے دنیا کو اپنا لیا ہے اور دین کو چھوڑ دیا ہے، اسلام کی نصرت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آپ طالبان کے کسی بھی قائد کو نہیں دیکھو گے جو پہاڑوں میں ہو یا وہ کبھی زخمی ہوا ہو، بہت شاذ اور نادر ایسا ہو گا کہ طالبان کا کوئی والی کچھ دنوں کے لیے یہاں پر آیا ہو اور یہاں پر زخمی ہو چکا ہو۔ طالبان کے تمام قائدین پاکستان میں ہیں۔

ہم طالبان کے عام جگجوؤں کو کہتے ہیں کہ تم سب نے یہ نواقص پڑھ لئے ہیں، اسے پہچان لیا ہے، اگر پہلے آپ کو علم نہیں تھا تو اب تو آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہے۔ اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ پہلے بھی کوئی عذر نہیں تھا، لیکن آج تو صراحت کے ساتھ آپ کو یہ معلوم ہو چکا۔ آج کے بعد تو بالکل ہی عذر نہیں بچا۔ آج سے پہلے بھی آپ پر تحقیق لازم تھی، لیکن آج ایک بار پھر آپ پر حجت قائم ہو چکی، ایک بار پھر تمہارے کانوں تک یہ باتیں پہنچ چکیں، تمہارے قاندرین کے جو نواقص تھے، جو کفریہ اعمال تھے اسے لفظ بالفظ آپ نے پڑھ لیا، یہ سب کچھ ایک بار پھر تمہارے سامنے واضح ہو چکا۔ اس کے باوجود بھی اگر تم ان کی بیعت میں رہتے ہو، ان کے سایہ تلے ڈیمو کر لیں والے اسلام کے لئے باگ دوڑ لگاؤ گے تو تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ تمہارا حکم اور تمہارے قاندرین کا حکم ایک جیسا ہے۔ کیونکہ تمہارے جتنے بھی قاندرین آگے بڑھ رہے ہیں، یہ سب تمہاری وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ اگر کوئی جہنم سے ڈرتا ہے، اللہ عزوجل کے غضب سے ڈرتا ہے اور جنت حاصل کرنا اس کا مقصد ہو اور اللہ رب العالمین کی رضا حاصل کرنا اس کا مقصد ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی صف جدا کر لے، اسے چاہیے کہ خلافت اسلامیہ کی صف میں شامل ہو جائے، جس میں یہ نواقص موجود نہیں ہیں۔ الحمد للہ۔

لیکن پھر بھی اگر کوئی خلافت اسلامیہ کے صف میں نہیں آتا تو

اسے چاہیے کہ اپنے گھر بیٹھ جائے اور طالبان سے اعلان  
براءت کر لے۔ ان تنظیموں کو ہم کہتے ہیں کہ ان نواقض میں  
سوچ اور غور فکر کر لو۔

طالبان کی حالت سے تو ہر کوئی واقف ہو چکا ہے، یہاں تک کہ  
کفار نے بھی یہ اقرار کیا کہ طالبان وہ طالب نہیں ہیں، جو آج  
سے 19 سال پہلے تھے۔ اتنی وضاحت کے باوجود بھی یہ بات  
تم سے پوشیدہ رہ جاتی ہے؟

معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ جہل نہیں ہے بلکہ تم نے خود اپنی مرضی  
سے خود کو جہل میں ڈالا ہوا ہے۔ اللہ رب العالمین کے نزدیک  
یہ باتیں عذر نہیں بنتیں! اس لئے اپنے آپ پر رحم کریں، اپنی  
ابدی زندگی بہتر بنائیں، اپنا منہج اور اپنا راستہ صاف اور ستھرا  
رکھیں، اپنے راستے کو دیکھئے کہ کس راستے پر جا رہے ہو۔

عام مسلمانوں کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ اے مسلمان بھائیو!  
طالبان کے حالات سے تم واقف ہو چکے، لہذا طالبان کے ساتھ  
وہی معاملہ کرنا چاہیے کہ سب سے پہلے ان کے خلاف ہتھیار  
اٹھاؤ، ان کے خلاف ہتھیار سے جنگ کرو، بشمول کابل مرتد  
ادارے، پاکستانی حکومت، اصلی کفار، امریکہ، یہود و نصاریٰ اور

• اس دعویٰ کا ثبوت ہم اوپر طالبان کے نواقض کو بیان کرتے وقت پیش  
کر چکے ہیں۔

ان تمام کفار کے، ان سب سے بندوق کے ذریعے قتال کرو۔  
یہ پہلا ”مرتبہ“ ہے۔

اگر یہ کسی کے بس میں نہیں ہے تو پھر دوسرا ”مرتبہ“ ہے یعنی اپنی زبان سے ان کے خلاف جہاد کرو، اپنی زبان سے اظہار کرو، ان سے اعلان برائت کرو، لوگوں کو ان کی حقیقت سے آگاہ کرو، طالبان کے جنگجوؤں کو دعوت دو اور ان کو یہ نواقض بیان کرو۔ انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، انہیں توبہ کرنے کی دعوت دو اور اگر اسلام کی نصرت کرنا زبان سے بھی ممکن نہ ہو تو پھر تیسرا ”مرتبہ“ ہے کہ دل میں انہیں برامانا جائے، اپنے دل میں طالبان کے ساتھ بغض رکھا جائے، اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو ان سے آگاہ کریں کہ طالبان اچھے لوگ نہیں ہیں۔ طالبان اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کے گروہوں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”یقیناً میری امت بہتر ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ تمام گروہ جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے۔ جس کی بڑی نشانی یہ ہے وہ خلیفۃ المسلمین کا گروہ ہوگا، وہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی۔“

مسلمانوں کی جماعت کو اللہ رب العالمین آگ سے بچائے گا، یہ لوگ اللہ رب العالمین کے غضب سے حفاظت میں ہوں گے۔ اللہ رب العالمین کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے، اللہ رب العالمین کا فضل ان پر ہوتا ہے، اگرچہ بعض اوقات میں ظاہراً ان پر امتحانات بھی آتے ہیں۔ لیکن یہ اللہ رب العالمین کا



قانون ہے، یہ اللہ رب العالمین کی سنت ہے کہ بندوں پر کبھی کبھی امتحان لاتا ہے۔ اس امتحان کے ذریعے سے اللہ رب العالمین مسلمانوں کی صف کو پاک کرتا ہے، ان امتحانات اور تکالیف کے بعد اللہ رب العالمین مؤمنوں کو، مسلمانوں کو دوبارہ فتح عطا کرتا ہے۔ پھر انہیں تمکین کی نعمت سے نوازتا ہے، پھر انہیں غلبہ دیتا ہے۔ مشکلات اور مصائب کے بغیر کسی کو امامت و غلبہ نہیں ملتا۔ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں:

وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ  
إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۚ

”جب ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا۔“

جب اللہ رب العالمین نے ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اور آپ علیہ السلام اس آزمائش میں کامیاب ہوئے تو اللہ رب العالمین نے آپ کو لوگوں کا امام بنایا۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کو کن آزمائشوں سے گزرنا پڑا؟ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے، آپ ﷺ اللہ کے راستے میں زخمی ہوئے، آپ

ﷺ کے رشتہ دار شہید ہوئے اور بھی بہت سے امتحانات اور مصائب کا سامنا کیا، اس کے بعد اللہ رب العالمین نے غلبہ اور تمکین دی۔

میرے عزیز مسلمان بھائیو! طالبان کی حقیقت کو جاننے اور ان کی حقیقت سے دوسرے لوگوں کو بھی آگاہ کیجئے۔ اسلام کی نصرت کا مل معنیٰ پر کریں۔ خلافت اسلامیہ الحمد للہ، الحمد للہ، ثم الحمد للہ ان نواقض سے پاک ہے، یہ اسلامی نظام کے لئے کوشش کرتے ہیں، یہ تمہارے بچے ہیں، یہ تمہارے بھائی ہیں، یہ تم میں سے ہیں اور تم ان میں سے ہو، تم بھی اسلام کا دعویٰ کرتے ہو، ہم بھی اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم بھی اس قرآن کریم کو پڑھتے ہیں، تم بھی اسی قرآن کریم کو پڑھتے ہو، کعبہ ہمارا ایک، رب ہمارا ایک، قرآن ہمارا ایک، نبی (ﷺ) ہمارا ایک، اسلام اور دین ایک تو پھر کیوں ہم سے اتنا اختلاف کرتے ہو؟! کیوں اس ہاشمی اور قریشی خلیفہ کی بیعت میں خود کو داخل نہیں کرتے؟ کیوں تم اس خلیفہ کے ساتھ جمع نہیں ہوتے؟ آجاؤ کہ ہم کتاب و سنت پر ایک ہو جائیں، ایک جہد واحد بن جائیں اور اللہ رب العالمین کے فضل سے ان کفار پر ایسے حملے کریں کہ یہ پھر کبھی مسلمانوں کی سرزمین پر، مسلمانوں پر حملہ کی جرات نہ کر سکیں، انہیں ایسی عبرت ناک شکست دیں کہ پھر کفار کی مائیں اپنے بچوں سے گود ہی میں کہیں کہ مسلمانوں پر حملہ کی جرات نہ کرنا، مسلمانوں

کے اسلام کو کبھی غلط نگاہ سے نہ دیکھنا اور مسلمانوں کے نظام خلافت کے خلاف کبھی کام نہ کرنا۔

اللہ رب العالمین ہماری اور آپ کی کوشش سے اس زمین پر قریب ہی وقت میں مضبوط اور قوی تمکین قائم کرے اور اللہ رب العالمین ہم پر قریب ہی میں بڑی بڑی فتوحات کے دروازے کھول دے اور اللہ رب العالمین ہماری زندگی میں ہمارے سینے مخفار کے قتل پر ٹھنڈے کروادے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔